1909

مجموعۂ تواریخ وصال حضرت مولانا شاہ فضل رحمن علیہ الرحمۃ والرضوان

مسمی باسم تاریخی تواریخ نامہ ۱۳۱۳ھ

جسمین حسب فہرست عنوانی ایک سو ترانوے ۱۹۳ تاریخین مندرج ہین

مع ضمیمہ جدید

جسمین حسب تعداد فہرست حال کے بیاسی ۸۲ تاریخین درج کی گئین کہ جملہ

دوسو پچھتر ۲۷۵ تاریخین ہوئین اور اسمای گرامی مؤرخین کے

حسب ترتیب حروف تہجی فہرست کی جدول سے دریافت ہو سکتے ہین

مطبع صح المطابع محمود نگر لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست تواریخ باعتبار حروف تہجی تخلصہای حضرات مورخین

تواریخ نامہ

۱۳۱۳ھ

جو سچ پوچھو تو یہ تاریخی اسم بامسمیٰ کرامت یا الہام ہے۔ اور تواریخ جانگدازی ۱۳۱۳
و تاریخ اہل اللہ بھی اسکا تاریخی نام ہے کیونکر نہو کہ اس مجموعے مین غوث الملۃ
والدین قطب الارشاد و التلقین مرشد الانام حجۃ الاسلام درویش کامل
فقیر صاحبدل سرآمد اولیای کاملین سرخیل عرفای واصلین حضرت
مولانا شاہ فضل رحمٰن علیہ الرحمۃ و الرضوان کے تواریخ وصال و سنوات
انتقال مسطور ہین اور قصائد مدحیہ و قطعات تاریخیہ مزبور ہین

مطبوعہ اصح المطابع محمود نگر لکھنؤ
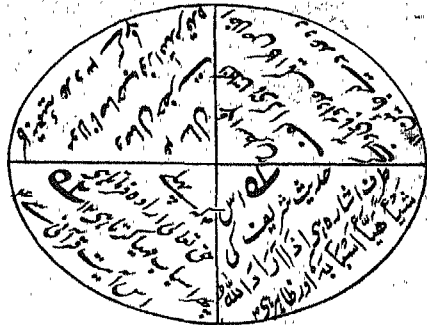
حدیث شریف کی طرف اشارہ ہی اذا اراد اللہ شیئاً ہیا اسبابہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی کفی باول الارادۃ واخر الاسباب وسلام علی
عبادہ الذین اصطفی ببدایۃ الاخلاص ونہایۃ الاداب
بعد اسکے یہ بندۂ راجی رحمتِ رحمٰن احمد میان سجادہ نشین بارگاہِ مستفیضان
عالی شان صاحبُ الشریعۃ والطریقۃ والعرفان حضرۃ والدنا الاعظم واستاذنا الاکرم
ومرشدنا الافخم مولانا شاہ فضل رحمٰن نور اللہ مرقدہ بنور الفضل والاحسان عرض رسان ہی
کہ حضرت والد ماجد ممدوح بالقابہ نے بکمالِ شفقتِ پدری ظاہر و باطن کا علم مجھے سکھایا
اور شریعت کے وسیع الفضا میدان مین سلوکِ طریقت کا سیدھا راستا بتایا اور حین حیات مین
مجھے اپنا خلیفہ اور جانشین بنایا اور جب وصال کا وقت آیا تو دنیا سے عالمِ آخرت کی طرف انتقال فرمایا
انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم
ولا ہم یحزنون ۵ چونکہ آپ کے مریدین اور معتقدین اطرافِ ہندوستان مین
ہزارون بلکہ لاکھون موجود ہین اور اکثر ان مین سے جو ذی علم لائق اور تاریخ گوئی
مین فائق ہین انھون نے فقیر کے پاس حضرت قبلۂ عالم کے فراق اور وصال مین بہت سے
قصائد مدحیہ و قطعات تاریخیہ بھیجے اور بہت سے اخبارون مین بالا بالا چھپوا دیے
وہ بھی بعض کو پونہچے اور اکثر ناظرین اور شائقین مراثی اور تواریخ کے استفاضے

سے محروم رہے یہانتک کہ فقیر کے پاس انکے طلب اور شوق مین کثرت سے خطوط آنے لگے
چنانچہ محبی مخلصی طالبِ خداشناسی مولوی محمد عبد العلی صاحب آسی مدراسی نے
اس مجموعے کو چھپواکر شائع کرنے کے لیے دو تین خط میرے پاس بھیجے اور غائبانہ
اپنی فرطِ محبت و حسنِ عقیدت سے حضرت قبلۂ عالم کے وصال کی عربی فارسی
اُردو مین کثیر الاشعار دس تاریخین لکھکر ارسال کین ناچار قصائد اور تواریخ کے
جملہ کاغذات جو میرے پاس تھے مع تواریخ عشرۂ مذکورہ کے فقیر نے انکے پاس
بھیجدیئے کہ تمام تواریخ اور قصائد اور مراثی کو جلدی سے مرتب اور صحیح کر کے
عمدہ طور سے خوشخط چھپوا دینے کے یہی مستحق اور اہل سمجھے گئے۔ اگرچہ مسترشدین
اور معتقدین کے شوق دلانے اور بار بار اصرار کرنے سے حضرت قبلۂ عالم کے سوانح عمری
کا ملفوظ شریف (جسمین اس خاندان فضل رحمانی کے اوراد و اذکارِ معمولہ اور تعلیم علم
سلوک کے طریقے اور تصفیۂ باطن کے احکام اور مریدون کے ہدایات و دیگر احوال
علالت تا دم رحلت) بہت شرح و بسط سے لکھنے کا ارادہ تھا لیکن فی الحال اپنی
علالت کے ضعف و نقاہت اور نیز قلتِ فرصت نے اسکی اجازت نہ دی انشاءاللہ تعالیٰ
بشرطِ حصولِ صحت و فرصت اِس جامعیت کا ملفوظ لکھونگا اور اسی وجہ سے
عجلت مین حضور قبلۂ مریدان و کعبۂ معتقدان کی علالت اور رحلت کا حال
تفصیلی کجا علی سبیل الاجمال بھی لکھ نہ سکا ہان ربیع الاول کی دوسری
تاریخ سے تا ۲۹ - ربیع الآخر کسی قدر روزانہ کیفیت محبی و مخلصی مولوی محمد عبد الغفار
صاحب ساکن اسیون ضلع اُوناؤ نے نہایت تحقیق سے راست راست
بے کم و کاست لکھی ہے انشاءاللہ تعالیٰ وہ رسالہ بھی عنقریب اسی مطبعِ
اصح المطابع سے چھپکر شائع ہوگا حضرت قبلۂ عالم کی بیماری زکام اور بخار سے
انتقال کے بیس روز پہلے شروع ہوئی اور اِس درمیان مین آپکو کسی روز صحت

بھی ہو جاتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ کسی طرح بیمار نہین اگرچہ ابتدا مین خفیف حرارت کے
ساتھ کچھ آمد زکام کی سی معلوم ہوتی تھی لیکن بظاہر اسکا کچھ اثر نہ تھا صرف پیاس کی
شدت تھی دن بھر مین خلاف معمول کئی مرتبہ پانی نوش فرماتے تھے ۷۔ ربیع الاول سے آواز کی
گرفتگی مین زیادتی ہونے لگی جب بلغم نکلتا تو آپ فرماتے کہ دیکھو یہ بلا پیٹ سے نکلتی ہی اور ضعف و
نقاہت کو بھی روزانہ ترقی تھی کہ غذا بہت کم ہوگئی تھی مگر با اینہمہ ضعف و ناتوانی اور کبھی کبھی تلبس
مین حرارت ہو جانے کے اتباع سنت اور پابندی شریعت کا وہی اہتمام تھا اور ہمیشہ اول وقت ہمیشہ
تازہ وضو کرکے نماز ادا فرماتے اور بڑے ذوق و شوق سے حدیث شریف کا درس دیتے
سبحان اللہ بیماری کی حالت مین بھی کلام آلہی اور حدیث نبوی کے سننے پر ہزار جان سے شیدا اور فدا
تھے اور ہمہ تن گوش ہو جاتے ؎ | بست دل تشنہ جان در شکن ہو حدیث | ہست محراب نماز م خم ابرو حدیث
اور ۸۔ ربیع الاول کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ فضائل بیان کرکے آپنے اس شعر کو دو مرتبہ پڑھا ؎
سرسبز سبزہ ہو جو ترا پایمال ہو | ٹھیرے تو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو
اسوقت حاضرین کی عجب کیفیت تھی کہ دلگدازی سے سب پر ایک حالت رقت طاری تھی بعد اسکے
آپ نے یہ شعر پڑھا ؎ | بندۂ عیب دار کس نخرد | با ہزاران گنہ خرید مرا
آپ روئے اور عجیب کیفیت کی حالت تھی کہ بیان مین نہین آتی ؎ | بشنو از دل اہل دل را وجد و حال
قط لما یبدہ من قیل و قال | اور آج سے محویت کی کیفیت اور استغراق کی حالت بڑھتی جاتی تھی
کہ بسا اوقات حضور قبلۂ عالم اپنے ہر وقت کے حاضر باش خادمونکو بھی نہین پہچانتے تھے آپکے
معمولات سے تھا کہ بعد نماز ظہر عرائض سنا کرتے تھے فرمایا کہ آج بہت خطوط مین آئے اونپر دم کر دیا اور
فرمایا کہ خدا سبکا کام پورا کرے آمین۔ اور ۹۔ ربیع الاول کو آپنے فرمایا کہ اللہ پاک اپنے خاص بندونکو
بہت پیار کرتے ہین جب وہ تکلیف و مصیبت مین صبر کرتے ہین تو ملائکہ سے خطاب ہوتا ہی کہ دیکھو
میرے بندے کیسے صابر و شاکر ہین تم گواہ رہو کہ ہمنے انکو بخش دیا۔ بارھوین تاریخ تک تو یہی ضعف
کی یہی کیفیت رہی جو کوئی پوچھتا کہ حضور کا مزاج کیسا ہی تو فرماتے الحمد للہ اچھا ہوں صرف ضعف ہی

کبھی حضرت شاہ آفاق پیر و مرشد اور اولیاء اللہ کا ذکر فرماتے اور کہتے

ای شہ آفاق شیرین داستان
بازگو از بے نشان من نشان
صرف و نحو و منطقم را سوختی
آتش عشق خدا افروختی

۱۵- ربیع الاول یوم جمعہ کو شدت ضعف و حرارت کے سبب مسجد نہ جاسکے نماز ظہر یہین پڑھی اور مجھے فرمایا کہ بیٹا تمھاری ذات سے سب کو فیض پونہچیگا اور سب کام جاری رہینگے مین تمکو سب باتونکی اجازت دیتا ہون اور بہت سی باتین اسرار علم سلوک کی فرمائین یہ بھی پیشین گوئی تھی بلکہ درحقیقت سجادہ نشینی اور قائم مقامی کا مضمون تھا اور جب حرارت کا اشتداد ہوتا اور زیادہ الجھن ہوتی تو اکثر فرماتے مین کیا کرون اور ۱۶- ربیع الاول سے آخر وقت تک یہ شعر حضور کے ورد زبان تھا ؎

فَسَہِّلْ یَا اِلٰہِی کُلَّ صَعْبٍ
بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَہِّلْ

اور بیسوین کو خواب استراحت سے دفعۃً اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ یہ بہشت یہ بہشت یہ بہشت اور چارون سمت دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین اور اکیسوین کو حضور اقدس نے فرمایا کہ ہم مرگئے ہمارے جنازے کی نماز پڑھ دو اگر کوئی نہ پڑھے تو مین خود پڑھے لیتا ہون کہ تمام مقتدی کھڑے ہین اَللّٰہُ اَکْبَرُ فرماکے ہاتھ باندھ لیے - اور بائیسوین کو ۳ بجے بروز جمعہ کہ حاضرین کا مجمع کثیر تھا آنکھین کھولکر مجھے بغور دیکھا اور میرا داہنا ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ سے دو تین منٹ تک خوب مضبوط پکڑے رہے بعدہ چشم خدا بین سے دوبارہ دیکھکر ہاتھ چھوڑ دیا اور آنکھین بند کرلین جو پھر تا دم وصال ان آنکھونکی زیارت نصیب نہوئی اور ۲۳۰ بجے دست مبارک اوٹھاکر نہایت خضوع سے دعا فرمائی کہ اے اللہ پاک آپ میرے جملہ مریدین معتقدین دوست احباب عزیز اقارب کو خوش خرم کھلا تا کھلا تا رکھیے گا اور سبکا خاتمہ بخیر کیجیے گا آمین آمین آمین پھر ۴ بجے سے تنفس شروع ہوا اوس سے یہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ حضور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فرماتے ہین کہ قبل اسکے کبھی آپنے اسطرح کا ذکر جلی نہین فرمایا ہمیشہ ذکر خفی فرماتے تھے کہ دیکھنے والونکو معلوم نہین ہوتا تھا پس اسی تنفس ذکری کی حالت مین بعد مغرب کے ۷ بجے جو حضور پر نور نے سانس اوپر کو لی تو روح پرفتوح نے عالم بالا کی طرف پرواز کی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؁

اَلتَّوَارِیْخُ الشَّامِلَۃُ لِمُوَازَنَۃِ تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

یعنی تواریخ عشرہ وفاتِ صاحبُ الآیاتِ والبیناتِ نورِ والالہاماتِ والکراماتِ دارای آثارِ طریقت دانای اسرارِ حقیقت سریر آرای کشورِ کشف وشہود صدر نشینِ بزمِ کون ووجود عارجِ معارجِ عرشِ فوات وصفات ناہجِ مناہجِ فرشِ نفی واثبات مہرِ سپہرِ ولایتِ کبریٰ ماہِ اوجِ ہدایتِ عظمیٰ وارثِ علومِ انبیا نائبِ رسولِ ہردوسرا دیوانہ شاہدِ مواجید وجذبات پروانہ شمعِ احادیث وآیات شخصُ العرفان عینُ الاعیان حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن افیض علیٰ مرقدہ شآبیبُ الرحمۃ والغفران الیٰ ماتعاقبُ الملوان

آثمی مدراسی محمد عبد العلی تجاوز اللہ الولی عن ذنبہ الخفی والجلی

آوِّہْ[1] ماتَ الشَّیْخُ بَلْ شَیْخُ الشُّیُوْخ ۔۔۔ وَھُوَ مِمَّنْ فَضْلُ رَحْمٰنٍ لَدَیْھَا[2]

اَنْتَ اُسٍّ نَاقِصٌ[3] فِیْ اِرْخِہٖ ۔۔۔ قُلْ دُعَاءً ـ فَضْلُ رَحْمٰنٍ عَلَیْھَا

١٣١٣ھ

وله ایضاً

اِنَّ ھٰذِیْ رَوْضَۃُ الشَّیْخِ الْکَبِیْر ۔۔۔ تَحْتَھَا تَجْرِیْ بِحَارُ السَّلْسَبِیْل

اِنَّ فِیْھَا کَوْثَرًا مِّنْ رَّحْمَۃٍ ۔۔۔ ھٰھُنَا مِنْ فَضْلِ رَحْمٰنِ السَّبِیْل

مُرْشِدٌ ھَادٍ دَلِیْلٌ کَامِلٌ ۔۔۔ عَارِفٌ حِبْرٌ بِلَا قَالٍ وَّ قِیْل

شَاعِرٌ مِنِّیْ اُرَخَہٗ اَحْمَدْ مِیَان ۔۔۔ قُلْتُ اُسِّیْ ـ فَضْلُ رَحْمٰنِ الدَّلِیْل

١٣١٣ھ

[1] آدِّہ مبنی علی الکسر بمعنی آہ ونالہ وافسوس یعنی انتقال فرمایا بزرگ نے بلکہ بزرگونکے بزرگ نے اور وہی اُن بزرگون مین سے ہین کہ جنکے پاس فضل اور بزرگی رحمٰن کی ہی ۱۲ [2] اُسّ ناقص یائی کہ حرف علت آخر سے ساقط ہوگیا جس سے دس کے تخرجے کا اشارہ ہی ۱۲ [3] رحمٰن کے منصرف وغیر منصرف ہونیمین اختلاف ہی اسکے الف ونون مزیدتان ہین اگر انتفای فعلانہ کی شرط لیجائے تو غیر منصرف ہی جیسا کہ یہان واقع ہوا اور اگر وجود فعلیٰ کی شرط ہو تو منصرف ہی جیسا کہ اوپر گذرا ۱۲

ولہ ایضاً قصیدۂ نونیہ متضمن پنج تاریخ

ہین آج تیرہ و تاریک کیون زمین و زمان ۔۔۔ ہین آج غم کے اندھیرے مین کیون مکین و مکان
ہین فرطِ درد سے کیون زرد رنگ پیر و جوان ۔۔۔ ہین آہ سرد سے کیون گرم نالہ خُرد و کلان
ہی آج کیون مہ و خورشید کا خُسوف و کسوف ۔۔۔ ہی آج غم کی گھٹا کس لیے محیطِ جہان
ہی انحراف مین کیون نقطۂ خطِ[1] محور ۔۔۔ ہی انصراف مین کیون نظمِ عالمِ امکان
زمین ہی خاک بسر کس کی سوگواری مین ۔۔۔ فلک ہی کس کی مصیبت مین نیلگون داماں
کہین ہی سکتے کا عالم کہین تڑپنے کا غُل ۔۔۔ کہین ہی گریہ و زاری کہین ہی آہ و فغان
سحر کا جَیب و گریبان ہی کس کے غم مین چاک ۔۔۔ شفق کا کس لیے خون چشمِ شام سے ہی چکان
ہی کیون سکون مین آج آسیاے چرخِ کُہن ۔۔۔ ہی کیون سُقوط مین اب نبضِ گردشِ دوران
ہر ایک شہر مین ہی شور و غل کا حشر بپا ۔۔۔ ہر ایک جا ہی قیامت کا ماتمی طوفان
ہی کسکے ذکر مین ہر ایک مست و دیوانہ ۔۔۔ ہی کسکی فکر مین ہر ایک ششدر و حیران
خبر یہ کس کی ہی سرعت مین تارِ برقی ہی ۔۔۔ ہر اک کا ہی دل مضطر مثالِ برق طپان
یہ کس کا ہی اثرِ ذکرِ ہَاذِمُ[2] اللَّذَّات ۔۔۔ یہ کس کی ہی خبرِ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانْ
یہ کس کے واسطے فردوس کی ہی آرایش ۔۔۔ یہ کس کے واسطے پھولا ہی روضۂ رضوان
پس اضطراب مین آسی نے پوچھا ہر اک سے ۔۔۔ یہ کس ولی کے لیے تعزیت کا ہی سامان
کہا سبھون نے کہ تم کو خبر نہین اسکی ۔۔۔ کہ آج اُٹھ گیا دنیا سے ایک قطبِ زمان
بدل نثارِ کلامِ خداے عَزَّ وَجَل ۔۔۔ بجان فداے حدیثِ رسولِ ہر دو جہان
وزیرِ اعظمِ دربارِ خاصِ دینِ نبی ۔۔۔ فقیرِ درگہِ رحمٰن و شاہِ فیض رسان
مہِ سماے ہُدیٰ مہرِ آسمانِ تُقیٰ ۔۔۔ امامِ اہلِ صفا پیشواے مُتّقیان

---

[1] خط محور اصطلاح ریاضی مین اوس خط موہوم کو کہتے ہین کہ ایک سرا اُسکا قطب شمالی سے ملا ہو اور دوسرا قطب جنوبی سے ۱۲

[2] اس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ ۱۲

محیطِ حیطۂ ارشاد و ہر طریق سلوک — مدارِ دورۂ قطب طریقت و عرفان
ہین سب کے پیر وہ نام اونکا فضل رحمن ہی — عَلَیْہِ فَضْلُ فِضَالٍ[١] وَّرَحْمَۃُ الرَّحْمٰن
کہ مظہرِ صفتِ اسم یہ مسمّٰی[٢] ہی — یہی دلیل ہی رحمت کی اور یہی برہان
بروز جمعہ و اوّلِ ربیع و وقتِ غروب — غروب ہوگیا وہ آفتابِ رازِ نہان
عجیب کیفیتِ محویت تھی وقت وصال — کہ روح شاہدِ وحدت کو تھی نظارہ کنان
تھی ایسی سینے مین ذکرِ جلی سے جنبشِ دل — کہ جیسے سیپی کے آغوش مین دُرِ غلطان
لَکَانَ[٣] یَنْظُرُ عِنْدَ الْفُیُوْظِ وَجْہَ اللہ — وَکَانَ لَمْ یَرَ حُوْرَ الْقُصُوْرِ وَالْغِلْمَان
تھا جان کو انکی فقط وصلِ جانِ جان مطلوب — جنان کو انکے نہ تھی خواہشِ نعیمِ جنان
بصد طرب قفسِ عنصری سے طائرِ روح — ہوا نشیمنِ جنت کے سمت بال افشان
جب انکی روح چلی سوی روضۂ جنت — تو پیشوائی کو جنت سے آئے خود رضوان
جمال شاہدِ وحدت پہ دل سے تھے شیدا — عروسِ معرفتِ حق پہ جان سے تھے قربان
وہ ایسے جلد گئے شوق وصل مین سوے حق — کہ جیسے چشمے کی جانب[عہ] کوئی تشنہ دوان
مدام بادۂ عرفان سے تھے وہ مستِ الست — ہمیشہ جذبۂ وحدت کی مے سے تھے سکران[مست ۱۲]
تھی ذات بابرکات آپ کی سراپا نور — فروغ شمعِ شبستانِ بزم کون و مکان
صفای آینۂ رونمای حق بینی — ضیای مہرِ خدادانی و مہِ عرفان
برابر آینۂ دل مین ظاہر و باطن — مساوی اونکو تھا کشفِ معنون و عنوان
تھے ذاکر ایسے کہ سونا بھی اونکا جاگنا تھا — تھے ساتر ایسے کہ تھا اون پہ کشف سرِ ہر آن
کَرٰاہُ[٤] یُوْقِظُ اَھْلَ اللہِ نَوْ وَالدُّنْیَا — ذَرَاہُ یَکْشِفُ سِرَّ الْعُیُوْنِ وَالْاَعْیَان

عہ مضمون اس شعر کا دیباچے کے پانچوین صفحے کی انیسوین سطر سے بخوبی ظاہر ہوگا ۱۲

١ فضال بالکسر بمعنی باہم غلبہ فضل جستن یعنی وہ پر فضل غالب اور احسان عظیم اور رحمت رحمٰن کی نازل ہو ۱۲
٢ مسمّٰی یعنی ذات بابرکات آپکی اور صفت اسم یعنی آپکے نام نامی مین جو معنی وصفی ہین اثر اوسکا ذات مسمّٰی مین ضرور رہتا ہی ۱۲
٣ یعنی ہر آینہ دیکھتے تھے وقت موت کے وجہ جمال الٰہی کو اور نہین دیکھتے تھے حوران قصور اور غلمان کو ۱۲
٤ یعنی سونا آپکا جگاتا تھا اہل و ناہت اور اہل دنیا کو اور ستر و پردہ آپکا ظاہر کر دیتا تھا ذوات و شخاص کے راز کو ۱۲

فقیر ایسے تھے وہ شاہ خرچ جنکا فیض　　　تھا شام و صبح و شب و روز رشک فیض شہان

ہمیشہ اونکے کرامت کے خوان نعمت پر　　　برابر آتے تھے اور کھاتے تھے بھی مہمان

وہ کون جا ہی نہین جسمین فیض رحمانی　　　حجاز و چین و عجم روم و شام و ہندستان

بتاؤ کون ہی درویش بے سوال ایسا　　　دکھاؤ کون ہی ایسا فقیر شاہ نشان

تھے نور شمع کلام خدا پہ پروانہ　　　گل حدیث نبی پر تھے بلبل نالان

تھے ایسے تابع حکم خدا و حکم نبی　　　نہ چھوٹا عمر بھر انسے حدیث اور قرآن

تھے باوجود شریعت کی پابندی کے　　　سلوک و جذب کے دریا مین غرق وہ ہر آن

وہان رسول کی رحلت تھی جس مہینے مین　　　اسی مہینے مین رحلت ہی آپکی بھی یہان

صلوۃ انکی تھی معراج عرش قربت حق　　　زکوۃ تزکیۂ نفس و صوم صیقل جان

خلیفہ انکے ہین احمد میان خلف[1] انکے　　　اَدَامَهُ بِهُدَای لِلْخَلْقِ رَبُّهُ الْمَنَّان

خلافت پدری کے خلیفہ ہین یہ خلف　　　سلف سے ہی خلف اپنے پدر کا نام نشان

یہ تازہ گل ہین اوسی باغ فضل رحمن کے　　　اوسی چمن کے ہین یہ نونہال سرو روان

وہی سلوک ہی انکا وہی ہدایت پیر　　　وہی طریق ہی انکا وہی رہ فیضان

اوسی طرح ہین یہ امراض باطنی کے طبیب　　　مطب مین انکے ہی دنیا کے ترک کا درمان

دَوَامُ[2] تَصْفِيَةِ الْقَلْبِ مِنْ مَّشَاغِلِهٖ　　　وَدَوْمُ تَزْكِيَةِ النَّفْسِ مِنْهُ بِالْاِحْسَان

ہی سب کچھ اس چمن فیض فضل رحمن مین　　　خدا کے رنگ سے رنگین ہین سب گل و ریحان

وطن ہی آپ کا یہ گنج کا مراد آباد　　　کہ جسمین دفن ہی گنج معارف یزدان

وہ گنج ہی کہ ہی گنج جواہر رحمت　　　وہ گنج ہی کہ ہی گنج لآلی رحمن

ہی گنج گوہر حسن عمل مراد آباد　　　حصول علم ارادت کی ہی مراد یہان

[1] خلف بفتحتین بمعنی پس آئندہ و فرزند نیک و صالح ۱۲ [2] دوام و دوم ہر دو بالفتح بمعنی ہمیشگی و مداولت اور لفظ احسان سے علم سلوک یعنی تصفیۂ باطن و علم حضوری و اخلاص کی طرف اشارہ ہی جیسا کہ حدیث شریف مین واقع ہوا کہ آنحضرت صلعم سے جبرئیل نے پوچھا اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ آپنے جواب دیا اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ

کہ ہر مرید نے پائی یہین مراد اپنی — تو پھر مراد سے کیونکر نہو یہ آبادان
مین انکی کیا کہون راز و نیاز کی باتین — عیان نہان مین نہان ہی عیان مین جلوہ کنان
ہدایت انکی ہی راہ وصال کی موصل — ارادت انکی ہی راہ خدارسی کی رسان
ہی انکے فقر کا گھر مرجع امیر و فقیر — اور انکے فیض کا در ہی محط[1] عالمیان
ہی انکے سامنے دنیا کا ہیچ نقش و نگار — ہی انکا ذکر خدا نقش صفحۂ دل و جان
امور فہم شریعت مین معرفت بین ہین — رموز علم طریقت مین ہین حقیقت دان
کرون مین وصف کا انکے بیان کس منہ سے — یہ میرا منہ کہان اور انکا وصف پاک کہان
اب آگے انکے کمالون کا ہو بیان کیونکر — زبان ہو گئی گنگ اور لنگ پای بیان
ہی علم معرفت انسان کا جوہر ذاتی — جو یہ نہین تو وہ ہی نام کا فقط انسان
اگرچہ زندہ وہ بے معرفت ہی ظاہر مین — ولیک ہی وہ حقیقت مین قالب بے جان
اگر مرید کی ایسی خدارسی ہو مراد — تو ایسے پیر کی بیعت مین اپنا دے دل و جان
جو پوچھی غیب سے تاریخ فضل رحمن کی — کہا خدا کی یہ رحمت ہی قَالَهُ الرَّحْمٰن[2]
کرامت اسکو لکھون یا ولایت اسکو کہون — ہون اک ولی کے دو سن ضم دو ولی سے عیان
دو سن ہین سن کے[3] اور اک سن کا نام تاریخی — ہی ایک سن مین دو سن ملنے سے دو سن کا بیان
وہ یہ ہین آسی اگر ساتھ فضل رحمن کے — ولی ہند لکھون یا کہون ولی جہان
فَنَشَاءَ مَنْ هُوَ رِضْوَانُ اُرِّخَهُ مِنِّي — اَجِبْتُ - اَهْلُ جَلاَءٍ[4] عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان
وَقُلْتُ مِصْرَعَ[5] تَوْرِيخِ فَوْطِهٖ اَيْضًا — عَلَيْهِ مَالَمَعَ الْجَوُّ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن

[1] محط بالفتح و تشدید طا منزل و جای فرود آمدن و عالمیان اہل عالم ۱۲ [2] یعنی ہاتف غیب نے کہا کہ اس تاریخ کو رحمن نے فرمایا اور باعتبار الفاظ نام نامی مؤرخ لہ کے لطف مناسبت اس تاریخ کا ظاہر ہی ۱۲ [3] یعنی سن شریف آپ کا ۱۰۵ سال تھا اس سن کی دو تاریخین ہین ولی ہند۔ ولی جہان انکو فضل رحمن نام تاریخی کے ساتھ ملانے سے دو تاریخین نکلتی ہین اور یہی دو ولی ہین کہ نام ول کے ساتھ ضم کرنے سے بھی دو تاریخین نکلتی ہین ۱۲ [4] اہل جلا یعنی ارباب صفا و اہل تصفیۂ باطن کہ جلا بالفتح بمعنی صفا و ضیا آیا ہی اور اہل کا اطلاق واحد اور جمع دونون پر آیا ہی اور علیہم تعظیما ہی ۱۲ [5] فوطہ بمعنی موت تا تو قینیہ - جو بمعنی میان زمین و آسمان و ہوا و زمین ۱۲

ولہ ایضاً

فضل رحمٰن جنکے تھے لاکھون مُرید ۱۲۰۸ھ — ہوگیا افسوس اُنکا انتقال ۱۳۱۳ھ
جنکا مسکن تھا مرادآباد مین — روزِ جمعہ ہوگیا اُنکا وصال
سارے عالم مین تھی جسکی روشنی — ہوگیا اوس مہر تابان کا زوال
ہوگیا مرقد کے مغرب مین غُروب — بعد مغرب کے وہ خورشید کمال
فضل رحمٰن کے ہین سن بارہ سو آٹھ ۱۲۰۸ — تھا سن اونکا ایک سو اور پانچ سال
اوستاد اُنکے تھے شہ عبد العزیز — شاہ ملکِ عزت و فضل و کمال
اور شاہ آفاق اُنکے پیر تھے — جنکا مثل آفاق مین ہونا محال
اب خلیفہ اُنکے ہین اُنکے خلفت — واقفِ اسرارِ ربِّ ذو الجلال
اِنَّہٗ اِسْمُ لَہٗ اَحْمَدْ مِیَان — وَصْفُہٗ قَدْ جَاءَ مَحْمُوْدَ الْخِصَال[۱]
مَالَہٗ شِبْہٌ[۲] بِخُلْقٍ فِی الْوَرٰی — مَالَہٗ مِثْلٌ بِخُلْقٍ فِی الْفِعَال
وہ تھے ماہِ کاملِ اوجِ علوم — یہ اوسی بدرِ کرامت کے ہلال
باغ لطفِ حق کے تھے وہ نخلبند — یہ ریاضِ فضلِ رحمٰن کے نہال
بس انھون نے خوب چھک کر پی لیا — چشمۂ ارشاد کا آبِ زُلال
لطف اِنکا جبرِ کسرِ عظمِ جان — مہر اِنکی زخمِ دل کا اندمال
بات کیا ہی غیرتِ قند و نبات — قول کیا ہی رونقِ سحرِ حلال
باغبانِ گلشنِ صدق کلام — کشتکارِ مزرعِ اکلِ حلال
رازدارِ خلوتِ علم و عمل — رمزِ فہمِ جلوتِ مدلول و دال
واقفِ تفسیر و اسرارِ حدیث — عالمِ انساب و نقادِ رجال

[illegible]

[۱] محمود الخصال جار کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہی کہ اسکے نکارت کو اضافت لفظی مانع نہین ۱۲ [۲] شبہ بمعنی مثل و فعال بالفتح کار نیک و سخاوت و مروت اور فعال بالکسر بمعنی کردار ہا و کار ہا کے بھی اسکو پڑھ سکتے ہین ۱۲

گوہرِ گنجِ سلوکِ کیف[۱] و کم — جوہرِ کانِ علومِ حال[۲] و قال
لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی[۳] — سَعْیُہٗ فِیْ کَسْبِ خَیْرِ الْاِشْتِغَال
آسمانِ فقہ کے مہرِ منیر — رفعتِ تحدیث کے بدرِ کمال
حَافِظُ[۴] الْاَخْبَارِ مِنْ نُقَّادِھَا — قَارِیُٔ الْقُرْاٰنِ مِنْ حُسْنِ الْمَقَال
قَلْبُہٗ مِرْاٰۃُ اَنْوَارِ الْھُدٰی — وَجْہُہٗ نُوْرٌ عَلٰی وَجْہِ الْکَمَال
شغلِ آیات و احادیث اِنکا ذکر — ذکر اذکارِ رسول اِنکا خیال
دِل تھا محوِ دیدِ روے جانِ جان — جان تھی پروانۂ شمعِ جمال
تھا زبان پر ہر زمان ذکرِ رسول — اللہ اللہ ہر دم انکا قیل و قال
انکی رگ رگ مین تھا جوشِ یادِ حق — ذکرِ اللہ مین تھا انکا بال بال
دفعۃً افسوس کیسا ہوگیا — دفن زیرِ خاک گنجِ لازوال
رُوْحُہٗ رَاحَتْ (رفت ۱۲) اِلٰی رَوْحِ الْجِنَان — نَفْسُہٗ مَالَتْ اِلٰی نَیْلِ الْوِصَال
قَدْ سَعٰی اِذْ قَالَ جِئْنِیْ حَقُّہٗ (شتافت ۱۲) — قَدْ عَدَا (دوید ۱۲) اِذْ رَبُّہٗ نَادٰی تَعَال (بیا ۱۲)
دِل فداے نورِ حقِّ لم یزل — جان نثارِ حسنِ ربِّ لایزال
عاشقِ صادق رسول اللہ کے تھے — کیسے عاشق عاشقِ شوریدہ حال
جان و دل مستِ مئی حُبِّ نبی — چشم و سر محوِ لقاے ذوالجلال
خیر ہی خیر انکا ہر اک کام تھا — ہوگیا آخر کو خیر انکا مآل
پاس اُس شاہ مآل اندیش کے — حاصلِ دنیا تھا مالِ پایمال

۱ کیف وکم بمعنی چگونہ و چند اور اصطلاح مین کیف اوس عرض وصفی کو کہتے ہین کہ بذات خود قابل قسمت نہو مگر تبعاً جیسے سواد وبیاض وحرارت وبرودت اور کم وہ عرض ہی کہ بالذات قابل قسمت ہو جیسے خط وسطح وجملہ اشیائی جسم ۱۲ ۲ حال و قال ظاہر وباطن وکیفیت وجدانی وبیانی وطریقت وشریعت ومعنی ومبنی ۱۲ ۳ یہ پورا مصرع قرآن شریف کی آیت ہی کہ مضمون اسکا اس دوسری آیت کے مطابق ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْھَا ۱۲ ۴ حافظ مثل حجہ وثبت کے محدثین کا ایک بہت بڑا مرتبہ ہی اور نقاد جمع ناقد ہی کہ اسناد حدیث کے ضعف وقوت رجال کا پورا علم رکھتا ہو یعنی آپ حدیث شریف کے پرکھنے والون مین سے بہت بڑے حافظ الحدیث اور مفسر قرآن شریف تھے ۱۲

تھے فقیر اور سائلون کا تھا ہجوم | کون ہے ایسا فقیر بے سؤال
کیا فقیری تھی کہ شاہی گرد تھی | رات دن تھا وا در فیض و نوال
جاتا تھا راہِ خدا مین بے شمار | اور بھی آتا تھا بے حد نقد مال
باوجود اسکے مثالِ خاک تھا | جیفۂ دنیا کا سب مال و منال
تھے دُرِ رخشندۂ تاجِ سلوک | تھے گلوے فقر کے عقدِ لآل (ہار ۱۲)
وصفِ مہر و قہر کا کیا ہو بیان | تھا جلال اوّل تو آخر تھا جمال
ہیبتِ حق تھی کہ ہر اک شخص کو | بات کرنے کی نہوتی تھی مجال
رعب ایسا تھا کہ اُنکے سامنے | رستمِ دوران بھی تھا اک پیرزال
خاکسار ایسے کہ مثلِ خاک تھے | بس یہی ہے شیوۂ اہلِ کمال
کیا لکھون اس پیرِ کامل کا بیان | ہوگیا آخر کو اللہ سے وصال
حسبِ حال آسی نے لکھا سالِ وصل | تھے بڑے درویشِ کامل اہلِ حال ۱۳ ۱۳

ولہ ایضاً

درین دوران کسی از اولیا نیست | چو مولانا محمد فضلِ رحمان
وے صد حیف از دنیا روان شد | روان[1] او بسوے جانِ جانان
ز ہجری سیزدہ ۱۳ صد سیزدہ ۱۳ سال | ربیع الاول و بست و دوم دان
بیومِ سیدُ الایامِ جمعہ | بمغرب شد غروب آن مہرِ عرفان (ای وقت مغرب ۱۲)
سراپا رمز فہمِ اہلِ دل بود | سراسر راز دارِ پاک مردان
صَبِیْرٌ[2] صَبْرُہٗ صَبْرٌ جَمِیْلٌ | فَقِیْرٌ فَقْرُہٗ اِشْبَاعُ جَوْعَانْ
اِمَامُ الْاِنْسِ فِیْ اُنْسٍ وَّحُبٍّ | وَحِبُّ الْخَلْقِ مِنْ خُلْقٍ وَّاِحْسَانْ (دوست ۱۲)

[1] روان بالفتح روح حیوانی ونفس ناطقہ کہ ہمیشہ در حرکت فکری باشد و روان اول یعنی رونده وجاری [2] صبیر کامیر شکیبا و پیشوا و معتقد علیہ قوم وصبر شکیبائی وتحمل رنج وبلا وصبر جمیل اشارہ است بسوے آیہ فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون واشباع خورانیدن وجوعان گرسنہ وہمام بالضم سردار و در انس و انس و خلق و خلق تجنیس محرف است کہ متحد الکتابۃ ومختلف الحرکۃ باشد ۱۲

سلوک و جذب اندر ذاتِ او بود — گہے سالک گہے مجذوبِ جوشان
مگر با اینہمہ علم و عمل داشت — بہ تفسیر و حدیث و فقہ و قرآن
ز فیضش مستفیضان بیشمار اند — مریدانش ہزاران در ہزاران
مُذکّر ہم مترجم ہم مجاہد — محدث ہم مفسّر ہم خدادان
لبش سرچشمۂ تحدیث و تفسیر — دلش پروانۂ مصباحِ قرآن
تنش آئینۂ انوارِ وحدت — سرش گنجینۂ اسرارِ پنہان
بہ آسی گفت رضوان بہر تاریخ — کہ داخل[1] در جنان شد فضلِ رحمان ۱۳۱۳ھ ۱۳

ولہ ایضاً

فضلِ رحمٰن کہ سالِ مولدِ اوست ۱۲۰۸ — رحمت و فضلِ ذوالجلالی بود
در سلوک و تصوف و عرفان — سرمد و شبلی و غزالی بود
جانش از ذکرِ جانِ جان مملو — دلش از ما سواہ خالی بود
بود غوثِ زمان و قطبِ مکان — بل ازین ہم زیادہ عالی بود
از کلامِ بلیغ و لحن فصیح — طوطیِ سر و خوش مقالی بود
دمِ رحلت دلش بجذبۂ عشق — محوِ کیفیتِ وصالی بود
وصلِ حق یافت در ربیع نخست — شامِ جمعہ کہ نیک فالی بود
نزد او مالِ جیفۂ دنیا — لقطۂ راہِ پایمالی بود
بلبلِ شاخسارِ آزادی — گلِ باغِ فراغ بالی بود
فلکِ پیری و مریدی را — مہرِ علمی مہِ کمالی بود
در جہانِ ہدایت و ارشاد — آن ولی والیِ موالی بود
این بود سالِ آن ولی اللہ — فضلِ رحمٰن ولی والی بود ۱۳ ۱۳۰ھ

[1] یعنی جنان کے عدد کو فضلِ رحمان کے عدد میں داخل کرنے سے سنہ ۱۳۱۳ نکلتے ہیں رحمان کو عروضی رسم خط کے موافق الف سے لکھا ۱۲

انجم - جناب سید نجم الدین احمد صاحب ساکن قصبهٔ سندیله ضلع ہردوئی

رفت از دنیا بسوِ دار البقا — ای دریغا سرگروہ عارفان
رفت خورشیدِ ولایت زیرِ خاک — از نظر پنہان شدہ قطبِ جہان
فضلِ رحمٰن اسمِ پاکش ذات او — فخرِ عالم مرجعِ ہر این و آن
عالم و عارف محدث ہم فقیہ — بایزید عصر و شبلیؒ زمان
از غمش نمناک شد چشمِ نجوم — نیلگون پوشید چادر آسمان
چون بخلدِ پاک آن عارف رسید — یافت از خالق لقب جنت مکان
بر مزارِ پاک انجم کن رقم — خوابگاہِ مرشدِ اہلِ زمان
۱۳۰۳

احقر - جناب محمد وزیر خانصاحب ساکن جلیسر ضلع ایٹہ

فضلِ رحمٰن کہ فضلِ رحمان بود — شد ز دارِ فنا بملکِ بقا
شد پسندش مقامِ علیین — بود اعلیٰ شدہ سُوِ اعلا (ای رفته ۱۲)
با ہمہ طالبانِ حق را حیف — داغ حسرت نہاد بر دلہا
از زمین تا بہ آسمان برسید — در فراقش صدائے واویلا
در نظر چون جہان سیہ نشود — رفت در زیرِ خاک مہرِ ہدا
احقر زار بہرِ سالِ وصال — شاہ شیخ زمن نوشت اورا
۱۳ ۱۳

ولہٗ

حسرتا واحسرتا واحسرتا — چون نہ درد لہا بیابد آہ راہ
بہرِ تاریخِ وصالِ آنجناب — گفت احقر فضلِ رحمٰن حیف آہ
۱۳ ۱۳۰۳ ۱۲۶۵

ارشد - جناب مولوی غلام حیدر صاحب بلگرامی

بُد فضلِ رحمٰن بالیقین شیدائے ختم المرسلین — رونق دہِ شرعِ مبین فخرِ گروہِ کاملین
آگاہ اسرارِ خدا مشتاقِ دیدارِ خدا — مقبولِ سرکارِ خدا ہر دم برحمت ہمقرین

واقف ز سرِ معرفت در زہد عالی منزلت — بودہ ست شبلی مرتبت آن ہادیِ اہلِ یقین
آرم چگونہ بر زبان ناگاہ زین دارِ جہان — از حکمِ ربّ الناس وجان رفتہ سوئے خلدِ برین
بُردم بسالِ ارشد سبق گفتم بصد رنج و قلق — گنجِ مرادِ اہلِ حق مدفون شدہ اندر زمین
۱۳ ۱۳

ولہ

قطبِ حق عارفِ رب حضرتِ فضلِ رحمٰن — مثلِ او در ہمہ آفاق نیاید بخیال
پارسا متقی و راہ نما حق آگاہ — پاک خو پاک روش نیک سیر نیک خصال
او بفرمانِ قضا آہ جہان را بگذشت — داد با اہلِ زمانہ غمِ اندوہ و ملال
جمعہ بست و دوم ماہِ ربیع الاول — وقتِ مغرب شدہ افسوس ظہورِ این حال
بدلم آمدہ ارشد سنۂ رحلتِ او — بجنان گشتہ روان قبلۂ اربابِ کمال
۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

فضلِ رحمٰن اہلِ باطن صاف دل روشن ضمیر — چون سپردہ روحِ پاک خود بعالم آفرین
اخترِ سالش ز اوجِ فکر ارشد رو نمود — نیرِ روشن دلی افزود جلوہ در زمین
۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

فضلِ رحمٰن اہلِ دل در عمرِ یکصد پنج سال — روحِ پاک او روان گردید از جسمِ کہن
سالِ تاریخِ وصالِ از خامۂ ارشد چکید — راہی شد قطبِ ولایت راحلِ از ملکِ محن
۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

فضلِ رحمٰن کہ بود پاکیزہ سرشت — تخمِ حبّ الہٰ تا زیست بکشت
چون رفت ز دہر گفت ارشد سالش — قطبِ آفاق رو نمودہ بہ بہشت
۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

فضلِ رحمٰن شہنشہِ پاک دلان — گردید روانہ زین جہان سوئے جنان
ارشد بہزار او بخوانم تاریخ — پنہان شد ہاے آفتابِ عرفان
۱۳ ۱۳ ھ

ولہا

فضلِ رحمٰن نماند انا رشد | ہادیِ رہ یقین و عرفان آگاہ
تاریخ وصالِ او نوشتم ارشد | پوشیدہ شدہ مہر ہدایت آہ آہ
۱۳۱۳

ولہ

اے وارفتہ زخانۂ بے بنیاد | فضلِ رحمٰن ولیِّ پاکیزہ نہاد
حوران سنۂ وصال گفتند ارشد | زیبِ آفاق زینتِ خلد بداد
۱۳۱۳

ولہا

مخزنِ فضل و کمال و علم حق | جانبِ جنت بیکدم شد روان
سالِ تاریخ وصال ارشد نوشت | فضلِ رحمٰن بودہ زیب دو جہان
۱۳ ۱۳ھ

ولہا

جہان مولوی فضل رحمٰن گذاشت | دلم مضطر و دیدہ پُرآب گشت
بتاریخ او کرد ارشد رقم | نزیلِ ارم قطب الاقطاب گشت
۱۳ ۱۳ھ

ولہ

ہائے افسوس کہ از دیدہ خود | دیدہ ام رحلت قطبِ دوران
گفت رضوان زپیِ سال ارشد | در جنان آمدہ فضلِ رحمان
۱۳ ۱۳ھ

ولہا

صاحبِ فضل و اہلِ علم و کمال | ذات او زیب دہ بدوران بود
کرد ارشد بیانِ سالِ وصال | اہلِ دل پاک فضل رحمٰن بود
۱۳ ۱۳ھ

ولہ

فضل رحمٰن شہ اقلیم معارف چو نماند | از غم و رنج دلِ حق طلبان گشتہ شق
سنۂ فصلی او نیز برآمد ارشد | شدہ از دار جہان راہ بر راہ حق
۱۳۰۳ فصلی

ولہ ایضاً

فضلِ رحمن دلیلِ راہِ توحید — افسوس اسباب زندگانی بپیچید
فصلی تاریخ بازگویم ارشد — زین دہر جنید وقت راہی گردید
۱۳۰۳ھ

ولہا

زین جہان آن ولیِّ کامل رفت — کہ بعالم جنید دوران بود
کردہ ارشد بیان سمبتِ او — فضل رحمن بخلد رو بنمود
سمت ۱۹۵۲

ولہا

رفت آن آفتاب دین چو زدہر — درجہان رونما سیاہی شد
عیسوی سال یافتم ارشد — فضل رحمن بخلد راہی شد
۱۸۹۵ع

ولہا

فضلِ رحمن امام اربابِ یقین — دلہا گشتند از وصالش غمگین
فصلی سنہ است این دگر ہم ارشد — رو کرد بخلد قبلۂ اہلِ دین
۱۳۰۳ھ

ولہا

زہے حضرتِ فضلِ رحمن — باغ جنت مین ہوئے وہ ساکن
سال اس غم مین لکھا ارشد نے — بُجھ گیا آہ چراغ باطن
۱۳۱۳ھ

ولہا

فضل رحمن آفتابِ معرفت صافی درون — او ٹھگئے دنیا سے کرتا ہی زمانہ ہائے ہائے
یون دلِ پرسوزِ ارشد سے ہی نکلا سال نقل — ایکدم مین گل ہوئی رشوندلی کی شمع وائے
۱۳۱۳ھ

ولہا

چشمِ مردم سے نکیون اشک وان ہون اک لخت — اک قلم کیون نہ دلِ خلق ہون سرگرم فغان
ہائے افسوس وہ کامل نہ رہا دنیا مین — فضل رحمن جسے کہتے تھے تمام اہلِ جہان

فیض جاری تھا زمانے مین برابر اون سے ۔۔۔ مقصدِ دل کو پہونچتا تھا جو آتا تھا وہان

آتے تھے لوگ ولایت سے قدمبوسی کو ۔۔۔ ذات پاک اونکی تھی اعزاز دہ ہندستان

پاک بازی مین فرشتہ تھے نہین شک اسمین ۔۔۔ گو وہ ظاہر مین مشکّل تھے بشکل انسان

سچ ہی مشہور کہ دنیا ہی سرا ے فانی ۔۔۔ ایک دن ہو گا فنا جو کوئی آیا ہی یہان

سال لکھ حکم مسیحا سے مسیحی ارشد ۔۔۔ آہ صد حیف اوٹھا سایۂ فضلِ رحمٰن

۱۸۹۵ع

ولہ

دل ٹکڑے ٹکڑے ہی مرا غم سے جگر ہی پاش پاش ۔۔۔ کی فضلِ رحمٰن اہل دل نے ہی جو اکدم مین قضا

صنع مربع اور فصلی سال ہی ارشد یہ لکھ ۔۔۔ واحسرتا قطبِ زمان سوے عدم راہی ہوا

واحسرتا	قطبِ زمان	سوے عدم	راہی ہوا ف ۱۳۰۳
۶۷۶	۲۰۹	۱۹۰	۲۲۸
۶۷۶	۲۰۹	۲۰۹	۲۲۸
۲۲۸	۱۹۰	۱۹۰	۶۷۶
۲۰۹	۶۷۶	۲۲۸	۱۹۰
۱۹۰	۲۲۸	۶۷۶	۲۰۹
ف ۱۳۰۳	ف ۱۳۰۳	ف ۱۳۰۳	ف ۱۳۰۳

ولہ

فات امام الانام اوصله الله بدار المقام

ف ۱۳۰۳

من المولوی محمد ادریس النجرامی

إنَّ شيخي فضلُ رحمٰن ذا الهموم ۔۔۔ لم اجد مثله الى ارض النجوم

فضلُهُ قد شاعَ في كلِّ الورى ۔۔۔ فيضُهُ قد عمَّ تعميمَ النجوم

ابتلى يوماً بحمّى نافضٍ ۔۔۔ فاستمرّ الضعفُ واستولى الكلوم

لم يُمهّل ساعةً او لمحةً ۔۔۔ كي يسيرَ او يقومَ او يصوم

لیلة السبت توفاه الکریم — اذ لهم الیوم وانتشر النجوم
ادبر الافضال عنا والنعم — اقبل البدعات والشرک الملوم
قد احاطتنی المصائب والعنا — والبلایا والغموم والهموم
ثم قد نودیت من عند الاله — ارخ التاریخ للشیخ العزوم
قل برأس لحزن مع قلب العنا — زینت جنات عدن للقدوم

امجد۔ جناب مولوی سید امجد علی صاحب ساکن بنارس محلہ پرانی عدالت

راہِ رحلت پیمودہ آہ — فضل رحمٰن والا شان
ہاتف گفتہ ہنگامِ فکر — بہر تاریخش شد برہان
مجموعاً ہر حرفِ منقوط — اشرف امجد۔ فضل رحمٰن

بیخود۔ جناب حافظ انوار اللہ صاحب سیونی

فضل رحمٰن شہِ خجستہ نہاد — عارفِ حق و عالم فاضل
بر سرِ خلق فضل رحمٰن بود — رحمتِ حق بود براو نازل
علمِ علم بر فلک افراشت — فقر از ذات او شدہ کامل
دولتِ علم و فقر بذل نمود — بر دلِ صوفیانِ صافی دل
حیف اول ربیع بست و دوم — روز آدینہ آن بحق شاغل
از سرائے سپنج رخت ببست — کرد رو حش وصال حق حاصل
فکرِ سالِ وصال بیخود کرد — گفت ہاتف بصنعت قابل
گشتہ از فرقتش جہان بے سر — فضل رحمٰن چو شد بحق واصل

ثبات۔ جناب عبد الحق صاحب نبیرہ حضرت قبلہ نور اللہ مرقدہ

شاہنشہِ ہند و قطب آفاق — شبلی زمان جنیدِ دوران
لاریب چنین ولیِ کامل — پیدا نشود دگر بدوران

هم عاشقِ آلِ مصطفیٰ بود	هم داشت ولائے چاریاران
در طاعت و زہد چون ابو ذرؓ	در فضل و کمال ہمچو سلمانؓ
مغرور بذات او عبادت	نازان بوجود پاکش ایمان
باشوق دلی بیار پیوست	جان داده و رفت سوئے جانان
تا حشر شود بماتمِ او	افلاک باشک بخم گریان
تاریخ وصال او نوشتم	فیاض و لبیب قطب دوران
تاریخ ثبات شد بفضلی	محبوب اله فضل رحمانؒ

جمال- جناب منشی جمال احمد صاحب ردولوی

فضلِ رحمٰن درجنان داخل شدند

ولہٗ

کزین دار الفنا سوئے دار البقا رفت

ولہ

ہوا شور ہر چار سو جب یہ برپا	شہِ ملک عرفان نے فرمائی رحلت
جمال اب ہوئی فکرِ تاریخ پیدا	سنایا یہ ہاتف نے بادر دو رقت
مع زہد سب ہو گئے بے سروپا	ریاضت عبادت شریعت حقیقت

حیدر- جناب مولوی محمد حیدر اشرف خاں صاحب معزز رئیس بنارس

تاریخ اہل اللہ

ولہٗ

فضلِ بسم اللہ الرحمٰن	تمکینِ ابقاءِ ماکان
رونق بخشِ لوحِ دلہا	شد نقشِ درد بے درمان
آب تیغِ غم نوشیده	لختِ دل خورده ہر انسان

چشمِ دل نم۔ از خونِ غم
یکجا ماتم را شُد سامان

در بحرِ نظمِ این اشعار
فکرم۔ موجِ اشکِ طوفان

سروِ باغِ آلِ احمد
حضرت سیّد فضلِ رحمان

مولی الاکرم۔ شیخ الاقدم
صدر العالم۔ بدر الاعیان

نجم الساطع۔ بدرُ البارع
غوثُ القانع۔ ذُخر الاَقران

احسن۔ اکمل۔ اشرف۔ افضل
اسعد۔ اعدل۔ رکن الارکان

بحرِ صفوت۔ عینِ عظمت
شمسِ ملت۔ نورِ ایمان

عالم۔ عابد۔ ذاکر۔ زاهد
ارشد مرشد۔ پیرِ پیران

آگاهِ اسرارِ غیبی
سلطانِ اربابِ ایقان

فرد الافرادِ یکتائی
وِردِ الاورادِ حق بینان

باب الابوابِ استغنا
قطب الاقطابِ درویشان

مقبولِ ربِّ دو عالم
نقدِ کنزِ فضل و فیضان

سالک۔ عارف۔ شب زنده دار
اهلِ کشف و فخرِ دوران

واصل با حق گشت وا فزود
زیب و زینِ باغِ رضوان

رُوزِ وصلش۔ سُبحان الله
یومُ العیدِ حُور و غلمان

در چشمِ وصل افتاده خاک
بر پاے لب برزن دندان

از هجرش چون نقشِ دیوار
طفل و پیر و برنا حیران

چون بلبل نالد پروانه
گُل شد شمعِ بزمِ عرفان

تمغاے داغِ یعقوبی
اعطاے سرکارِ ذیشان

مرضی مولی اولی هست او
شکرش باید در هر عنوان

آل و خُدّامِ عالی را
صبرِ کامل بخشد یزدان

شرعاً بعدِ رحلت باشد — ہر مؤمن را تازی تبیان
اسم والاہم شد تبدیل — ظاہر گشتہ رازِ نہان
فضلِ رحمٰن۔ نامِ پاکش — سالِ پیدائش را اعلان
تعدادِ آل السیّد حیدر — عمرِ اطہر را شد برہان
سالِ وصل از اسمِ اقدس — یعنے۔ سیّدُ فضلُ الرّحمٰن

ولہٗ

سیّد فضل رحمٰن بودہ — افسوس اہل الحقّ برتر
وزِ موت از دُرجِ قالب — بُردہ لعلِ روحِ اطہر
سالِ وصلش حیدر گفتم — گل شد شمعِ عالم پرور

ولہٗ

مولانا فضل رحمٰن — رفت از دنیا۔ وادہ غم
تاریخش۔ حیدر۔ گفتا — قطبِ ذیشانِ عالم

ولہٗ

دریغا فضل رحمٰن زین جہان رخت اقامت چید
غمے دارم کہ در میزان تحریرم نمی سنجد
عیان شد سالِ وصلش از حروفِ بانقط حیدر
جنابِ شاہ سیّد فضلِ رحمٰن مرشدِ ارشد

خستہ۔ اسم لا معلوم۔ مُرید حضرت صاحب مرحوم

راہبرِ منزلِ طریقت کے — جنکو مقبولِ کبریا کہیے
عارف و عاشقِ خدا سے کریم — فضل رحمٰن سے جو مسمیٰ تھے
تھی ربیعِ نخست کی بائیس — روزِ آدینہ وقتِ مغرب کے

چھوڑکر یہ سراے بے بنیاد — وہ روانہ بسوے خلد ہوئے
روحِ مرحوم کو تو اے غفار — شاد مسرور رکھیو رحمت سے
ذات سے اونکی تھا رفاہِ عوام — عاجزون کے معین حامی تھے
حرص اور آز دور اونسے تھا — تھے فقیری مین ہر طرح پورے
واسطے اونکے سالِ رحلت کے — تھے جسوقت فکر کی مین نے
آسمان سے سروش نے ناگاہ — دی ندا - ذاتِ ایزدی مین ملے

خدا بخش - جناب خدا بخش صاحب سیتاپوری

صد افسوس شمعِ طریقِ رُسُل — سرِ اولیا رہنماے سُبُل
فقیہ و محدث ولی خدا — جو تھے نائبِ سرورِ جزو کُل
وہ شبلیِ وقت اور جنیدِ زمان — نہ تھا جنکے مانند کوئی رجُل
منور چراغِ رہِ سالکان — گلستانِ فقر و ولایت کے گل
کرامات اونکی کرون کیا بیان — پلک ارتے مین کرین جزو کو کُل
جو لب اونکے بہرِ دعا وا ہوئے — ہوئے کامیاب اہلِ حاجات کل
کلیدِ انا مل سے ایما کرین — تو قفلِ درِ معرفت جاسے کھُل
یکایک بہ نیرنگیِ روزگار — ہوے بادہ پیماے راہِ رُسُل
ہوا غم سے کاہیدہ سارا جہان — اور افلاک پر پڑ گیا شور و غُل
بجز صبر اور شکر کے کیا حصول — اسی رہ گئے انبیا اور رُسُل
خدا بخش کو فکرِ تاریخ تھی — گیا عقدۂ سالِ تاریخ کھُل
کہا کھینچکر آہ ہاتف نے یہ — چراغِ ہدیٰ ہو گیا آج گُل
ز روے ادب اونسے پھر یہ کہا — پڑھو فاتحہ اونپہ اور چار قُل
سنہ بارہ کہا جی کو کرکے رجوع — ادب سے پڑھو اونپہ دس بار قُل

[illegible]

ولہٗ

قطب دوران فضل رحمٰن آن امام العارفین — شد فنا فی اللہ و در جای بقا باللہ مقیم

جملہ خدام و مریدان را ہدایت ساختہ — ثابت و قائم نمودہ بر صراطِ مستقیم

شد بفکرِ سال تاریخ وصالِ آنجناب — کمترین خادم خدا بخشِ غلامِ آن کریم

ہاتف از دروازۂ جنت ہمین آواز داد — کَانَ فِی رَوحٍ وَّ رَیحَانٍ وَّ جَنَّتِ النَّعِیم

۱۳۱۲ھ

ولہٗ

فضل رحمٰن مقتدائے اہلِ دین — جلوہ فرما شد سوے خلدِ برین

روز شد تاریک در چشمِ جہان — گشت بیخود ہر کسین و ہر مہین

چون بہوشش آمد خدا بخش اندکے — شد بفکرِ سال با جانِ حزین

گفت ہاتف سال تاریخش کہ آہی — کردہ شد احمد میان را جانشین

۱۳۱۲ھ

ولہٗ

حضرت احمد میان سر دفتر اربابِ حال — قدوۂ اہلِ طریقت سالکان را پیشوا

عالمِ علمِ شریعت حامیِ دینِ متین — ماحیِ شرک و ضلالت شرع را فرمانروا

از کرامت بر جبینش نورِ عرفان جلوہ گر — چہرۂ نور انیش آئینہ سرِّ خدا

چون بصدرِ والدش بر وفقِ ارشادش نشست — عالمے را سوے عرفانِ خدا شد رہنما

از حسابِ ابجد آمد سال تاریخ جلوس — منصب آرائے ولایت جانشینِ اولیا

ولہ

حضرت ہوئے جو راہ رَوِ روضۂ جنان — احمد میان کے نام بجا معرفت کا کوس

فکرِ سنِ جلوس خدا بخش نے جو کی — بولا وہ تھا کلک یا شعلۂ عارضِ عروس

کہتے ہین اسکو — غرۂ حق — قدوۂ طریق — ہاتف یہ بولا دیکھلو — تاریخ با جلوس

۱۳۱۲ — ۱۳۱۳

خدا بخش — جناب خواجہ سید سرفراز علی صاحب کاظمی نقشبندی مجددی سکندرپوری

فضلِ رحمٰن سے تھی عجیب ضیا / صیقلِ قلب تھا بہ یادِ خدا
حق کے معشوق کا وہ عاشق تھا / نکتہ رس در کلام خالق تھا
دہر تاریک ہوگیا سارا / سالِ رحلت خدیو نے یہ لکھا
خلد میں اُسکی ہی عجیب ضیا / کہو خورشید آسمان ہُدا
۱۳۱۳ھ

ذوقی - جناب مولوی عبدالمنعم صاحب عربی پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ

شاید بفقد سایۂ یزدان گریستن / شاید بفقد عیسیِ دوران گریستن
شاید بہ تیرہ گشتن گیہان گریستن / شاید بفقدِ مہرِ درخشان گریستن
شاید برخ نہفتنِ نورِ خدا زدہر / با چاکِ جیب و گریبان گریستن
شاید بہ فقدِ رحمتِ آفاق نورِ حق / کان ضیا مجدّدِ دوران گریستن
شاید چو ابرِ فصلِ بہاران بدرد و سوگ / بر فوتِ فضل و رحمتِ رحمان گریستن
شاہِ شہان پناہِ مساکین کہ تر ست / بر یادِ او چو ابرِ بہاران گریستن
کس را توان کشید بکفران گریستن / ماراست در تلافیِ ایمان گریستن
ماراست در تلاطمِ امواجِ فتنہ زا / بر فوتِ دستگیرِ غریقان گریستن
بر وارثِ رسولِ خدا ختمِ اولیا / بر نورِ چشمِ فرقۂ انسان گریستن
بر نائبِ پیمبر و محیِ السنن خوش ست / از غصہ لب گزیدہ بدندان گریستن
بر اتباعِ سنت و بر ہدیِ شاہِ دین / بر شرع و بر طریقت و عرفان گریستن
بر قطبِ وقت و غوثِ زمان سایۂ خدای / ای سالکان سزد چو یتیمان گریستن
ای سالکانِ راہ پس از این خوشتر ست / مارا بخوفِ سیلِ حدثان گریستن
اکنون بجاے سودنِ مژگان بپای او / این دیدہ را خوش ست بہجران گریستن
شاہا ز بوس حال گداے تو واقفی / می زیبدم کنون چو گدایان گریستن
در دو لم گواہ کہ صبح و مسا ز حق / خواہم عواطف تو از نیسان گریستن

اے در سرِ چو طبل و می ہوش افگنی
اندر دلِ چو سنگ بیک آن گریستن

یک جرعۂ دگر زمی وحدتم بہ بخش
بفگن بجامِ ھُوَ بدل و جان گریستن

ذوقی بزندگان حیاتِ خدائے حی
بہتان بود ممات و بفقدان گریستن

بر زندۂ حیاتِ ھُمْ اَحْیَا فغان مکن
جہل ست بر وصالِ محبان گریستن

راضی - جناب منشی خلیل الدین احمد صاحب ساکن قصبۂ تلہر

وفاتِ رسولِ خدا کا مہینا
وہ دن جمعے کا اور تیئیسویں شب

کہ شیخِ زمان حضرتِ فضلِ رحمٰن
ہوئے ٹوٹ کر خلق سے واصلِ رب

جو تاریخ کا کوئی طالب ہو راضی
تو کہہ برکتِ ہند جاتی رہی اب
۱۳۱۳ھ

زکا - جناب محمد اکبر صاحب عرف غلام سرور

حجۃ الحق مولوی شہ فضلِ رحمٰن آنکہ بود
عالم و فاضل وحیدِ عصر مفقود المثال

حامی دینِ پیمبر ناصرِ شرعِ شریف
ماحیِ کفر و ضلالت مفخرِ اہلِ کمال

قدوۂ اہلِ طریقت شیخِ اشیاخِ زمان
زبدۂ اہلِ حقیقت بی شکی بی احتمال

مرشد و مخدومِ عالم خضرِ راہِ مستقیم
مہبطِ فیضِ ابد محبوبِ ربِّ ذوالجلال

بر سرِ اوجِ کرامت ماہتابِ چاردہ
بر فرازِ چرخِ رفعت آفتابِ لازوال

کاشفِ رازِ نہانی واقفِ اسرارِ غیب
عالمِ علمِ لدُنّی از خدائے لایزال

شاہِ اقلیمِ توکل خسروِ ملکِ غنا
تاجدارِ مصرِ معنی قہرمانِ ذوالجلال

مثلِ نعمان بود او اندر علومِ ظاہری
در علومِ باطنی مثلِ جُنید خوش خصال

چون شہیدِ کربلا در صبر و تسلیم و رضا
چون علیِ مرتضیٰ بحرِ کرم ابرِ نوال

چون خلیل اللہ بخلت چون ذبیح اللہ بعشق
عیسیِ مریم بمعجز موسیِ عمران بقال

در سفر اندر وطن خلوت گزین در انجمن
بُرد پنہان قافلہ سوئے حریمِ اتصال

مست و بیخود از مئے دردِ غمِ عشقِ آلہ
والہ و دل خستۂ و جان سوختہ شوریدہ حال

از گلستانِ ارم خندان گلی تازه بهار — وز خیابانِ جنان خوش منظر و خرم نهال

حسرتِ سروِ صنوبر از قدِ رعنای خویش — غیرتِ ماهِ منوّر از رهِ حسن و جمال

سکّه زد چون شاه گیلان اندرین ربع حدوث — زان سبب مشهور شد قطبِ زمان بی قیل و قال

جذبهٔ زورِ کمانِ همتش دور از قصور — از هدف تیرِ دعایش را خطا باشد محال

آستانش سجده گاهِ سرورانِ والاکرم — بارگاهش قبله گاهِ داورانِ ملک و مال

خلعتِ مقبولیت از بدوِ فطرت بر تنش — از عنایاتِ خدای بی مثال و بی همال

باعثِ امن و امانِ خلق و عالم عنصرش — موجبِ فیضِ خلائق ذاتِ آن نیکو مآل

هاشمی و سیّدِ والا گهر عالی نسب — قادری و نقشبندی عارفِ دیرینه سال

صد دریغ و درد آن سردفترِ اهلِ شهود — یافته از پیشِ حق خوش خلعتِ قرب و وصال

در شبِ بست و سوم ماهِ ربیع اولین — طائرِ روحش باوجِ لامکان بکشود بال

روز شنبه صبحدم در وا دریغا حسرتا — آفتابِ هند شد زیرِ زمین بی قیل و قال

در مرادآباد اندر روضهٔ خان کریم — گشت واقع مرقدِ پر نورِ آن فرخ خصال

در فراقش محشری برپا شده در کائنات — نالهٔ جنّ و بشر بر آسمان شد زین ملال

نور از عالم نهان شد رو به ظلمت شد عیان — فیض و برکت از جهان بربست رخت ارتحال

آسمان در ماتمش نه دو جامه را در خمِ نیل — شد زمین از زلزله زیر و زبر آشفته حال

شاه انجم از فلک در غارِ مغرب اوفتاد — ماه کامل آنچنان کاهید کاخر شد هلال

در حواس و هوشِ مردم یافته راه انتشار — در دماغ اهلِ عالم گشت پیدا اختلال

زخم کز تیرِ غمش در سینه دارد عالمی — تا ابد از مرهمِ عیسی نیابد اندمال

در حروفِ معجمه گفتا ز کا سالِ وصال

[illegible] ۴

قطبِ اقطابِ زمن شیخِ اجلِ اولیا

گفت سالِ عیسوی در لفظِ خضرِ رهنما ۱۲۱۵ھ ۱۸۰۰

منظرِ شانِ الٰهی مطلعِ نورِ جلال

گفت سالِ انتقالش هم ز کاهی خسته حال

بعد قطعِ فرقِ اجهل اکبرِ شوریده حال

نیز سالِ رحلتش گویم بعنوانِ سلیس
تا شود معلوم ہر یک بی تامل بی ملال

یکہزار و سہ صد و دہ بود و سہ زائد بران
از سنین ہجرتِ پیغمبرِ فرخندہ فال

سر بسجدہ بر مصلّا زین جہانِ بی ثبات
آن ولی اللہ سوئے فردوس فرمود انتقال

بجو سالِ تولد لفظ عادل سال عمر
۱۲۰۸ھ — ۱۰۵
سال وصلش از دریغا حیف دان ای خوش خصال
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

امام الہدیٰ پیشوائے طریق
ولئے خدا مقتدائے جلیل

زہی فضل رحمٰن رحیم و کریم
بر اثباتِ حق ذاتِ پاکش دلیل

محدث مفسّر فقیہِ بلیغ
مُقدّس مُطہّر حسین و جمیل

بہ تحقیق پیرِ کرامت نشان
بہ تصدیق شیخ الشیوخ نبیل

بہ تقدیم سُنّت بسی گرم خیز
بہ تعمیل حُکمِ فرائض عجیل

بہ خُلق حسن بود ضرب المثل
خداوند جود و عطائے جزیل

شفا بخش از دم چو عیسیٰ مسیح
صلاۃ بخوانِ کرم چون خلیل

بہ پیشِ خداوند آمرزگار
بعفوِ گُنہ عاصیان را کفیل

چہا با دعایش اجابت قریب
چہا خاک راہش دوائے علیل

چو تشریف فرما شدہ زین جہان
سوئے چشمۂ کوثر و سلسبیل

بسالِ وصالش ز ذہنِ سلیم
ندا گفت مخدوم و مرشد جلیل
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

دریغا اخترِ اوجِ معانی
دریغا گوہرِ بحرِ حقیقت

دریغا حامیِ شرعِ پیمبر
دریغا رہبرِ راہِ طریقت

دریغا قدوۂ اربابِ دانش
دریغا زبدۂ اہلِ فضیلت

دریغا مرشد و مخدومِ عالم
دریغا ہادی و مہدی بطاعت

دریغا قلزمِ ایثار و بخشش ——— دریغا ابرِ نیسانِ سخاوت
دریغا مولوی شه فضل رحمن ——— چو شد عازم سوی گلزارِ جنت
ز کاے کمترین چاکر رقم زد ——— چراغ ہند گُل تاریخِ رحلت
۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

چون نه بر روی زمین افتاد چرخِ زرنگار ——— چون نشد زیر و زبر فرشِ زمین ای کردگار
چون نشد چشمِ کواکب کور حیرانم بسی ——— چون نشد خورشید بے نور چون شبهای تار
چون نشد بحرِ محیطِ ارض ہمچون ریگ خشک ——— چون نشد سر در ہوا چون کاہ صحرا کوہسار
چون نه مرغانِ ہوای عرش شہپر ریختند ——— چون نہالِ گلشنِ عنوان نشد بی برگ و بار
چون ہوائے عرصۂ عالم نشد آتش فشان ——— چون نخ یکسر سوخت این خسخانۂ لیل و نہار
عشق بی در دست و حسن بی ناز و کرشم ——— بزم بی جام و می ست و سیر گلشن بے نگار
خانۂ رب الخلائق بی خلیلِ آزر ست ——— بی جمالِ روی یوسف محفلِ کنعان دیار
جام بی جمشید شه آئینه بی اسکندر ست ——— بزم بی بهرام و خسرو رزم بی اسفندیار
خانقه بی شیخ سالک رسه بی درس گو ——— میکده بی می پرستان بی صد چنگ و ستار
بی نمک شعر و سخن بی قدردان اہلِ سخن ——— بے عمل علم و مکانی بے مکین اے غمگسار
بی علی محراب منبر بی محمد یثرب ست ——— ملکِ دین بی فضل رحمن باغ دنیا بی بہار
شام چون شامِ غریبان صبح چون صبحِ فراق ——— شب چو شبہای غم ست و روز چون روزِ شمار
از زبان بی بیان و ز ذہن و فکر نارسا ——— من چگویم وصف آن شاہنشہ گردون وقار
مثل شاہ فضلِ رحمن پور دیگر تا ابد ——— مادرِ گیتی نه ہرگز پرورانده در کنار
چون شد از دنیا بجنت حضرتِ شیخ الکبار ——— سال او گفتا ز کا گردیده محشر آشکار
۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

مخدوم فضل رحمن شیخ الشیوخ دوران ——— بحر العلوم عرفان ذو الکشف و الکرامت

چون شد ز دار محنت سوی ریاض جنّت … آن اختر سعادت آن نیّر ہدایت
سائل شدم ز ہاتف از بہر سال رحلت … گفتا ز کا بسالش گو خسرو ولایت
۱۲ ۱۳ ھ

ولها

فضل رحمٰن قطب دوران پاکباز … چون ز دنیائے دنی رحلت نمود
سال نقلش زینجہان سوے جنان … ہاتفے فرمود شیخ العصر بود
۱۳ ۱۳ ھ

وله

شہنشہے کہ ملقب بفضل رحمٰن بود … فخیم و واقف سرّ خفی و راز جلی
ز بہر کسب کمالات ظاہر و باطن … بشہر اعلم محمدؐ شدہ ز باب علیؑ
چو شد بروضۂ رضوان بعمر یکصد و پنج … زکا بسال بگفتا خدا پرست ولی
۱۳ ۱۳ ھ

ولها

شیخ الشیوخ حضرت مولائی ذوالکمال … قطب زمانہ عارف و علاّمۂ اجل
چون شد بدار خلد ازین دیر بی ثبات … گفتا زکا بسال خدا ترس بے بدل
۱۳ ۱۳ ھ

ولها

شاہ احمد خلیفۂ برحق … خوشترین پور شیخ خلد وطن
چون بحق خرقۂ خلافت یافت … در زمان سعید و سال حسن
سر بسر شد نفور از دنیا … رفت از دل بسوی دین ہمہ تن
سر نہ زد از دریچۂ دہنش … ہیچگہ کلمۂ ز ما و ز من
خلق چون دید از شہ ذیجاہ … این روش این طریقۂ احسن
در نگنجید اندرون لباس … از کمال خوشی چہ مرد و چہ زن
ساحت خاطر زمین و زمان … پاک شد از غبار رنج و محن
برادیم زمین ہندستان … نور افشان شدہ سہیل یمن

خطۂ ہند باز از فیضش … چشم دارم شود چو صحن چمن
نکہتِ خُلقِ او کند تسخیر … کشورِ ہند و ملکِ چین و ختن
ہاتفِ غیب باز کاے حزین … سال فرمود شاہ شیخِ زمن
۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

چو بر سریرِ خلافتِ حق جلوس فرمود شاہ احمد … شگفت گلگل ریاض جاہنا شدہ زو لہا ملال مطلق
بسال جلاس شاہ فیجاہ ذو المعالی و ذو المحامد … بفرقِ فستر کا می مضطر بگفت احمد خلیفۃ الحق
۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

مولاے اکابرِ زمانہ … احمد جو ہوے خلافت آرا
سجادہ نشینیٔ مبارک … رضوان نے خلد سے پکارا
صد شکر و سپاس خوا گہ سے … پھر ہند کا جاگ اوٹھا ستارا
پھر بادِ صبا چلی چمن مین … پھر غنچۂ گل کھلا دوبارا
پھر بلبلِ بوستان غزلخوان … پھر قہقہہ زن گلِ ہزارا
پھر حسن و عشق شرمگین مین … در پردہ روا ہوا اشارا
پھر لوے چرخ تہنیت گو … لے ہاتھ مین چنگ و دف ستارا
پھر شاہدِ دین ہوا بصد ناز … جلباب خفا سے آشکارا
پھر نیّرِ اعظمِ شریعت … کرنے لگا نور کا نظارا
پھر اخترِ اسعدِ طریقت … عالم مین ہوا ہدایت آرا
پھر لشکرِ روشنانِ روشن … مشرق سے نکل ہو صف آرا
اسلام کی تیغ کھنچ گئی پھر … پھر کفر کا دل ہوا دوپارا
دنیا کی بنا خراب کرکے … گھر بار اسلام کا سنوارا
حرص آز ہوا ہوس کے سر پر … بے شبہہ تھا پشتِ پا کو مارا

خوشنودی نفسِ بوالہوس سے — بالکلیہ کر گئے کنارا

رسوا ہو پاس شہ کے آئے — دنیا سے دنی اگر قضا را

دُکّانِ جہان کے نفع مین وہ — سمجھے کہ ہی سر بسر خسارا

تسلیم رضا غنا توکّل — خوش ہو کے بدل کیا گوارا

تقویٰ و طہارت و عبادت — دن رات یہی تھا شغل سارا

قرآن و حدیث پڑھ سنانا — حضرت کا وظیفۂ دلارا

مسلوک سلوک باطنی مین — تقلید شہنشہ بخارا[1]

گہہ نورِ مراقبہ کے اندر — گہہ جیبِ سکون سے سر اوبھارا

باعہد شکن وفا پرستی — باجنگ جو آشتی مدارا

الحق کہ جناب شاہ احمد — مخدوم زمانیان ہمارا

احمدی الیق پی خلافت — ازروی قیاس و استخارا

کیا لکھ سکے وصف مہر عرفان — بیچارہ زکا سے ہیچکارا

محبوبِ جناب کبریائی — مقبولِ رسولِ جنّت آرا

فرزندِ رشیدِ شاہِ مرحوم[2] — دلبند خلف بہت ہی پیارا

وہ سیّدِ پاک خسروِ دین — وہ مرشد و پیشوا ہمارا

وہ مصحفِ ناطقِ الٰہی — اللہ نے عرش سے اُتارا

وہ ماہ کہ جس سے مہر انور — کرتا ہی شعاع استعارا

وہ کشورِ جود کا شہنشاہ — دے بخش گدا کو ملکِ دارا

وہ صدق و صفا کا مہرِ انور — حسن و خوبی کا ماہ پارا

تہذیب ہی یا کہ دامِ تسخیر — اخلاق ہے یا کہ سحر سارا

پاس اونکے جو آ لے اک نظر مین — ہو موم اگر ہو سنگِ خارا

[1] یعنی خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

[2] مولانا فضل الرحمن رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

ذرّے پہ جو اک نظر کرین وہ — اٹھ خاک سے ہو فلک کا تارا
اے نیّرِ اعظمِ کرامت — بندے پہ بھی اک نظر خدارا
کر زیبِ رقم دعا کا اب — احمد کی صفت کا کسکو یارا
جب تک رہے ماہ پہ تو افگن — جب تک رہے مہر چرخ آرا
دنیا مین رہے صحیح و سالم — احمد شہِ دین مرا دولارا
اب سالِ خلافتِ شہِ دین — لکھتا ہون یہان سُنو سہ بارا
احمد جو ہوئے خلیفۂ حق — ہاتف نے کہا خلافت آرا
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

مرشد و مخدوم عالم قطب اقطاب زمن — مولوی فضل رحمن صاحب قدر و قیم
حامی شرع متین محبوب رب العالمین — قبلۂ دنیا و دین فخر امم بحر کرم
مشرق مہر شریعت مظہرِ شان خدا — مطلع ماہ طریقت منبع فیض اتم
مامن شاہ و گدا و محسنِ میر و فقیر — مرجع ہر خاص و عام و صاحب خلقِ اعم
نیّر برج حقیقت گوہر دُرج تقیٰ — پرتو شمع ولایت لمعۂ نورِ قدم
قانع و ہم ضابط و ہم زاہد و ہم بردبار — متقی ہم عابد و ہم پارسائے محترم
فاضل و علّامہ و کشاف معنای دقیق — المعیؒ و لوذعیؒ و معنویؒ و مغتنم
چون شمار عمر او تا یکصد و پنج آمدہ — شد ز دنیا از پئے گلگشتِ گلزار ارم
یافتہ از پیشگاہِ خالقِ ہر دو سرا — خلد مسکن حور ہمدم زمرۂ غلمان خدم
پایگاہِ رفعتش بین از زمین و از زمان — در گذشتہ بر فراز عرش اعظم زد علم
در حروفِ معجمہ سالش رقم کردہ ز کا — فضل رحمن اولیا حامیؐ دین شمس العجم
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

وحید الزمان مولوی فضل رحمن — رفیع المکان صدر دیوانِ محشر

شہِ اصفیا حامی دین و ملت — سرِ اولیا عارفِ پاک گوہر
زہی قدوۂ سالکانِ طریقت — خہی زبدۂ عارفانِ مطہّر
زہی سرور اُسوۂ دین و دنیا — خوشا سیّدِ پاکِ آلِ پیمبر
زہی سالکِ رہبرِ خلق و عالم — خہی عالمِ ماہرِ چار دفتر
خدیوے بمصرِ غم و رنج خوشتر — امیرے بملکِ غنا خاک بستر
چہ سلطان بہ اَلفقرُ فخری مُباہی — چہ خاقان بگنجِ قناعت مفخّر
چو دارا بہ تسخیرِ اقلیمِ دلہا — مُوفّق مؤیّد ز حق چون سکندر
چہا میر بر بوریاے فقیری — مُسخّر جہان کرد بے فوج و لشکر
براہِ طلب ہمچو فرہاد کوہ کن — کف از جانِ شیرین بشوئید یکسر
چہا مہ بتاریک شب نور افگن — چہا مہر روز جزا سایہ گستر
چہ بلبل بسوداے گل نعرہ زن — چہا گل بصحنِ چمن خار بستر
ز مشرق زمین تا باقصاے مغرب — مشرف ز فیضش کہ و مہ برابر
نہادند سر بر زمینِ نیازش — سرانِ فلک رفعتِ ہفت کشور
نیامد برش نا امیدی ز امید — کہ بے نیلِ مقصود برگشت از در
نزاید دگر اینچنین پور خوشتر — بعشر نگہ نہ پدر چار مادر
چو شد زین جہان سالِ رحلت رقم زد — بخلدِ برین قطب شد کلک اکبر
۱۳۱۳ھ

والہٖ

اے واے فضلِ رحمٰن شاہِ سریرِ علم — خورشیدِ چرخِ عرفان ماہِ منیرِ علم
چون شد بباغِ رضوان بر مطیرِ علم — گفتا زکا بسالش شیخ الکبیرِ علم
۱۳۱۳ھ

والہٖ

زہی قطبِ ہندوستان فضلِ رحمٰن — زہی غوثِ عرش آستان فضلِ رحمٰن

زہی خواجۂ خواجگان فضلِ رحمن
زہی قبلۂ انس و جان فضلِ رحمن

چہ نورِ دلِ عارفان فضلِ رحمن
چہ شمعِ شبِ عاشقان فضلِ رحمن

بعلم و عمل ہم بطاعات و تقوی
سبق بردہ از ہمگنان فضلِ رحمن

بملکِ شریعت طریقت حقیقت
جہا بود شاہِ شہان فضلِ رحمن

بسر داشت سودائے عشقِ الٰہی
بدل رازِ پیغمبران فضلِ رحمن

متاعے بجز دردِ عشق و محبت
نمیداشت اندر دکان فضلِ رحمن

ببازارِ دنیا نیفگند گاہے
نظر سوئے سود و زیان فضلِ رحمن

ز طفلی سوئے عاشقی می نمودے
ہدایت بہ پیر و جوان فضلِ رحمن

بدلدارئے خاص و عام از تہِ دل
مقید چو صاحبدلان فضلِ رحمن

برفعت بعظمت بشان و بشوکت
بروئے زمین آسمان فضلِ رحمن

بایثار و بخشش چو ابرِ بہاری
بجود و کرم بحر و کان فضلِ رحمن

بطوفانِ محشر پئے کشتیِ ما
خوشا لنگر و بادبان فضلِ رحمن

گذشت از مکان و مکین وہ چہ بر زد
علم بر درِ لامکان فضلِ رحمن

ز مشرق زمین تا باقصائے مغرب
مسخر نمودہ جہان فضلِ رحمن

چہ پیش آمدہ ای حریفانِ محفل
ز ما رفت دامن کشان فضلِ رحمن

چو بادِ بہاری خرامان خرامان
گذشت از سرم ناگہان فضلِ رحمن

برفت از جہان سوئے گلزارِ جنت
چو بوئے گلِ گلستان فضلِ رحمن

دریغا بعمرِ صد و پنج سالش
قدم زد بدار الجنان فضلِ رحمن

بہ بست و سوم از ربیع نخستین
شد از خلق و عالم نہان فضلِ رحمن

بسالِ وصالش زکا شد چو سائل
فلک گفت ماہِ جہان فضلِ رحمن

زکا از سگانِ درِ تست بنده
بسویش نظر یک زمان فضلِ رحمن

ولها

سوختم در آتش هجران تو — خوش بیا تا جان کنم قربان تو
مثل گل خندم چو آید سوی من — باد صبحی از در بستان تو
زنده گردم گر مسیحائی کند — یک زمانی آن لب خندان تو
آفتابی کو بصد جاه و جلال — بر سرم تابد ز شرقستان تو
کو مهی با صد تجلّی بر شبم — سر زند از رفعت ایوان تو
کو شبی گردیم چون پروانگان — گرد شمع عارض تابان تو
در غمت ای گل بنالد تا کجا — خسته جانی بلبل نالان تو
بگذری گر بر سر من در منام — کم نگردد خسروا از شان تو
سرفراز دگر نوازشها کنی — عامیی در حلقهٔ خاصان تو
تو شهنشاهی بملک دلبری — من گدایی بی سر و سامان تو
از حسینان سراپا حسن و ناز — بو العجب تر شاه خوبان شان تو
پر تو حسنت بطور آتش زده — گشت بیخود موسی عمران تو
یوسف مصری عزیز دو جهان — شاهدی از چاه کنعان تو
از نگاه ناز خونم ریختی — ای سرت گردم چه احسان تو
مرغ دلهای دو عالم شد اسیر — در کمند کاکل پیچان تو
عالمی را ساختی زیر و زبر — شوخ چشما جنبش مژگان تو
زخمها دارم بدل ابرو کمان — بیخطا از ناوک پنهان تو
مایهٔ یحیی العظامی سربسر — ای مسیحا در لب خندان تو
کوثر و تسنیم جنت یافته — آبرو از چشمهٔ حیوان تو
جسم را جان داده جانا ز غمت — ای جهان جسم و جان قربان تو

عاشقان را سوختن فرموده / ده چه خوش فرمانروا فرمان تو

کافر عشقت شدن اسلام ما / عاشقان کشتن صنم ایمان تو

بهتر از آزادی هر دو جهان / عاشقان را قید در زندان تو

آرزو داریم چون مردان عشق / جان فدا سازیم در میدان تو

سیر کی سازد گلوی خشک من / غیر آب خنجر برّان تو

خوشتر آمد ای زکای خسته جان / مطلعی از دفتر دیوان تو

چون علم شد تیغ خون افشان تو — مطلع — سر فرو کردند جانبازان تو

کربلا شد کوچه و بازارها / از قتیلان بخون غلطان تو

بر فلک شد نالهای جان خراش / از جفای درد بیدردان تو

خاست طوفان بلا هر جا سو / ز آب اشک چشم مهجوران تو

و میدم جام شراب غم کشند / بر در میخانها مستان تو

رستمی باید که آید سر بکف / پای کوبان بر سر میدان تو

آن شهنشاهی که با صد جان و دل / هر دو عالم بندهٔ فرمان تو

این تمنایم شها کارم بکف / خوش متاع دردازدگان تو

دیدن روی تو میدارم هوس / ای که جان و دل مرا قربان تو

آتشی در خرمن دل زد زکا / سوز فریاد دل بریان تو

بر در شاهی برو اکنون بسر / آنکه درد تست و هم درمان تو

فضل رحمن ایکه باشد یک جهان / زلّه بردار فیوض از خوان تو

ریزهٔ از خوان مدار از من دریغ / تو خلیلی و منم مهمان تو

هیچکس بی نیل آمال خودش / بر نگردید از در احسان تو

شد گلستان ارم هندوستان / از بهار سنبل و ریحان تو

ظلمت آباد جهان پر نور شد   از ضیای هادی نور افشان تو

ای شه اقلیم حسن لازوال   یادم آمد مطلعی در شان تو

مطلع

غیرت مه عارض تابان تو   رشک سنبل کاکل پیچان تو

طائر سدره نشین در یک زمان   شد شکار ناوک چشمان تو

جان جان معشوقی و هم عاشقی   یک جهان دلدادهٔ یک آن تو

در شبستان محبت دیده ام   نور شمع عارض تابان تو

جز نهال عاشقی سر بر نزد   از زمین صحبت یک آن تو

از سمند عرش عنان عاشقان   برد سبقت اشهب یکران تو

عارفان رفتند راه معرفت   در شعاع نیر عرفان تو

مالکان خرمن اسرار حق   خوشه چین از خرمن احسان تو

همعنان تو نشد از شاطران   شاطری در عرصهٔ جولان تو

درة التاج شهان دین شده   گوهر کان سر زد از عمان تو

شاهبازان هوای سرمدی   در هوا از بازوی پران تو

از زمین و از زمان بیرون شده   زد علم بر آسمان اعلان تو

پاک از آلایش هر گونه   جلوه گر شد گوهر امکان تو

سکه کان در یثرب و بطحی زدند   بر زدند ایندم بهندستان تو

همسری با خطهٔ گیلان زمین   می سزد ای شه بشهرستان تو

بر ثبوت دعوی حقانیت   حجة الحق بودنت برهان تو

شاه من ای من گدای کوی تو   جمله شاهان تابع فرمان تو

رند بی باکم ز کار مستمند   کمترینی از ثنا خوانان تو

آرزو دارم که در هر دو جهان   دست من باشد بدامان تو

ولہ

ساقیا محفل مین آنا چاہیے — بادۂ گلگون پلانا چاہیے

قطرۂ مے سے حریف بزم کو — مست و دیوانہ بنانا چاہیے

میکدے کے در پہ او پیر مغان — می پرستون کو بلانا چاہیے

دمبدم گردش مین لاکر جام مے — بادہ خوارون کو چھکانا چاہیے

عاشق دیدار کو اے مہ لقا — عارض تابان دکھانا چاہیے

تو سپہر حسن کا ہی ماہتاب — منہ نہین مہ کو چھپانا چاہیے

آتش رخسار سے اے مہروش — شعلہ رویون کو جلانا چاہیے

فرط حسرت سے سحر تک بزم مین — شمع محفل کو رلانا چاہیے

مردۂ صد سال کو عیسی نفس — جنبش لب سے جلانا چاہیے

کاکل پر پیچ و خم کے دام مین — طائر دل کو پھنسانا چاہیے

سینۂ بے کینۂ عشاق پر — تیغ ابرو آزمانا چاہیے

خوش خرام ناز سے طاؤس حسن — فتنۂ خفتہ جگانا چاہیے

ترک چشما آہوان دشت کو — صید کر کے چھوڑ جانا چاہیے

عاشقون کے دل مین رہ کر ای صنم — خانۂ ویران بسانا چاہیے

داغ فرقت سینۂ صد چاک سے — آب وصلت سے مٹانا چاہیے

ای بہار بیخزان پھر ایک بار — گلشن عالم مین آنا چاہیے

غنچۂ گل کی طرح شام و سحر — دل کے زخمون کو ہنسانا چاہیے

سجدہ گہ شیخ و برہمن کے لیے — یار تیرا آستانا چاہیے

اے زکا دیر و حرم کو چھوڑ کر — کوچۂ جانان مین جانا چاہیے

فضل رحمن اے طبیب درد دل — درد کی دارو کھلانا چاہیے

ہجر کی آتش کو آبِ وصل سے — بارشِ رحمت بجھانا چاہیے
کامِ جانِ ناکام کے بھی واسطے — ہان ذرا لب کو ہلانا چاہیے
خاک سے افتادگانِ خاک کو — دستِ شفقت سے اوٹھانا چاہیے
اک توجہ سے زکاے رند کو — پارسا زاہد بنانا چاہیے
لیس فی دلقی سواہٗ کا سبق — ہر نفس ہر دم پڑھانا چاہیے
دیو نفسِ بوالہوس ہو دم مین رام — وہ فسون شاہا سکھانا چاہیے

سرشار۔ جناب مولوی حسین علی صاحب

چو مولانا محمد فضلِ رحمن — کہ بود انسانِ عین و عینِ انسان
بعلمِ ظاہری علامۂ عصر — بعلمِ باطنی یکتاے دوران
گذشت از دارِ فانی حیف صد حیف — خرامان شد سوِ گلزارِ رضوان
زفیضش بہرہ ور بودست عالم — خوشا نقشے کہ بست از نقشبندان
سِنِ عمرش شدہ تا یکصد و پنج — برفت آخر بقربِ حق شتابان
سنین رحلتش سرشار محزون — باہل اللہ گفتا فضلِ رحمان
۱۲۰۹ — ۱۳

سجاد۔ جناب محمد سجاد حسین صاحب کرسوی

شہِ فضلِ رحمن سرِ اولیا — ہوے جبکہ راہیِ ملکِ بقا
دریغا دریغا دریغا دریغ — یہ ہر سمت سے آرہی تھی صدا
علی الصبحِ جمعہ تھا سامانِ حشر — سرِ شامِ جمعہ تھا محشر بپا
نہان ہوگیا آج زیرِ زمین — جو تھا دینِ اسلام کا پیشوا
کہون کیا کہ تھا کیسا رنج و الم — جو بدرِ ولایت زمین مین چھپا
جہان مین بہت ہوگئے ہین ولی — مگر یہ سرِ اولیا ہوگیا
سرِ لفظ باقی سے سن لکھدیا — ولی حیدا ا فسرِ پیشوا
۱۳۱۳

وله

لکھوں میں وصف اس شوکت سے اپنے دین کے سلطاں کا
کہ رنگ گل ہو شنجرف اور قلم ہو شاخ مرجان کا

جہاں میں ہو گیا شہرہ جناب فضل رحمن کا
در اقدس سے ہوتا ہی نمایاں نور یزداں کا

نہیں ایسا ولی کوئی میں اپنے پیر کے قربان
در و دیوار پر ہر چار سو ہی نور رحمان کا

جسے انوار غیبی دیکھنا ہو آ کے وہ دیکھے
یہ درجہ ہی شہنشاہ ولایت فضل رحمان کا

ہوا نور طریقت سے جو عالم سر بسر روشن
حقیقت میں یہ احسان و کرم ہی فضل رحمان کا

شعاع آفتابی کیوں پڑی ہی آ کے روضے پر
زیارت کا ہوا ہی قصد شاید مہر تاباں کا

جسے ہو دیکھنا دیکھے وہ جلوہ حق کا اس جا پر
نظر آتا ہی بے پردہ یہاں پر نور یزداں کا

جن و انس انکی کیا ہستی ملک آتے ہیں روضے پر
بڑھا ہی عرش سے پایہ مزار فضل رحمان کا

مزار پاک پر ہر چار جانب شان خالق ہی
سراپا نور ہی مرقد جناب فضل رحمان کا

میں لکھوں وصف کیا اوس قامت رعنائی دلجو کا
یہ شایاں ہی کہوں گر میں مجسم نور یزداں کا

جبین پاک پر جسکی نظر پونہچی یقین آیا
مہ کامل ہی یا شمس الضحیٰ یا نور یزداں کا

عجب نام خدا چہرے پہ نور حق برستا ہی
خجالت سے ہوا ہی زرد منہ خورشید تاباں کا

مشائخ اور ملائک قدس کے کرتے ہیں دربانی
عجب ہی شان اور درجہ جناب فضل رحمان کا

خدا نے ذات اقدس کو بنا رکھا ہی آئینہ
نمایاں ہو رہا ہی عکس جس میں شان یزداں کا

رخ پر نور پر جلوہ ہی شان کبریائی کا
نہیں درجہ ہی اوسکے سامنے کچھ ماہ تاباں کا

زہے قسمت طواف روضۂ انور ہوا حاصل
جہاں پر ہر گھڑی رہتا ہی پہرا حور و غلمان کا

توجہ جس طرف ہو جاے اوس شاہ ولایت کی
اگر ذرے سے بھی کم ہی بنے خورشید عرفان کا

جو خواہش قیصر و خاقان کی ہی اس در کی دربانی
یہ کہدو جا کے دونوں سے قدم لیں آ کے دربان کا

لکھوں میں وصف کیا اوس شہنشاہ مقدس کا
دہن ہی کان خوبی و سینہ گنج عرفان کا

در اقدس پہ بارش ہی سحاب رحمت حق کی
بڑھایا حق نے یہ رتبہ جناب فضل رحمان کا

جو خدمت روضۂ انور کی حاصل ہو گئی مجھکو — یہ رتبہ کسطرح ہوتا ہی دیکھون ہر مسلمان کا
ملا ہی بوریا مجھکو جو اِس سرکار عالی سے — مِری نظرون مین کب رتبہ ہی ابتخت سلیمان کا
کہین خادم ہی جو سجادۂ اُس شاہِ ولایت کا — ہوا جاروب کش انکا نہین ترتبہ یہ سلطان کا
کرون گر فخر اپنی شعر گوئی پر تو زیبا ہی — کہ آخر مدح خوان ہون مین جنابِ فضل رحمان کا
اگر ہو کچھ ترا مطلب بڑھا دے دست خواہش کو — کہ دم بھر مین یہان ملتا ہی سبکو ملک ایمان کا
اوٹھا تو ہاتھ کو بہر دعا راہِ عقیدت سے — وسیلہ حضرت آفاق شاہِ ملک عرفان کا
مین آیا بارگاہِ شہ پہ ہون حسنِ ارادت سے — لکھا جاتا ہون خادم مین جنابِ فضل رحمان کا
ہوا ایسا ہون مین عاجز زمانے مین فلاکت سے — نظر ہو جائے بخشش کی ملے حصہ ثناخوان کا
ترے ہی آستانے پر پڑا ہون آکے ای مرشد — جدا ہر سے بھر دامن شہا دنا ثناخوان کا
نہین کہنے کی کچھ حاجت مجھے سرکار والا مین — کھلا ہی راز دل سبکا وہ آئینہ ہی عرفان کا
یہی ہی التجا ہر دم تری درگاہ اقدس مین — نہ ممنون ہون کسی ہمچشم کے مین بار احسان کا
جنابِ پیر و مرشد کا قیامت تک رہے سایہ — رہے جاری ہمیشہ بحر فیضِ فضل رحمان کا
یہ کرتا عرض ہی سجاد اب درگاہ عالی مین — کہ بس ہو خاتمہ بالخیر شاہا اس سخن دان کا

سعید۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ساکن ایرایان ضلع فتحپور ہسوہ

کجا نے فضلِ رحمٰن ہان کجائے — ندارم طاقتِ درد جدائی
غمِ تو تا در آمد در درونم — برونم از خود و از خدائی
غمِ تو کے بر آید از درونم — برون تا از مزار خود نیائی
تو خود رفتی و ہمراہم نبردی — نباشد این طریق آشنائی
نمی دانستم اندر دار دنیا — دلم بردی و دل را دلربائی
بخواہم از دل و جان تا قیامت — کنم بر آستانت جبہ سائی
تو باشی در طریقت با شریعت — تو داری عاشقی در پارسائی

چو بے تو مشکلم در مشکل افتاد | کہ آید بر سرِ مشکل کشائی
نگاہے بر سعیدِ بے نوائی | زمشتاقان چنان بیرخ چرائی

ولہٗ

چیست ارشاد زکوی تو روم یا نروم | آہ فریاد زکوے تو روم یا نروم
خاک از آتش ہجرِ تو شدم سر تا پا | رفتہ بر باد زکوے تو روم یا نروم
شد متاعِ خرد و صبر و قرارم تاراج | داد بیداد زکوے تو روم یا نروم
مہر و لطف و کرمت صحبت یاران طریق | آیدم یاد زکوے تو روم یا نروم
کوہ غم برق الم سنگ جفاے ہجران | برمن افتاد زکوے تو روم یا نروم
فضل رحمانی و رحمی ز تو دارم در کار | تا شوم شاد زکوے تو روم یا نروم
ہر کہ ماند ست باند ست ولی ہیچو سعید | کس نماناد زکوے تو روم یا نروم

سعید جناب مولوی محمد سعید صاحب ساکن بنارس محلہ پُرانی عدالت

بجنت فضل رحمن آہ داخل شد | گل غم بر شگفت از گلشن جانم
سعیدِ خادمِ خدام سرکارش | بگفتا سال وصلش - سیر ذیشانم

سید - جناب مولوی سید اشرف صاحب ساکن بنارس محلہ پرانی عدالت ۱۳

بملکِ بقا فضل رحمن برفت | درین غم شو دگر دگارم معین
پئی سال - سید - سروش خرد | بگفتا - غمِ اکمل الکاملین

سروش جناب مولوی سید انوار احمد صاحب ڈپوٹی مجسٹریٹ ضلع سارن ۱۳

عطّرِ اللّٰهُمَّ قبرہُ الشریف
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

فضل رحمن رہبر دین خدا | رفت از دنیا بجنت شد مقیم
سال وصل آن ولی گفتا سروش | مسکنش گردید بجنتُ النعیم
۱۳۱۳ھ

سہیل جناب منشی محمد شکر اللہ صاحب نزیل حال بھوپال

آبِ رنگِ گلشنِ دین فضلِ رحمٰن چون نسیم — رفت از گیتی بگلگشتِ گلستانِ جنان
دیدہ جیحون سینہ پر خون گشت عالم قیر گون — آہ از چشمِ جہان خورشیدِ تابان شد نہان
بود محبوبِ حق و ہم عاشقِ محبوبِ حق — او بر احمد و الہ و بر وی خدا خود مہربان
مستنیر از طلعتِ نورانی او آفتاب — مستفیض از خدمتِ ربانی او آسمان
بادِ کویش جان فزای خستۂ ہر دردمند — خاکِ راہش توتیای دیدۂ اہلِ نظر جان
بود انوارِ الٰہی را دلِ او آئینہ — بود اسرارِ کما ہی راز باطنش ترجمان
عالمِ عامل امامِ عصر خضرِ راہِ دین — عارفِ کامل جنیدِ وقت شبلیِ زمان
سالکِ راہِ شریعت ہادیِ برنا و پیر — ماحیِ کفر و ضلالت حامیِ اسلامیان
عینِ عالم ہیچو او در عالمِ امکان ندید — سالکی با فرّ و ہیبت صوفیِ معجز بیان
ہر دعائی کز لبش شد رہگرا سوی فلک — با اثر ہمدوش بودی با اجابت ہم عنان
چون لبش زد عالمی را جان و دل از فرطِ رشک — فرشیان بی درد و عرشیان شادمان
اہلِ عالم سر بسر مدہوش و ہریک شد خموش — گوئیا شہرِ خموشانست از حیرت جہان
ہجرِ او از دیدہ ہر سو میکند جاری فرات — یادِ او در سینہ ہر دم میزند نوکِ سنان
بود از ماہِ ربیع الاولین بست و دوم — روزِ جمعہ بعدِ مغرب گشت سوی حق روان
گفت ہاتف سالِ وصلش چون ز دنیا پا کشید — واصلِ حق شد ز راہِ قربِ آن قطبِ زمان
۱۳۱۳ھ

ولہ

منتِ ایزد را کہ حق بگرفت بر مرکز قرار — ہست احمد جانشینِ آن امامِ عارفان
آنکہ بعدِ فضلِ رحمٰن بدہ ہادیِ خلق — آنکہ بعدِ مہر گشتہ ماہِ رخشانِ جہان

[illegible] قسم مقسم در گنبد مسجد شریف [illegible] مرادآباد [illegible]

آنکه باشد حامدِ محمودِ مطلق دمبدم — آنکه باشد عابدِ معبود برحق هر زمان

آنکه در وقتِ تکلم آمده گوهر فروش — آنکه در گاهِ تبسم آمده شکرفشان

در شریعت رهنما و در طریقت مقتدا — در حقیقت پیشوا در معرفت بحرِ روان

پادشاهِ ملکِ معنی آفتابِ چرخِ دین — عاشقِ خیر الورٰی محبوبِ یاسن و جان

چون نسیمِ لطفِ او اندر گلستانی وزید — گشت فارغ از خلافِ صرصرِ بادِ خزان

سر فرو آورد هر کس بهرِ پابوسی او — بالیقین بنهاد پای خود بفرقِ فرقدان

در تصوف در شریعت در طریقت در حدیث — نکته سنج و نکته فهم و نکته گوی و نکته دان

نیک سیرت نیک صورت نیک رای و نیک خوی — پاک طینت پاک ظاهر پاک باطن پاک جان

حبذا شانِ رفیع عتبهٔ پر شوکتش — آمده جن و ملائک بر درِ او پاسبان

نیست گر عزمِ نثارِ مقدمِ اویس چرا — دُر برون ریزد صدف جوهر برون آید زکان

چون ننازم بر تولّایش که آمد ذاتِ او — مرجعِ درماندگان و دستگیرِ بیکسان

دستِ او آمد سحابِ رحمت و دریای جود — طبعِ او آمد سپهرِ شوکت و کهفِ امان

وسعتِ فضلش فزون از حیطهٔ حصر و قیاس — رفعتِ قدرش برون از اندازهٔ وهم و گمان

گر بصحرا او فتد چشمِ کرامت زای او — آب ریزد از چنار و بار آرد خیزران

تا شده بر مسندِ ارشاد ذاتش جلوه گر — حکمِ او گردیده در اقصای بحر و بر روان

گرگ در صحرا ز پاسِ سطوتِ او دمبدم — میکند در گلهٔ اغنام کارِ گله بان

گوهری چون او دنزاید از زمین تا روزِ حشر — اختری چون او نتابد آسمان صد قران

هیچ خوفم نیست از کج مهری گردونِ دون — در بیاضِ دل ز مُهرِ مهرِ او دارم نشان

تا کجا سازم رقم اوصافِ ذاتِ پاکِ او — تا کجا آرم صفاتِ نیکِ او اندر بیان

نیست در بحرِ ستایشهای او پیدا کنار — ناپدید آمد به پیدا یے مدیحِ او کران

ناگوارِ سامعان باشد طوالت در کلام — بر دعا ختمِ سخن کن ای سہیلِ مدح خوان

تا فلک گردد بکامِ او بود لیل و نہار — تا جہان ماند بماند فیضِ او اندر جہان

دشمنانش با دحیران دوستانش در قرار
تا زمین دارد سکون تا دور دارد آسمان

شائق - جناب مولوی مرتضیٰ اشرف خانصاحب نبیرہ نازرِ پرانی عدالت

افسوس کہ شاہ فضلِ رحمٰن — گردید روان ز ملکِ ناسوت
شائق ز سروش سال و خواست — گفتا کہ غروبِ مہرِ لاہوت

شیفتہ - جناب مولوی ابو الجمیل محمد عبد الجلیل صاحب متوطن بھگوانپور

دریغا کہ شد فضلِ رحمٰن کنون — روان زین جہان سوے دار البقا
چو بودہ ز خاصانِ حق بہرِ سال — بگو شیفتہ بودہ خاصِ خدا
۱۳۱۳ھ

عارف - جناب محمد عارف صاحب ہرسنگھ پوری در بھنگوی

قطعۂ اولیٰ

دریغا کہ شد فضل رحمٰن کنون — روان سوی خلدِ برین زین جہان
اگر سالِ تاریخ پرسد کسے — بگو عارفا - افضلِ عارفان
۱۳۱۳ھ

قطعۂ ثانیہ

چو محبوبِ الٰہی فضلِ رحمٰن — نمودہ جان پاکش نذرِ جانان
بگفتم بہرِ سالش با دلِ زار — کہ محبوبِ الٰہی فضلِ رحمان
۱۳۱۳ھ

قطعۂ ثالثہ

دریغا کہ مولاے ما فضلِ رحمٰن — ز دارِ فنا شد بفردوس داخل
اگر عارفا سالِ تاریخ خواہے — بگو ہا یہا شد بفردوس داخل
۱۳۱۳ھ

قطعۂ رابعہ

فضلِ رحمٰن مہرِ اوجِ معرفت — اس جہان سے چل بسے یا حسرتاہ

سال رحلت کی تلاش و خوض مین — فکر نے عارف کے دل مین کی جو راہ
ہو کے بیدل یون خلائق نے کہا — چھپ گیا خورشید عالم آہ آہ
۱۳ — ۱۳ — ھ

قطعۂ خامسہ

جناب فضلِ رحمٰن غوثِ دوران — نہان جب ہو گئے کنج لحد مین
کہا عارف نے سال از روے الہام — کہ آہا گم ہوئے ذات احد مین
۱۳ — ۱۳ — ھ

قطعۂ سادسہ

فضل رحمٰن کہ ذات سے جنکی — عرش اعلی یہ تھا داغ ہند
ہی یہ اون کے وصال کی تاریخ — آہ اب بجھ گیا چراغ ہند
۱۳ — ۱۳ — ھ

قطعۂ سابعہ

جب غوث زمان قطب جہان از فنا سے — داخل ہوئے جنات نعیم ابدی مین
پردے کو دوئی کے تم اوٹھا کر یہ تاریخ — عارف یہ کہو گم ہوئے ذات احدی مین
۱۳ — ۱۳ — ھ

ثامنہ بطرز قصیدہ

سر سے کسکا ظل داماں اوٹھ گیا — جو مری راحت کا سامان اُٹھ گیا
دل کو میرے سخت کیون ہے بیکلی — کیا ہوا جو راحت جان اُٹھ گیا
بلبلین یون ہر طرف روتی ہین کیون — کیا جہان سے یار بستان اُٹھ گیا
کسکے ماتم مین ہی دامن چاک گل — آج کیون رنگ گلستان اُٹھ گیا
کسکا ہی سارا زمانہ نوحہ خوان — کیا ہی کیا عالم کا سلطان اُٹھ گیا
کیون یہ ہی برہم زمانہ اسطرح — کیون خوشی کا سارا سامان اُٹھ گیا
کیون اندھیرا ہی جہان مین ہر طرف — کیا جہان سے مہر تابان اُٹھ گیا
تو ہی ای دل کچھ بتا اسکا سبب — کیا کسیکا جانِ جانان اُٹھ گیا

ولطافت تخرجہ [illegible] سال مطلوب رو نماید ساقط کردہ آید از مادہ تاریخ چون عدد واقع است وسط آن کلمہ است کردر طلاق الف سلہ دل

کیا نہین معلوم تجکو بدنصیب — اس جہان سے فضلِ رحمان اُٹھ گیا
کیا رہا باقی بھلا کہیے یہان — جب یہان سے فضلِ رحمان اُٹھ گیا
کیون نہو برہم زمانہ آجکل — حکمرانِ جن و انسان اُٹھ گیا
کیون نہو جائے اندھیرا کل جہان — آفتابِ چرخِ ایقان اُٹھ گیا
جس سے تھا عالم مین عالم نور کا — آج وہ مہرِ درخشان اُٹھ گیا
کیون نہون غمگین سارے اولیا — سرور و سردارِ پاکان اُٹھ گیا
کیون نہ کل قدوسیان ماتم کرین — مقتدائے دین و ایمان اُٹھ گیا
کیون نہ روئے عارفِ زار و حزین — دردِ دل کا اوسکے درمان اُٹھ گیا
کرتے تھے جسکی ملک پابوسیان — آج وہ محبوبِ یزدان اُٹھ گیا
کیون نہو ماتم جہان مین ہر طرف — آہ فخرِ جن و انسان اُٹھ گیا
کیون نہو مسدود بابِ معرفت — فاتحِ ابوابِ عرفان اُٹھ گیا
مطلعِ انوارِ عرفان اُٹھ گیا — واقفِ اسرارِ پنہان اُٹھ گیا
یادگارِ نقشبندان اُٹھ گیا — رہنمائے راہِ احسان اُٹھ گیا
نورِ چشمِ شاہِ جیلان اُٹھ گیا — بلبلِ گلزارِ گیلان اُٹھ گیا
واقفِ اسرارِ قرآن اُٹھ گیا — مہبطِ انوارِ یزدان اُٹھ گیا
الغرض اس عالمِ فانی سے جب — دردِ عصیان کا وہ درمان اُٹھ گیا
بولے عیسیٰ[1] آہ واویلا کے بعد — اِس جہان سے فضلِ رحمٰن اُٹھ گیا

عزیزہ جناب منشی ولایت علیخان صاحب رئیس ملانوان مقیم صفی پور

آہ آہ از انقلابِ این جہانِ بے ثبات — فضلِ رحمٰن عارفِ معروف شد سوی الٰہ
گفتہ شد تاریخِ او در صنعتِ نادر عزیز — بست و دو واول ربیع از جمعہ بیگہ شد چو ماہ

[1] فیہ اشارۃ الی کون التاریخ عیسویا ولا یخفی ما فی التعمیۃ من اللطافۃ فافہم ۱۲

باز هاتف مصرع دیگر فرو خواند از فلک شام جمعه مه ربیع اول و بست و دو آه

های اُف از بست و دو اول ربیع آدینه شام مصرع ثالث بود گر بشمری بی اشتباه

اینچنین تاریخ گفتن گرچه جانکاهی بود ای عزیز آن به که باشی پیش هر یک خاک راه

ماه و روز و روز ماه و وقت سال و واقعه آشکارا کرده ام بنگر بحکم الکتاه

ترک تعقیدات و ترک تعمیه با تخرجه غور کن اندر قیود دهشتگانه زانتباه

کس نگفتا مصرع تاریخ پیش از من چنین باز جو اندر کلام جمله گرد اری نگاه

روز با تاریخ یا مه دیده ام در زعم بعض وین همه یکجا نه بینی هیچ جا و هیچ گاه

هر سخنور کش فرو سنجد بمیزان خرد آفرین گویان بود بر اختراع من گواه

ور تو بنمائی مرا در گفتهٔ پیشینیان اختراعم باطل و ز انصاف باشم عذر خواه

بعد ازین یک بیت لفظی آورم با معنوی همچنان بشمر که بصرفه نگوئی واه واه

سیزده با الف و سه صد جمعه بگیر دو بدو از اجل آمد پیام اول ربیعش آه آه

هر که گوید اینچنین تاریخ مثل فکر من با دعاے خیر یاد آرد مرا هم گاه گاه

ولهٗ

فضل رحمن چون شهید عشق بود جانش از حق یافته جان دگر

سال او از جان جان پیدا شده اے عزیز اعداد آحادش نگر

ولهٗ

هیهات که آگاه فقیر عالم شد جانب فردوس معلی ناگاه

تاریخ وفات او رقم کرد عزیز هی هی ز جناب فضل رحمن آه آه

ولهٗ

فضل رحمن بزرگ و صالح و مرد خدا رخت بر بست و علم در جنت الماوی بزد

گفت سال عیسوی در لفظ و در معنی عزیز در ارحم شد او هزار و هشت صد پنج و نود

ولہٗ

فضلِ رحمٰن کہ ز اسرارِ خدا بود آگاہ — رفت و شد روز ز تاریکی اندوہ چو شب
لفظ و معنی بہم آورد بتاریخ عزیز — در ہزار و سہ صد و سیزدہ رو کردہ برب
۱۳ ۱۳ ھ

ولہٗ

فضلِ رحمٰن بخویشتن بردہ — علم و زہد و مسائلِ دینی
سالِ مجمع عزیز بنوشتہ — زیبِ جنت ہزینتش بینی
۱۳ ۱۳
بہر فصلی بیفگن از ذاتش — صرف آخر بیا در آئینی
۱۳۰۳ ف

ولہٗ

زمانہ ہو گیا برکت سے خالی — ہوا یہ حادثہ کیا سخت جانکاہ
عزیز اندوہگین لکھتا ہون تاریخ — جنابِ فضلِ رحمٰن اب گئے آہ
۱۳ ۱۳ ھ

ولہٗ

فضلِ رحمٰن عالم و مردِ بزرگ و با عمل — ہمچو خورشیدِ درخشان گشت پنہان زیرِ گل
جملہ بنوشت تاریخ وصالِ او عزیز — کرد در صدرِ ارم آرام والا اہلِ دل
ہر دو میمش را سہ گونہ کن دو گونہ وادرا — بینہ را با زبر کن بے تکلف متصل
۱۳ ۱۳
گرچہ ہر شاعر چنین نادر نگوید ای عزیز — دور باش از خود ستائی تا نباشی منفعل
خود دہد دادِ سخن آنکس کہ بشناسد سخن — این قضیہ بر ہنر کیشان صحیح جدل بہل

ولہٗ

ہوا کیسے مردِ خدا کا وصال — ہوئے ختم اوس پر سب آدابِ زہد
لکھا سالِ بنگالہ مین نے عزیز — گئے فضلِ رحمٰن گیا دابِ زہد
۱۳۰۲

عبد الصمد۔ جناب قاضی عبد الصمد صاحب بلگرامی

نہ کیون مضطرب غم سے ہون اہلِ حق — کہ مرشد گئے سوے ملکِ بقا

رقم سال رحلت ہوا اسطرح
ہوئے آج بس فضل رحمٰن جدا
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

فضل رحمٰن نہین ہین دنیا مین
دلکو اِس غم نے پایمال کیا
سال عبد الصمد نے یہ لکھا
اُف ہے مرشد نے اِنتقال کیا
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

فضل رحمٰن نہین رہے ہے ہے
دخل کیا حق کے کارخانہ مین
لکھ تو عبد الصمد یہ فصلی سال
اونکا ثانی نہ تھا زمانہ مین
۱۳۰۳

ولہٗ

گئے فضل رحمٰن جو سوے جنان
قیامت بپا خلق مین کیا ہے آج
یہ ہے عیسوی سال عبد الصمد
عجب غم کا شہرہ ہر اک جا ہے آج
۱۸۹۵ع

ولہٗ

فضل رحمٰن نے آہ کی رحلت
دلکو عبد الصمد ملال ہوا
سال سمبت سرِ یقین سے لکھا
بعد مغرب کے انتقال ہوا
۱۹۵۲

غنی۔ جناب مولوی عبد الغنی صاحب قائم گنجی

آنکہ در فقہ و احادیث و اصول و تفسیر
بود یکتا بمیانِ علماے کامل
دانشش آموزِ علومش بدیارِ دہلی
شاہ اسحٰق گرامی گہرِ دریا دل
دلق درویشی او بود زشاہِ آفاق
وز غلام علیش دولت شاہی حاصل
آن دو فخرِ سلف و پشت پناہِ خلاق
یافتندش خلف و بہرِ خلافت قابل
ناخدا از پے کشتیِ ہدایت کردند
کاورد خلق ز گرداب بسوی ساحل
محو اخلاص و ادب بود بآل و اصحاب
عاشقِ احمدِ مرسل چو اویس و اصل
آنچنان پیرو سنّت شد و سرگرم آمد
کہ بر فتندیش پیشروانِ کامل

همچو اصحاب گدا صورت و شاه معنی — بعیان رفته دل از کف نهان صاحبدل
هر چه جمع آمده از مال پریشان کردش — مجتمع دا داگر شد متفرق حاصل
حضرتش مرجع امید و مآل آمال — که هر آسی و سراسیمه اش آمد آئل
بزم او تذکرهٔ سیرت و وصف پاکان — پاک از غیبت و حرف غلط و لاطائل
مسندش بود سریرے ز رسنهای پلاس — بوریا بستر او کاسه و کوزش از گل
خوش بآن حجرهٔ تنگی که شده خوابگهش — شاد از آن مسجد ویرینهٔ شکسته چو دل
گه بتدریس احادیث بمسجد مشغول — گه بتعلیم مقامات بحجره شاغل
می شد از ذوق باشعار حقیقت اشعار — گاه از فارس گه از اردو وہا کاقائل
چون جناب نبوی گاه لبش در طیبت — گاه چشمش ز الم چشمهٔ اشک سائل
گه ببازار خرامان پئے سودلے ثواب — کار واز بهر عجوز آرد و ملح و فلفل
گه ببازیگه طفلان برسید و پرسید — که از ین جمله کدام ست یتیم و عائل
گه بدروازهٔ مسجد نگران شام انگام — از پے مقدم مهمان غریب منزل
گه سحرگه بدر استاد و زجمع ضیاف — بیکے گفت که فاخرج بدگر گفت انزل
گه زدے آه بناگاه که سوز و سینه — گاه می گفت هو الله که خوردی بر دل
یکصد و پنج شد از عمر شریفش لیکن — نه معطل ز شنیدن نه ز دیدن عاطل
نه نمد پوش قلندر نه مزخرف صوفی — نه خطیب سخن آرا نه عزائم عامل
نه به تسبیح و مصلا نه بدلق و جبّه — نه بدستار و بعمامه نه بشمله خائل
نه بجذب و نه بجوش و نه بحال و نه بقال — نه به غلطیدن خاک و نه برقص بسمل
جاده پیرایه و آمیخته باسائر ناس — باز نشناخته از عالی و وسط و سافل
داشت دو پله کلاهے ز قماشیکه درو — جامهٔ جمله تنش بود شریک و شامل
هر چه گفتست کمین بندهٔ دل خسته غنی — نیست اغراق فضول و نه غلو فاضل

غیر از صدق و صفا نیست خمیر سخنش ۔۔۔ کہ ہمہ جوہر حق بیخت ز پرویزن دل
شد چو وصلش بخدا فصل زتن پرسیدم ۔۔۔ سال این فصل وصالش ز خرد چون سائل
گفت از فصل و وصال ست کہ فضل رحمن ۔۔۔ از سر جسم چو برخاست بحق شد واصل

جناب منشی غلام دستگیر صاحب نگرامی

جو اس دار الفنا سے فضل رحمن ۔۔۔ گئے دار البقا میں بہر آرام
کہا ہاتف نے اونکا سال تاریخ ۔۔۔ گیا چھپ وائے اب خورشید اسلام

فریاد جناب مولوی احمد حسن صاحب رسولپوری رئیس قصبہ مہونہ

فضل رحمن گشت وصل با الہ دو جہان ۔۔۔ بشمر لے فریاد شد سال وصال و عیان

ولہٗ

ولی متقی سوئے جنان رفت ۔۔۔ زمانہ گشت خالی آہ صد آہ
نوشتم مصرع تاریخ فریاد ۔۔۔ کجا ئے فضل رحمن دل آگاہ

ولہٗ

دریغا کہ فرسود رحلت ز عالم ۔۔۔ ولیئے کہ پیوست جانش بجانان
رقم کرد تاریخ فریاد غمگین ۔۔۔ وحید ے دل آگاہ بد فضل رحمن

ولہٗ

آہ رفتہ از جہان شیخ خدا بین ۔۔۔ گشت دل اندوہگین و غمزدہ جان
گفت فریاد از پئے سال وصالش ۔۔۔ بندۂ آگاہ بود ہ فضل رحمن

ولہٗ

وا دریغا رفت مولانا سوئے دار جنان ۔۔۔ فضل رحمن عاشق شید لے ختم المرسلین
گفتہ شد فریاد ہجری سال با چندین قیود ۔۔۔ شام جمعہ بست و دو بود از ربیع اولین

ولہٗ

جب چلے دنیا سے مولانا تو ہاتف نے کہا ۔۔۔ صبر و حلم و شغل و عرفان بی سر و پا ہو گئے
صلح و خلق و علم و فضل و درس و تدریس و عطا ۔۔۔ سب اُ وہی حالت سے ای فریاد یکجا ہو گئے
۱۳ ۱۳ھ

وله

فضل رحمٰن گئے سوے جنت ۔۔۔ نہ رہا تن کو تعلق جان سے
سال تاریخ عیان ہو فرہاد ۔۔۔ فضل رحمٰن جو ملے جانان سے
۱۳ ۱۳ھ

وله

ہو گیا انتقالِ مولانا ۔۔۔ ہاے افسوس مرد حق آگہ
صوری و معنوی ہی یہ تاریخ ۔۔۔ لو سنو واے تیرہ سو تیرہ
۱۳۱۳ھ

وله

اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ حَمْلَةً
۱۳ ۱۳ھ

وله

شاد در خلد از جہان رفته ۔۔۔ فضل رحمٰن یگانۂ احد آه
برنوشتم بچار سال جدا ۔۔۔ چار مصراع غم که پُر جانکاه
۱۳۰۳ فصلی ۔۔۔ سمبت ۱۹۵۲

وله

واے شد پیش خدا مولانا ۔۔۔ شه به پابوس شهنشه آمد
گفت رضوان به نویدِ مقدم ۔۔۔ فضل رحمٰن دل آگه آمد
۱۳ ۱۳ھ

وله

کیا قیامت ہی کہ ناگہ خلق سے ۔۔۔ مقتداے دین و ایمان چل بسے
کھل گئے تھے جسپہ رازِ نُہ طبق ۔۔۔ وہ شہ اقلیم عرفان چل بسے
ہجرِ مولانا مین گھتا تھا ہر ایک ۔۔۔ بندۂ مقبولِ یزدان چل بسے
مجھسے وقتِ فکر تاریخ وصال ۔۔۔ بولا ہاتف فضلِ رحمٰن چل بسے
۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

جنابِ فضلِ رحمٰن آوخ آوخ — زدنیا رفت ودر جنت علم ز[د]
بتاریخِ وفاتش کلکِ فرہاد — چہ کامل فضلِ رحمٰن بدر قم ز[د]
۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

رفت مولانا ازین دارِ فنا — آہ آہ اے اہلِ عرفان آہ آ[ہ]
با دلِ پاکش نوشتم سالِ مرگ — مولوئے فضلِ رحمٰن آہ آ[ہ]
۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

بزوال آمد آفتابِ کمال — وائے از جورِ چرخ گردان وا[ئے]
کلکِ فرہاد سالِ او بنوشت — پاک ولی بود فضلِ رحمٰن وا[ئے]
۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

ہزاران حیف چشمِ عاطفت از خلق پوشیدہ — خرامان شد سوئے فردوس شاہ فضلِ رحمٰن ہیر[ا]
بسیرِ جنت الماوٰی خدا لیش گفت با رضوان — جنان را زیب می بخشد نگاہ فضلِ رحمٰن ہیر[ا]
گذشت از عرش مولانا عروجِ پایہ اش بنگر — سرِ ہفت آسمان سودہ کلاہ فضلِ رحمٰن ہیر[ا]
اگر چشمِ حقیقت باشدت مشتاقِ نظارہ — بیا و پیشِ خالق عز وجاہ فضلِ رحمٰن ہیر[ا]
چو میجوئی زسالِ وصل آن دلدادۂ سبحان — بہ اللہ ہست واصل پایگاہ فضلِ رحمٰن ہیر[ا]
۶۶ + ۱۲۴۷ = ۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

ہر طرف دھوم مچی مولانا — جا کے جب خلد مین رضوان سے [ملے]
ہمہ دان تھے۔ پئے تاریخ وفات — فضلِ رحمٰن ہمہ دان سے [ملے]
۱۲۰۸ + ۱۰۵ = ۱۳۱۳ھ

ولہٗ

مقتدائے دین جنابِ فضلِ رحمٰن نے جب آہ — لی جہان سے خلد کی رہ پاک ایزد سے [ملے]
سالِ ہجری یون لکھا مین نے بطرزِ تعمیہ — فضلِ رحمٰن دل آگہ پاک ایزد سے [ملے]
۱۲۰۸ + ۶۰ + ۴۵ = ۱۳ ۱۳ھ

ولہ

جہان سے ہاے وہ مقبول یزدان چل بنا گہ — سرِ طاعت جھکا یا جنکے آگے اہلِ عرفان نے

عیان سالِ وفاتِ پاکِ مولانا ہوا گین لو — لحد مین جا کے جسدم چین پایا فضل رحمن نے

۲ ۲ ۳ ۲ ۶ ۲ ۹۱ ۱۲ ۱۳ ۱۳۱۳ھ

ولہٗ

شد جنابِ فضل رحمن حیف زین دار فنا — آنکہ قربش قرب یزدان بود چشمش دربین

چون نظر داری بسالِ معنوی و لفظیش — سیزدہ را متصل با سیزدہ مسطور بین

۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

فرق جود و جواد چون برخاست — سیزدہ بعد سیزدہ پیدا ست

در وفاتِ جناب مولانا — یادگارے بطرز نواز ماست

ولہا

گم شد اندر خدا اے مولانا — کہ نماندش سر وجود و شہود

گفت فریاد طرفہ تاریخش — سیزدہ شد بسیزدہ موجود

فریاد۔ جناب مولوی احتشام الدین صاحب مالک مطبع احتشامیہ مرادآباد

فضل رحمن مرشدِ اہلِ کمال — ہادے حق قدوۂ اربابِ علم

مستنیر از نورِ او قلبِ شیوخ — مستفیض از فیضِ او اصحابِ علم

عرض کن فریاد تاریخ وصال — صاحب کشف و کرامت بابِ علم

۱۳ ۱۳۱۳ھ

ولہا

حضرتِ فضل الرحمن با صفا — رفت ز دنیا سوِ دار النعیم

ظاہر او متبعِ حکمِ شرع — باطنِ او چشمۂ فیضِ عمیم

پنج فزون بود ز صد عمرِ او — بود نشان از علماے قدیم

خامۂ فریاد بسالش نگاشت — زندہ بدل فائز فوزِ عظیم

۱۳۱۳ھ

ولہٗ

فضل رحمٰن کہ شیخ کامل بود
شدہ واصل بقرب ربِّ کریم

گفت سال وصال او فریاد
کہ بیا بہ مقام فوز عظیم ۱۳۱۳ھ

فدا۔ جناب منشی محمد فدا حسین صاحب ساکن سکیٹ ضلع ایٹہ

تعلی کا ہی ساز و سامان آج
احد کی نظر آتی ہی شان آج

حجابِ دوئی اب کہاں ہی فدا
کھلا جلوۂ فضلِ رحمان آج ۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

واصفِ اسم مقدس یہ زبان ہوتی ہی
فضل رحمن سے کرامات عیان ہوتی ہی

اصلِ اعداد لیے جائین کوئی صفر نہو
نئے انداز سے تاریخ بیان ہوتی ہی

نون کے پانچ عدد آٹھ ہین فے کے اعداد
پورے تیرہ کی تو میزان یہان ہوتی ہی

لام۔ رے۔ حے کے بھی اعداد نکالے تیرہ
جب مقابل لکھا تاریخ عیان ہوتی ہی

میم اور ضاد ملانے سے بنا وہ کلمہ
جس کے اثبات سے نفی دو جہان ہوتی ہی ۱۳ ۱۳ھ

سال تولید و وفات اسم معلی نکلا
نفی و اثبات کی شکل ایک یہان ہوتی ہی

راز کی بات نکل آئی فدا اے محزون
چپ رہو اب کہو روح طپان ہوتی ہی

لطفی۔ جناب منشی لطافت حسین صاحب جہان آبادی

پیر و مرشد فضل رحمٰن واصل حق ہو گئے
جنکی فرقت سے لگا سینے مین سبکے غم کا سہم

نام تاریخی ہی لطفی اب شمار عمر مین
آپ کی رحلت سے ہین سب بے سر و پا عقل و فہم

جناب منشی محمد شمس الدین صاحب ساکن ضلع کویمتور تعلقہ ستین سنگل کرکٹ پائی

فضلِ رحمٰن ولیِّ کامل
چل بسے ہائے سوئے خلد برین

سال وصل و نکالکھا مین نے یہ
ہی بجھا شمع شبستان دین ۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

فضل رحمٰن ولیِ حق آگاہ
ہو گئے رہگرا ہی ملکِ بقا

ہوئی اِس حادثے کی یہ تاریخ — آج ہی ہی چراغ دین بجھا

محفوظ - جناب منشی محفوظ اللہ صاحب ساکن سوان ضلع ایٹہ

شدہ چون پیر ما واصل الی اللہ — ز فوتِ او بعالم شور و غل شد
رقم دِ خامۂ محفوظِ غمگین — کہ تاریخش چراغ ہند گل شد

مہر - جناب رائے درگا پرشاد صاحب تعلقہ دار وانریری مجسٹریٹ سندیلہ ضلع ہردوئی

فضل رحمن آسمانِ علم و دین را آفتاب — گشت چون در گوشۂ ملکِ عدم خلوت گزین
شد جہان تاریک بی نورِ وجودِ آنجناب — چرخ اشک حسرت و غم ریخت بر روی زمین
وہ چہ خوش ذاتِ مبارک بود فخرِ روزگار — از وجودش شد زمین محسودِ افلاکِ برین
عالم و علامۂ عصر و وحید روزگار — واقف راز خفی و ماہر اسرار دین
انتخاب نسل انسان گوہر دریای فیض — سالکِ راہِ طریقت حامی شرع مبین
مرجع ہر کیش و ملت ملجأ ہر خاص و عام — معدن فیض و فتوت سرور خلق گزین
بر درِ والاش آمد جہان را سر فرو — عالمے از خرمن افضال او شد خوشہ چین
بود ذاتِ پاک او مقبول دلہای جہان — باز در عالم نزاید مادر گیتی چنین
بے سرِ زحمت پئے سال وفاتِ عیسوی — مہر مے گوید غروب آفتاب علم و دین

مسیحا - جناب ملک محمد بہار خان صاحب فرخ آبادی ڈاکٹر شفاخانۂ بلگرام

فضل رحمٰن واصل حق — عاشقِ نام رب جلیل
صدق مین وہ صدیق مثال — عدل مین وہ فاروق عدیل
مثل عثمان شرم و حیا مین — خُلق مین وہ مانند خلیل
مثل حیدر بذل و سخا مین — اسمین نہین کچھ قال و قیل
معتقدون کو چھوڑ کے تنہا — خلد مین جا کے ہوئے وہ نزیل
کوئی ہی بسمل کوئی سسکتا — تیغ الم کا ہر اک ہی قتیل

سال مسیحا نے یہ لکھا — مرشد کامل کی ترحیل
١٣١٣ھ

ولہ

فضل رحمٰن نماندہ وا اسفا — تیرہ گشتہ جہان مسیحا آہ
از لب چرخ این ندا آمد — مظہر لا الٰہ الا اللہ
١٣١٣ھ

ولہ

فضل رحمٰن فقیہ و اہل حدیث — از قضا در جہان نماندہ آہ
مصرع سال او مسیحا خواند — عاشق سنت رسول اللہ
١٣١٣ھ

ولہ

فضل رحمٰن نے کیا خلد کا دنیا سے سفر — دستگیر اب کوئی درماندوں کا باقی نہ رہا
مصرع سال مسیحا نے لکھا روز وصال — آج برباد ہوا ملک شریعت ای وا
١٣١٣ھ

مخلص — جناب محمد عبد الواسع صاحب سعدی پوری

القطعۃ الاولیٰ

آہ آن پیشواے اہل یقین — بہر اہل سلوک ہادی راہ
عالم و عارف و تقی و نقی — عابد و زاہد و خدا آگاہ
اہل کشف و خوارق عادات — پردہ دار حریم الا اللہ
فضل رحمٰن کہ بود در ہمہ حال — عاشق سنت رسول اللہ
داشت شان مجددی در فقر — با شریعت طریقتش ہمراہ
شرح اوصاف و ہم کمالاتش — نیست مقدور ہیچو ما حاشاہ
ور ثنایش نکردہ ام اطرا — صدق قول مرا خداست گواہ
قصہ کوتہ ز دار فانی رفت — سوے گلزار خلد یا اسفاہ
مرقدش باد مہبط انوار — تا بروز نشور یا ربّاہ

سال تاریخ حسب حال چو جست — مخلص خستہ از دل آہ و آہ
ملہم غیب کردہ الہامش — عاشق سنّت رسول اللہ
۱۳۱۳ھ

القطعة الثانیه

جناب فضلِ رحمٰن غوث دوران — کہ نتوان شرح اوصافِ کمالش
نمودہ بزم فردوسِ برین را — منور چون ز انوار جمالش
ز بسیارے غمِ در فرقتِ او — غمِ بسیار شد سال وصالش
۱۳۱۳ھ

القطعة الثالثه

فضل رحمٰن کہ عاشق حق بود — روے روشن چو زیر خاک نہفت
ہاتفِ غیب سال تاریخش — دوستدار خداے پاک بگفت
۱۳۱۳ھ

القطعة الرابعه

ای دریغا مجمع بحرین علم و معرفت — غوث عالم فضل رحمٰن قبلۂ ارباب دین
چون ازین دار فنا شد سوی گلزار جنان — جست تاریخِ وصالش مخلص از روح الامین
گفت روز و ماہ و سالِ آن بروز جمعہ بود — واے بست و دوم از ماہ ربیع اولین
۱۳۱۳ھ

القطعة الخامسه

جہان مین ہی کیا آج یہ شور و افغان — ہر اک شخص ہی کسکے غم مین پریشان
خلائق مین کیسی یہ کھلبل مچی ہی — کہ ہین جس سے آثار محشر نمایان
گھٹا غم کی ہر سمت کیون چھا رہی ہی — برستا ہی کیون ہر طرف یاس و حرمان
جو پوچھا دلِ زار سے مین نے مخلص — بتا دے مجھے تو ہی یہ سرّ پنہان
سنبھالے سنبھلتا نہین ہی تو کیون آج — ہی آنکھون سے کیون موجزن بحر عمّان
تڑپکر کہا اوسنے مجھسے کہ اب تک — نہین تجکو معلوم کمبخت نادان
جہان سے وہ غوثِ زمان چل بسے آج — جو تھے اوج عرفان کے مہر درخشان

مسلم تھی عالم مین جنکی ولایت
کرامات تھی ذات پر جنکی نازان

دعاؤن سے تھین جنکی وابستہ ہردم
ہزارون کی امیدین لاکھون کے ارمان

جو پوچھا نام و سال وصال و سن سے پوچھا
کہا رو کے یون چل بسے فضل رحمن
١٣١٣ھ

القطعة السادسة

حضرت شاہ فضل رحمن آہ
جن سے پر نور تھا چراغ ہند

کہا ہاتف نے اونکا سال وصال
آہ اب بجھ گیا چراغ ہند
١٣١٣ھ

ولہ

چو واصل شد بہ جانان فضل رحمن
١٢٩٩ ١٥
ہم از وے گشت تاریخش نمایان

ولہ

آن افضل برگزیدگان یزدان
محبوب خدا جناب فضل رحمن

در واکہ شد از جہان و بہر تاریخ
اِختَارَهُمُ اللّٰهُ ندا زد رضوان
١٣١٣ھ

ولہ

آن غوث زمانہ شاہ فضل رحمن
در واکہ نمودہ از جہان نقل مکان

چون افضل عارفان گیتی بودہ است
١٣١٣ھ
تاریخ وصال ہم از و گشتہ عیان

ولہ ایضاً

آن گل گلزار علم و معرفت
فضل رحمن مقتدائے شیخ و شاب

چون نسیم آسا بہ بستان جنان
رفت و شد معمورۂ عالم خراب

حضرت مولائے ما احمد میان
کان بود پور سعید آنجناب

جانشین و صاحب سجادہ اش
گشت و باغ فقر را افزودہ آب

بلبل طبعم بہ سالش نغمہ زد
گشتہ ایدون جانشین گل گلاب
١٣١٣ھ

محمدؐ جناب مولوی حافظ محمد جان صاحب ابو الخیر بحری آبادی مصحح اصح المطابع لکھنؤ

مفاعلن مفاعلن ہین چار رکن اسکے سن ۔ ہر ایک رکن کا سخن ۔ ہی ورد غم کا مرثیا

یہ آج کیا ہی ماجرا ۔ ہی گھر ہر اک کا غم سرا ۔ جہان اندھیرا ہوگیا ۔ الم کی چھا گئی گھٹا

کہا سبھون نے برملا ۔ سبب یہ ہی اندھیر کا ۔ کہ آج شام کو ہوا ۔ غروب مہر اہتدا

مریدونکے تھے ملتجی ۔ مرادونکے تھے ملتقی ۔ تھے مصطفےٰ کے مصطفےٰ ۔ تھے مرتضےٰ کے مرتضےٰ

فقیہ حافظِ قرآن ۔ حدیث وفقہ برزبان ۔ رموز فہم وراز دان ۔ تھے عارفون کے پیشوا

بہار باغ آب وگل ۔ گلِ ریاضِ جان ودل ۔ نبیؐ کے نور حق کے ظل ۔ سراجِ بزمِ اولیا

خدا کے دوست دار تھے ۔ نبیؐ پہ جان نثار تھے ۔ گدائے باوقار تھے ۔ وہ مرجع شہ وگدا

بیان ہین نائب رسل ۔ عیان ہین ہادیِ سبل ۔ نہان ہین سرِ جزو کل ۔ جہان ہین سبکے مقتدا

کرین سوال سن کا جب ۔ یہ واقعہ ہوا ہی کب ۔ کہو محمدؐ آہ اب ۔ چراغ ہند بجھگیا ۱۳۰۱

محمد روح ۔ جناب مولوی محمد عبد الغفار صاحب ساکن سہیون ضلع اوناؤ

آہ آہ از دورِ گیتی آہ آہ ۔ حیف از جورِ سپہرِ پرستم

جمعہ وبست ودوم اول ربیع ۔ حال من گشتہ دگرگون از الم

فضلِ رحمٰن فضل رحمٰن آنکہ بود ۔ بحرِ فیض وجود ودریاے کرم

مخزنِ سرِ حقیقت ذاتِ او ۔ گنجِ اسرارِ طریقت بود ہم

ہم شریعت راہزاران نازازو ۔ معرفت ہم از وجودش محترم

عالمِ بیمثل وشیخ بے عدیل ۔ بود علم وفقر در ذاتش بہم

خلق بود از مہر فیضش نوریاب ۔ دین وایمان را از و ناز ونعم

واصلِ حق گشت وہستی را گذاشت ۔ بیت احزان شد جہان از رنج وغم

آفتابِ معرفت گشتہ غروب ۔ وقت مغرب بود بس شامِ الم

بادلِ زار دزبون مجروح خواست ۔ سال وصل او کند ہجری رقم

ناگہان ہاتف ندا از غیب داد | رفتہ از دار محن سوئے ارم ۱۳۱۴ھ

نور۔ جناب مولوی نورالدین صاحب بنارسی

بحر عرفان و حقیقت منبع اسرار حق | سالک راہ شریعت عالم علم ہدیٰ
نامش آمد فضل رحمٰن نام را نازش تا و | عالمی را فیض آن دائم بدی قدرت نما
روز آدینہ بہ بست و دوم از اول ربیع | آہ ازین دار فنا شد راہی دار بقا
زیب جنت گشت و ظلمت ناشد زین جہان | عالمی از رحلتش دارد بدل ہا داغہا
نور تاریخ وفاتش جست چون از سوز دل | آہ حیفا فضل رحمٰن گفت ہاتف برملا ۱۳۱۴ھ

نیرنگ۔ جناب حافظ سلامت اللہ صاحب رئیس اوناؤ

شریعت کے دریا طریقت کے گوہر | فضیلت نشان حضرت فضل رحمان
اوٹھا آپ کا دل جو دار فنا سے | ہوے جلوہ فرما ئے گلزار رضوان
وہ شیخ زمانہ تھے اللہ اکبر | کہ لاکھوں ہوے فیضیاب اہل عرفان
خلاف شریعت قدم تھا نہ اوٹھتا | تھا ہر فعل و قف احادیث و قرآن
تجلی دہ ہند مہر دو عالم | مضافات اوناؤ کے لعل تابان
امیرون کے ملجا غریبون کے ماوا | سراپا کرم منبع جود و احسان
قدمبوس ہوتے تھے اہل حکومت | فقیری مین تھے آپ سرتاج شاہان
سراے فنا ایک غربت کی جا ہے | تماشاے حسرت ہے نیرنگ دوران
تھا جس جا پہ صاحب کمالون کا مجمع | ہوا اب وہ مشہور شہر خموشان
بھری آہ سرد اور ہاتف یہ بولا | ہوا جب مین تاریخ رحلت کا جویان
کہ افسوس دنیا ہے اب تیرہ تیرہ | گئے سوے دار البقا فضل رحمان

گرا کر سر اشک لکھا قلم نے
ہے جوئی ہے تھی بزم خاصان یزدان ۱۳۱۴ھ

جناب منشی محمد نعیم الحق صاحب پٹنوی

فضل رحمٰن کہ نام نامی او | سال میلادِ باسعادت اوست
سال عمرش ۱۲۲۶ بود ولی جہان | آن بیفزا کہ سال رحلتِ اوست

وصل۔ جناب محمد مرتضیٰ خانصاحب ساکن مرزا گنج ضلع لکھنؤ

فضل رحمٰن ولے کامل بود | از قضا رفت سوے دار قرار
شدم از وصل سائلِ تاریخ | گفت گریہ کنان غم بسیار
۱۳۱۴

ولہٗ

آلہی این چہ شد کز قوس گردون | رسیدہ تیر غم بنشست بر دل
جہان تاریک شد در چشم مردم | کہ کردہ در زمین خورشید منزل
چہ خورشیدے کہ در آفاق از وے | شدہ تار یکیِ انکار زائل
چو نامش فضلِ رحمٰن در جہان بود | بحالش فضل رحمٰن گشت شامل
تنش مصروفِ طاعات و عبادات | دلش ہر دم بذکر و فکر شاغل
چو مشتاقِ وصولِ قرب حق شد | یکایک زین جہان بربست محمل
پئے تاریخ از روے بکا وصل | بگفتا فضل رحمٰن بود کامل
۱۳۱۴

واجد۔ جناب مولوی سید واجد علی صاحب رضوی بلگرامی

جہان سے فضل رحمٰن سوے جنت کر گئے رحلت | کہ اونکی ذات پر تھا خاتمہ زہد و عبادت کا
پئے ہجری یہ ہی صنعِ مربع خوب ہی واجد | ہوا ویران ہی لو عالم قلق دیکھا قیامت کا
۱۳ ۱۳ ۱۳ھ

ہوا ویران ۲۷۹	ہی لو عالم ۱۹۲	قلق دیکھا ۲۷۰	قیامت کا ۵۷۲
قیامت کا ۵۷۲	قلق دیکھا ۲۷۰	ہی لو عالم ۱۹۲	ہوا ویران ۲۷۹
ہی لو عالم ۱۹۲	ہوا ویران ۲۷۹	قیامت کا ۵۷۲	قلق دیکھا ۲۷۰
قلق دیکھا ۲۷۰	قیامت کا ۵۷۲	ہوا ویران ۲۷۹	ہی لو عالم ۱۹۲

نالہ وفغان یار و واجد شد بہ چرخ | ولہ | فضل رحمن در جہان باقی نماند
سال رحلت از سر افسوس یافت | | آن قدح بشکست آن ساقی نماند ۱۳۱۳ھ

ولہ

چون فضل رحمن باکرم رفتہ سوی ملک عدم
بگذاشت ہرکس را بغم آن رونق باغ ارم
کردہ رقم تاریخ آن واجد بصد شور و فغان
رفت از جہان اندر جنان ہادی دین والا ہمم ۱۳۱۳ھ

رفت ازجہان ۷۴۷	اندر جنان ۳۵۹	ہادی دین ۸۴	والا ہمم ۱۲۳
والا ہمم ۱۲۳	ہادی دین ۸۴	اندر جنان ۳۵۹	رفت ازجہان ۷۴۷
اندر جنان ۳۵۹	رفت ازجہان ۷۴۷	والا ہمم ۱۲۳	ہادی دین ۸۴
ہادی دین ۸۴	والا ہمم ۱۲۳	رفت ازجہان ۷۴۷	اندر جنان ۳۵۹

ولہ

فضل رحمن چو رفت از دنیا | کرد مسند نشین احمد را
صوری و معنوی برآمد سال | چون شمردم طریق ابجد را
بہر سمبت چہار بار بخوان | گر کنی واجد این چنین کد را
صنعتے کردہ ام درین تاریخ | سیزدہ یک ہزار سہ صد را
معنوی سمبت ۱۹۵۲ صوری ۱۳ ۱۳ھ

ولہ

فضل رحمن کے بعد دنیا مین | ہوئی احمد سے دین کی زیبائی

ہاتف غیب نے کہا واجد
باغ ایمان مین ہی بہار آئی
۲۰۸ ۱۱۰۵

ولهٗ

ہوا مولوی فضل رحمٰن کا غم … کہ روشن تھی جنکے قدم سے زمین
یہ نادر ہی صنعت مین واجد نے سن … کہا - ہی ارم مین گئے قطب دین
١٣١٣ھ

ولهٗ

رحمٰن کا فضل خاص نمایان ہی نام سے … کیونکر نہ انکے غم مین گریبان ہو چاک ہاے
واجد نے بہر سال یہ ہجری مین فکر کی … پنہان ہوا ہی نیر دین زیر خاک ہاے
١٣١٣ھ

ولهٗ

ہوئی فضل رحمٰن کی رحلت جہان سے … نہ کیون تلخ اس غم سے ہو زندگانی
کہا ہی یہ واجد نے اب سال فصلی … عدم مین گئے شاہ آفاق ثانی
١٣١٣

ولهٗ

راہی خلد ہو گئے ہین جناب … شور و فریاد آہ گھر گھر ہی
سال سمبت لکھا یہ واجد نے … فضلِ رحمٰن نہین ہین محشر ہی
سمبت ١٩٥٢

ولهٗ

نہو غم سے کسطرح دل چاک چاک … گئے قطبِ دین سوے خلدِ برین
لکھا عیسوی سال واجد نے یون … قیامت ہی جب فضل رحمان نہین
١٨٩٥ء

ولهٗ

سوے جنت مولوی صاحب گئے … کیون نہو ہر شخص کے دلکو ملال
کون ایسا تھا زمانے مین ولی … اوٹھ گیا دنیا سے اب فضل و کمال
فکر تھی واجد مسیحی سال کی … ہر گھڑی ہر دم یہ رہتا تھا خیال
ہاتفِ غیبی کی یہ آئی ندا … مصرع برجستہ لکھ یون بہر سال
ہو گیا بے دل زمانہ آہ آہ … فضل رحمٰن نے کیا ہی انتقال
١٨٩٥ء

وارث - جناب منشی عبدالوارث خانصاحب حیدرآبادی

کیون بجا آج کوچ کا ڈنکا | کیون بجی الفراق کی نوبت
مین بھی حیران تھا کہ ہی کیا بات | دفعتہً چھا گئی جو اک وحشت
تھا اسی سوچ مین سراسیمہ | کہ سُنی یہ صدائے پُرحسرت
ہادی خلق فضل رحمٰن آج | کر گئے اس جہان سے رحلت
کمر اس حادثے سے ٹوٹ گئی | کیون نہ اب کوزہ پشت ہو ہمت
آدمی کیا جہان مین کم سے تھے | کیون اجل آکے توڑنے کی بیعت
سُن کے یہ آرزو نے مجھسے کہا | اب نکلنے کی میرے کیا صورت
کس سے اب رازِ دل کہونگی مین | کون پوچھیگا درد کی حالت
کچھ عجب ذات تھی سراپا فیض | اونپہ نازل خدا کی ہو رحمت
وہی اک جائے تھی ٹھکانے کی | واہ تقدیر واہ ری قسمت
محوِ دیدار یاس و حرمان ہون | میری وارث عجیب ہی حالت
فکر سال وفات کیا کیجے | کہ نہین مجھ مین کہنے کی طاقت
تو ہی کہدے سے دلِ حزین تاریخ | کہ ہوا گم وسیلۂ خلقت

ولہ

ھُوَ اللہ خالقٌ حیٌّ لا یموتُ

ولہ

اللّٰھمّ صلِّ علیٰ محمّدٍ نبیّکَ و رسولکَ وعلیٰ قطبِ الانام

ہادی - جناب محمد ہادی صاحب ساکن موہان ضلع اناؤ

سید درویش عالم باعمل | پائے بندِ شرعِ ختم المرسلین
آنکہ نامش فضل رحمٰن بودہ است | آفتابِ ہند بود او بالیقین

از طفیلِ ذاتِ والایش بہند — بُد مراد آباد گنجِ علم دین
تنگ چون آمد ازین دار فنا — بُرد رختِ خویش در خلدِ برین
بانگِ ترحیلش بعالم در رسید — روم و ایران کابل تاتار و چین
ہر کہ بشنید آن صدائے جان گزا — شد ز فرطِ درد و غم زار و حزین
بہرِ سالِ رحلتش چون کرد فکر — ہادے خون گشتہ دل اندوہگین
داد ہاتف از سرِ یاد این ندا — مسکنِ وے بودہ در خلدِ برین
۱۳ ۱۳ھ

ولہ

ذاکرِ حق فضلِ رحمٰن وارثِ دینِ نبی — خازنِ اسرارِ مولیٰ رہنمائے عالمین
یادیِ اسلام و عارف مرشد و قطبِ جہان — جان بحق تسلیم کرد آن واقفِ شرعِ مبین
از سرِ ہر مصرعی حرفی چو گیری ہادیا — می شود سالِ وصالِ آن امامِ علم دین
۱۳ ۱۳ھ

ولہ

شاہ اقلیمِ ولایت آنکہ بے وہم و گمان — ضابطِ احکامِ شرع و مخزنِ عرفان بود
حامیِ دینِ نبی و کاشفِ سرِّ خدا — عالمِ علمِ حدیث و واقفِ قرآن بود
سالکے در فقر مثلِ وے نبودہ در جہان — عارفے مثلش بہ گیتی دور از امکان بود
آہ از دنیا سفر کرد و بجنت در شتافت — آنکہ نام نامے او فضلِ رحمان بود
فکرِ سالِ رحلتِ آن شاہ چون ہادی نمود — آمد از غیب این ندا سردفترِ شاہان بود
۱۳ ۱۳ھ

ہاشمی۔ جناب محمد نور الحسن صاحب

مَاتَ قُطْبُ الْهِنْدِ نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ
۱۳ ھ ۱۳

ولہ

فضلِ رحمٰن آفتابِ معرفت — وقتِ مغرب ناگہان گشتہ نہان
بست و دوم از ربیع اولین — روز آدینہ بہ یزدان شد روان

وقت مغرب شد غروب آن مهر دین — نیلگون گشته زمین چون آسمان
هاشمی سال وصالش برنگاشت — قطب هندستان شد اکرم از جهان ۱۳۱۳ھ

وله

دریغا مولوی شه فضل رحمن — نهان شد مهر حق شد روز دین شام
مراد آباد مدفن گشت در روز — که باشد شهرتش از هند تا شام
نوشتم هاشمی سال مسیحی — مزار فضل رحمن شاه اسلام ۱۸۹۵ء

وله

فضل رحمن که رحمت حق بود — شد چو خورشید زیر ابر نهان
روز آدینه وقت مغرب بود — شب بست وسه آه گشت روان ۲۳
روز شنبه بخاک گور بخفت — آسمان و زمینست گریه کنان
هاشمی سال هجریش بنگاشت — مدفن شیخ هند قطب جهان ۱۳۱۳ھ

وله

حضرت فضل الرحمن ولی — مهر حق از پیش و مه دین ز پس
مدفن او جای قبول دعاست — خیز و ببین رحمت الله بس
زنده جاوید بود جان پاک — روح مجرد شد و رست از قفس
سال مسیحی تو بگو هاشمی — روضه مرشد با عیسی نفس ۱۸۹۵ء

وله

مراد آباد بود آن فیض بنیاد — که بر هندوستان فرمود احسان
سر پیرایه عرفان فضل رحمن — سراپا جود رفت آخر ز گیهان
جهانے خاک بر سر کرد زین غم — بچشم اشک و بلب آه و صد افغان
نوشتم هاشمی سال وصالش — شد از ماتم مراد آباد ویران ۱۳۱۳ھ

ولہ

مولوی فضل رحمن قطب دین — زین جہان شد در بلا لنگ بارگاہ
زندہ باشد کان مسیحائے جہان — مردہ دل را زندہ کردی از نگاہ
ہاشمی تاریخ اسمی عرض کرد — مولوئے فضل رحمن آہ آہ
۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

چو حضرت فضل رحمن زین جہان رفت — سیہ شد روز بے خورشید تابان
بروز شنبہ آن مہر معارف — بہ ابر قبر آمد چون بہ تن جان
نمودم ہاشمی تاریخ روشن — بمغرب آفتاب ہند پنہان
۱۲۱۸ ۹۵

ولہ

فضل رحمن کہ شاہ عرفان بود — کرد ویران جہان و خلد آباد
ہاشمی سال وصل کرد رقم — فضل رحمن بپاک یزدان باد
۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

حضرت احمد میان غمزدہ گریہ کنان — بالب گوہر فشان کرتے ہین سب سے خطاب
نور سے تھے سرتاپا شام کو پردہ کیا — مہر جہان چھپ گیا ہائے بزیر سحاب
رحمت و فضل آپ تھے بوڑھے بڑے با تھے — ورد مین چپ چاپ تھے ایسے تھے عالیجناب
مہر سپہر زمین ماہ منیر یقین — کیون نظر آتا نہین ابر کی ہی کیا نقاب
آج ہی کسکا وصال جس سے پریشان ہی حال — کون تھا اہل کمال جس سے ہی یہ انقلاب
روز سیہ شام ہی ہائے وہ کہرام ہی — خاص ہی یا عام ہی سبکو ہی بس اضطراب
ہاشمی بینوا کہتا ہی یون برملا — ہند کا حیرت فزا ڈوب گیا آفتاب
۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

رقمزدۂ اہل نیاز ہاشمی محمد نور الحسن
۱۳ ۱۳

یوسف - جناب حکیم محمد یوسف صاحب بلاسپوری

قطب ارشاد جہان رفت وجہان	ماندہ چون یوسف بجان غمناک وے
فضل رحمن بود اسمش - باد نیز	فضل رحمانی بجان پاک وے ۱۳۱۳

یثربی - جناب مولوی حسین علی صاحب سندیلوی

بود مولانا محمد فضل رحمن با خدا	رفت ازین عالم بقرب بارگاہ کبریا
از عدد سن وز عبارت وقت شد یثربی	از ربیع اولین بست و دوم اول عشا ۱۳۱۳ھ

ولہ

وَلِیُّ الزَّمَانِ شَیْخُنَا فَضْلُ رَحْمٰن	لَقَدْ کَانَ ذَا الْفَضْلِ فَیْضًا عَمِیْمًا
سُئِلْنَا عَنِ الْعَامِ فِیْہِ وِصَالُہٗ	فَقَالُوْا وَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۱۳۱۳ھ

اعتذار واجب الاظہار

چونکہ حسب درخواست خاکسار کے نورحدیقہ فضل رحمانی نورحدیقہ فیض سبحانی مرشد کل ہادی سبل جناب فاضت مآب شاہ احمد میان صاحب سجادہ نشین بارگاہ امام الواصلین مقدام الکاملین حضرت مولانا شاہ فضل رحمن علیہ الرحمۃ والرضوان نے اسی ماہ ربیع الاول مین عرس شریف کی بائیسوین تاریخ سے چند روز پیشتر قصائد وتواریخ کے کاغذات واسطے طبع کے اس مطبع مین غیر مرتب بھیجدیے تھے اور ارشاد فرمایا تھا کہ سوا انکے جو تاریخین اودھ اخبار وغیرہ مین طبع ہوچکی ہین انکو بھی حسب ترتیب حروف تہجی تخلص شعرا کے اس مجموعے مین درج کردینا لہذا عجلت کے سبب سب تاریخونکو جمع کرکے ترتیب دینے اور لکھوانے اور صحیح کرنے اور چھپوانے مین کوئی غلطی بشریت سے ہوگئی ہو یا کسیکی تاریخ اس مجموعے مین درج ہونے سے رہگئی ہو تو امیدوار ہون کہ اسکو راقم کے پاس بھیجدین تا آیندہ صحت کے ساتھ وہ بھی چھاپ دی جائے۔

راقم آثم محمد عبدالعلی آسی مدراسی مہتمم اصح المطابع محمود نگر لکھنؤ

ضمیمہ جدیدہ

اویس۔ جناب منشی محمود الحسن صاحب صفی پوری

فضل رحمن عارف اکمل ۔۔۔ ناگہان رفت از جہان صد آہ
چون صحابہ بظاہر و باطن ۔۔۔ پیرو سنت رسول اللہ
در جنان ہم بخیر مقدم او ۔۔۔ حور یا شد منتظر بر راہ
سال رحلت بگو اویس حزین ۔۔۔ مرقد وے شدہ زیارت گاہ ۱۳۱۳ھ

ارشد۔ جناب مولوی غلام حیدر صاحب بلگرامی

دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَضْلُ الرَّحْمٰن ۔۔۔ قَائِمُ اللَّیْلِ اِمَامُ الزُّھَّادْ
کَتَبَ الْاَرْشَدُ عَامَ التَّرْحِیْل ۔۔۔ رَحَلَ الشَّیْخُ ھُمَامُ الزُّھَّادْ ۱۳۱۳ھ

اثر۔ جناب منشی شمس الضحیٰ صاحب سندیلوی

جناب فضل رحمن نور عرفان ۔۔۔ سوے جنت روانہ شد بیکدم
چو جستم بے سر اندیشہ تاریخ ۔۔۔ بجنت جای دلکش یافت گفتم ۱۳۱۳

ولہ

جو تھے مولوی فضل رحمن شاہ ۔۔۔ تصوف کے ایوان کے روشن چراغ
گئے خلد کو جب وہ عالی مقام ۔۔۔ ہوا اور رونق پہ جنت کا باغ
اثر نے لکھا سال از روے آہ ۔۔۔ جگر پر ہوا اب یہ اک تازہ داغ ۱۸۹۵ع

ولہ

مبارک نفس فضل رحمن شاہ ۔۔۔ کہ جنکا نظیر اس جہان مین نہ تھا
صد افسوس دار فنا چھوڑ کر ۔۔۔ روانہ ہوے سوے ملک بقا
یہ وہ حادثہ ہی کہ سینہ ہی چاک ۔۔۔ یہ وہ غم ہی جسکی نہین انتہا

ولے مرضی حق مین کسکو ہی دخل	وہ مالک ہی جو اُسنے چاہا کیا
یہ لازم ہی انسان کرے اختیار	ہراک حال مین صبر و شکر و رضا
ہوئی فکر جب مجھکو تاریخ کی	تو دی ہاتفِ غیب سنے یہ ندا
اختر لکھو یون سال از روے درد	غروب آہ مہر ہدایت ہوا ۱۸۹۵ء

جناب مولوی سید انوار احمد صاحب

فضل رحمن رہبر دین خدا	رفتہ از دنیا بجنت شد مقیم
سال وصل آن ولی گفتا سروش	مسکنش گردید جنتُ النعیم ۱۳۱۳ھ

جناب مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی

میرے مولی فضل رحمن چل بسے	مجمع فیضان و احسان چل بسے
جملہ عالم کے جو تھے پیر ھدا	اب وہ پیر جملہ پیران چل بسے
ہمکو بیکس چھوڑ کر خود عرش پر	ماہ تقوے مہر عرفان چل بسے
کیا کرون یارب بہت بیتاب ہون	شیخ شیخان جان جانان چل بسے
جب کیا تاریخ کا مین نے خیال	بولا ہاتف فضل رحمن چل بسے ۱۳۱۴ھ

اختر جناب مولوی محمد محمود حیدر صاحب فرخ آبادی

ممدوح خلق و خاصئہ درگاہ کبریا	حامی دین و ملت سلطان انبیا
عرفان مآب و پیرو احکام مرتضا	فرمانروای کشور اخلاق مجتبا

احمد میان گل چمن زہد و اتقا
مہر سپہر معرفت و ہمت و عطا

سرور ریاض حلم حسین فلک مقام	دریاے رحم و ہمت ممدوح خاص و عام
پابند شرع و محو عبادات صبح و شام	خوش خلق و خوش مزاج و خوش عادات نیکنام
احمد میان گل چمن زہد و اتقا	مہر سپہر معرفت و ہمت و عطا

آئینهٔ محافل دین پیمبری — زینت فزاے مجلس احکام حیدری
پا بند حلم و همت شبیر و شبرے — فرمانروای مملکت فیض گستری

احمد میان گل چمن زهد و اتقا
مهر سپهر معرفت و همت و عطا

از فضل حق بمسند فقر و فنا نشست — مثل مسیح بر فلک اعتلا نشست
بر تخت فضل و زهد بصد اتقا نشست — بهر هدایت همه عالم بجا نشست

احمد میان گل چمن زهد و اتقا
مهر سپهر معرفت و همت و عطا

پابند حکم حضرت غفار هست این — حامی دین احمد مختار هست این
در ملک فیض صاحب ایثار هست این — در بزم زهد شمع پر انوار هست این

احمد میان گل چمن زهد و اتقا
مهر سپهر معرفت و همت و عطا

او هست نونهال گلستان معرفت — او هست نور نیر تابان معرفت
او هست آبروی دُر کان معرفت — او هست بلبل چمنستان معرفت

احمد میان گل چمن زهد و اتقا
مهر سپهر معرفت و همت و عطا

او هست مهر اوج کرامت بفضل حق — او هست ماه برج ولایت بفضل حق
او هست پیر بزم طریقت بفضل حق — او هست نور محفل همت بفضل حق

احمد میان گل چمن زهد و اتقا
مهر سپهر همت و خوش خلقی و عطا

در دهر گرچه سید محمود اخترم — لیکن زجور چرخ دنی زار و مضطرم

بنما سخاے خویش کہ آل پیمبرم | امید بار آر کہ مفلوک بی زرم

احمد میان گل چمن زہد و اتقا
مہر سپہر معرفت و ہمت و عطا

ای چشمۂ کرم بنگر حال زار من
جز ہمت تو نیست کسی غمگسار من

سیماب وار ہست دل بیقرار من
دستم بگیر ای شہ عالی تبار من

ای سرو بوستان عنایات کبریا
احمد میان گل چمن ہمت و عطا

وله

حرف	مصرع اول	حرف	مصرع دوم
ح	حضوری خدا و قرب پاک مصطفا داری	ض	ضیای بزم عرفان دل چو آئینہ صفا داری
ر	رضا جوی خدا و مصطفا و اہل بیت او	ت	تر و تازہ ریاض زہد و ورع و اتقا داری
م	مبرا از معاصی و جرائم طیب و طاہر	و	وحید روزگار و دلق بی ریب ریا داری
ل	لب معجز نمایت وا نماید عقدۂ لاحل	ا	اولی العزم و یار و وارث خلق مصطفا داری
ن	نباشد چون بعالم فضل رحمن شامل حالت	ا	امیر ملک فقر و ورد اسماے خدا داری
ش	شب و روزت بہ شغل طاعت حق قطع میگردد	ا	اطیعوا اللہ را در ہر دو عالم رہنما داری
ہ	ہدایت را شریعت را طریقت را حقیقت را	ا	انیس و ہمدم و غمخوار و یار بی ریا داری
ح	حصول مطلب لہای عالم اکرم و اشرف	م	متاع پیروی خلق شاہ انبیا داری
د	دلت آئینۂ عرفان تنت گنجینۂ فیضان	م	مبارک بندۂ و شان علی مرتضا داری
ی	یکی رحم و دگر فیض و سوم سرمایۂ احسان	ا	اولی العزم جہان ہستی بدل این چیزہا داری
ن	ندیدم مثل تو در ملک عرفان صاحب عظمت	ق	قناعت ملک موروثی و علم ماسوا داری
ط	طہارت را ریاضت را عبادت را سخاوت را	ب	بقلب صافی خود مہمان صبح و مسا داری
م	مراد دل نہ چون یابد گداے آستان تو	ر	رئیس ابن رئیس ارث علم انبیا داری

اعانت کن اعانت کن بکار مشکل اختر	دل بی کینہ و شفاف دست پرسخاداری
اولی العزمی تو در جملہ عالم شہرتے دارد	بدہ چیزی ازان گنجے کہ در ملک عطاداری
امید اختر نالان برآرای منبع ہمت	دل خود راکہ محو رحم ہر صبح و مساداری

سیکھا

یعنی تادیب و تفہیم برای حضار در دولت قطب دوران مولانا فضل رحمن رضی اللہ عنہ خیر الرضوان از جناب مولوی شاہ حبیب اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ ٹانڈہ

بھورسے پورروا دھیمے دھیمے	اُٹھورسے بدر وا دھیمے دھیمے
برسو ہو میگھا دھیمے دھیمے	کھلورسے موروا دھیمے دھیمے
چمکورسے بجری دھیمے دھیمے	ترٹپورسے برہی دھیمے دھیمے
رٹورسے پپھرا دھیمے دھیمے	دھڑکو مورسے جیرا دھیمے دھیمے
اُٹھورسے سینہی دھیمے دھیمے	چلورسے ٹوہی دھیمے دھیمے
رُو مُوسے نیان دھیمے دھیمے	کرویہ بینان دھیمے دھیمے
بھو مورسے کجرا دھیمے دھیمے	جرو مورسے جیرا دھیمے دھیمے
ایس نہوسے حبیب سینے جاگ پڑین بکلائے	تہ ڈر مین تم رہو ن کہین نیند اُچٹ نجائے

ولہ بروگ

کَون بَتھا مُورا جیا بَو رانا	کَہِہ بُرہا ہیہ آئے سماناَ
کس صدمے مین میرا دل دیوانہ ہوگیا	کسکی محبت مجھمین سما گئی
کَون اَگن وَگدسے ہیا نا ہین	جِتہین جَرون بَرون بجگا ہین
کون آگ میرے دل مین دہکتی ہی	کہ اسکی سبب سے مین دنیا مین جلتی ہون
کَو سُوامی مُوری بانہ گہیتا	کہاں گیو مُورسے کُنور کنہیتا
کون سردار ہی جو اب میری بانہہ تھامے	ہائے کہان گئے میرے چاہنے والے نوجوان

سلہ از ... [illegible] ... تفصیل ظاہر ... مولانا شاہ ... قطب ... [illegible]

کہہ ڈھونڈھن تم ڈھونڈھن جاؤن
کس بیابان مین ای سردار تمکو ڈھونڈنی جاؤن

کہہ پاؤن سر چرن نواؤن
اب کن قدمونپر آرزو کا سر جھکاؤن

کون سہاگ بھاگ آب مورے
اب میرے کون نصیب اور سہاگ یعنی کسپر سنگار کرون

جو سنگ نہ لاگیون مین تورے
جو ای سردار مین تمہارے ساتھ نہ ہوئی

تم بن کو مورا دھیر بندھیا
سواے تمھارے کون شخص میرا تسلی دینے والا ہے

تم بن کو موری پیر ہریا
سواے تمہارے کون میرے درد کو کھونے والا ہے

کون کاج مورا جوبن بارا
اب کس کام کا میرا جوبن نیا

جو چھٹ گیو کنتھ رتنارا
جبکہ چھٹ گیا میرا ایسا خوبصورت معشوق

پیو کھوجت سب کھوئے کے پایون پیا پران
اپنے پیا کو ڈھونڈھتی ہون اور جو کچھ تھا سب کھو کر اپنے پی کو پایا تھا

سو مورا کنتھ ہیران ہی تمی کھوجو سہیلی آن
تو اب میرا پیا کھو گیا ہے تو ای سہیلیو آؤ اور ڈھونڈھو

ہون جوگی تو وہ بھیک بھکھاری
مین تمہارے جوگ مین ہون اور در کی فقیر ہون

کہہ ڈھونڈھون تم جوگی مراری
تو اب تمکو کہان ڈھونڈھون ای جوگی خوش بیان

کون دیس جو مورے جوگی چھائے
کس دیس مین میرے جوگی چھائے یعنی جا بسے

کہہ کارن موہے سنگ نہ لائے
اور کسو جہسے مجھے ساتھ نہ لے گئے

نلجی ہون گھر بار تجاؤن
بے پروا ہو کر در بدر پھرون گھر بار چھوڑون

پی تورے کھوج کہین سن پاؤن
ای پیا اگر تیرا پتا کہین مین پاؤن

ہے پنڈت گن گیان گوسائین
پیا میرا پنڈت تھا اور عقل کا پتلا اور بہت اچھے کام کرنیوالا

تم سے آگر کو جگت ناہین
ای پیا تمسا نیک کردار اچھا تمام دنیا مین دوسرا نہین

ہے پنڈت پر یمی بیراگی
الکھ بیم بیراگ سبھاگی

کون کون گن کیرت بکھانون
کس کس ہنر مین مین تمہاری تعریف کرون

جس تم ہیتو نہ دوجا جانون
جیسے تم تھے ویسا دوسرا نظر نہین آتا

تمھی سے مین بھیون سرکھیا
تم ہی سے مین ہوشیار ہوئی

اندھ ہتیون سو نینن دیکھا
مین تو بے آنکھ تھی تمسے آنکھون والی ہوئی

تم بن مین دکھیا بھیون کہان ڈھونڈھون کت جائے
اے پیا بغیر تمہارے مین بے وارث ہوگئی کہان ڈھونڈھون اور کہان جاؤن

جو درشن مین پاؤن پڑون اگن مان دھائے
اگر تمہاری زیارت مجھے نصیب ہو تو آگ مین بھی گرنا قبول ہی

نینن رہے چتر تورے چھائے
میری آنکھونمین تمہاری شکل بسی ہی

ہردے مورت صورت سمائے
میرے دل مین تمہاری تصویر کھنچی ہے

سمرن یاد کرین بینا ہان
تمہاری اچھی باتین یاد پڑتی ہین

امرت بات کہیو جو نا ہان
جو بات کہتے تھے شیرین اور اچھی کہتے تھے

چال نرال تور متواری
تمہاری مست چال اور نرالی

آدت یاد جاؤن بلہاری
یاد آتی ہی مین تمپر قربان ہوجاؤن

کشٹ پڑے کے دھیر بندھیا
سخت وقت پر آپ تسکین کرتے تھے

ٹوٹی ناؤ کے پار لگیا
اور ٹوٹی ناؤ کے پار لگانے والے تھے

بوہت موری پڑی منجدھارا
اب میری کشتی بیچ منجدھار مین آگئی ہی

تم بن کو نہین کھیون ہارا
سوائے تمہارے کون پار لگانے والا ہی

پریم روگ دینھو موہ آگی
عشق کا مرض آپ نے مجھے دیا

سو برہ روگ آپ جرون ابھاگی
اب اس غم فراق مین مین بدقسمت جلتی ہون

بوری کبھی پھر دون چھو اورا
کہان وہ چندر مین جہکا چکورا

[illegible]

گھر باہر کہ کاج کا سب ہی لگاؤن آگ

گھر بار کس کام کا سب مین آگ لگا دون

باؤرہوئی بن بن پھروں جرون مرون پیالاگ

سڑی ہوکر جنگل جنگل پھرون اور عشق محبوب مین جلتی ہوں

پیا کل دیکھ تو لا اک جوگی

اسطرح کا بیچین دیکھکر ایک جوگی کہنے لگا

کہہ باؤرہ کچھ بتھا پیو کی

کہ ای دیوانی کچھ غم کی داستان تو کہہ

برہی حبیب بروگی ابھاگا

ای غمزدہ حبیب اور بدقسمت

کون بروگ سے لیہے بیراگا

کسکے غم مین تونے یہ گت بنائی

کون پیتم تم باؤر کھیو

کس معشوق کے عشق مین دیوانی ہوئی

کہکے تپنہ جرو جیو دیہو

کسکے آتش عشق مین جلکر اپنی جان دیتی ہو

پیتم مورے فضل رحمانا

میرا پیا فضل رحمن ہی کہ جسکے عشق مین جلتی ہوں

جگت سنسار جو ہتیو بکھانا

کہ جو تمام جہان مین مشہور تھا

نگر مراد آباد رکھوا رہے

قصبہ مراد آباد کے رہنے والے

احمد میان کے پالن ہارے

اور صاحبزادہ احمد میان کے پالنے والے تھے

بارہ وفات بائیس[۲۲] تاریکھا

بارہ وفات کے مہینے مین بائیس تاریخ کو

سورج چھپا جگت بھا اندھیکا

آفتاب ولایت چھپ گیا اور تمام دنیا تاریک ہوگئی

سورگ لوگ بیکنٹھ سدھارے

دین کے بہادر لوگ راہی جنت ہوگئے

تہ کی برہ داہ دکھ جارے

مین انکے غم مین مبتلا اور آتش فراق مین جلتی ہون

دنہ سوک ار ساجھ سنیچر جگت بھیو اندھیار

دن جمعہ کا اور شام سنیچر کے دن کی دنیا تاریک ہوگئی

تیرہ سو تیرہ ہجری مان ملے سیام کرتار

سن تیرہ سو تیرہ مین میرے پیتم کا وصال اللہ پاک سے ہوا

اِتْنِک کہتا کہا اور رُو وا — مُرجھا گرا جِس پات بچھوا
اتنی داستان غم کہکر رویا — پژمردہ ہوکر گرا جیسے درخت کا پتا مرجھا کر گرتا ہی

یا تو مین کا وہ جَل پھینکا — یا جِس اگن اسپند کا لیکھا
یا تڑپتا تھا جیسے ماہی بے آب — یا جیسے اسپند آگ پر چٹکتا ہے

نینن نیر چُوے جھرلائے — ندی نار پوکھر بھر آئے
آنکھوں سے (بباعث فراق) آنسو کی جھڑی لگ گئی — کہ جس سے ندی نالے تالاب بھر گئے

اوسکے کارن رُووا برُوگی — باورِ بھیو دیکھ کے جوگی
مین غمزدہ اُسکے سبب سے رویا — کہ وہ جوگی (سائل) مجھے دیکھکر دیوانہ ہوگیا

نگو لاگ بورِی بورا ئے — تن مَن جوبن سب بسرائے
اور وہی (جوگی سائل) مثل دیوانہ کے گو باؤ بکنے لگا — اور اپنے تن بدن اور جوبن سب بھول گیا

دَرسن آس بہت دِن بیتے — دُرشٹ پڑوا پیا م بِن جیتے
تمہارے دیکھنے کی امید مین بہت دن گذر گئے — اب مجھپر بہت سخت وقت پڑ گیا ہی ای پیر جانے والے

کا ہمسے تم روٹھے گسائین — جانت ہو ہمرے کو ناہین
ای میرے آقا تم مجھسے کیا ناخوش ہوے — یا اینہمہ یہ معلوم ہی کہ میرا سوا تمہارے دوسرا نہین

تم موسے کرتار مان سَچلے کاج سب ساج
ای پیا تم عشق الہی مین محو رہے اور کام تمہارے سب درست ہوگئے

ہم جو آس تمہاری کیسے رہین وہراج
اور مین تو تمہارا ہی آسرا لگائے ہون اب بغیر تمہارے کیسے تسلی ہو

کا تم ہین ہو بدیس جوگیا — بڑے چلبسیا نہ ساتھ لوگیا
کیا تم ہی ہو باہر جانے والے — بڑے چلے جانیوالے اور مجھے ساتھ نہ لیجانیوالے

جِنکے کارج چلیو سب کا ہو — کیسے نِٹھر کٹھور رہیاؤ
جس سے سب کا کام چلتا تھا — کیسے بے درد اور سخت دل ہو بیٹھ گئے

گوپن لائے لیہوُ نہ سامی
ہمراہ لاکر مجھے ساتھ نہ لیا

آپ اکیل بھیؤ بسرامی
آپ اکیلے ہوکر عیش کرنے لگے

دیکھو تم بن مور سہیلی
اگر دیکھو کہ بغیر تمہارے میری ساتھیان

بؤ رانی اور موکھ وہیلی
دیوانیان ہوگئی ہین اور چہرہ زرد یا داغ گئی ہین

کوئی گہے انب کی ڈارا
کوئی اس حالت فراق مین آنب کی ڈال پکڑے ہے

کوئی ٹھاڑھ تر داکھ چھوہارا
کوئی کھڑی ہی نیچے چھوہارے کے

بلکھ بلکھ رووَے کر بینجی
زار و نزار رو رہی ہین اور خوشامد کرتی ہین

تمرا جیا تنک نہ پسیجی
کیا دای پیا) تمہارا دل ذرا بھی نرم نہوگا

سوُنی سیج گھانوُن تور سونی
خالی بستر تمہارا اور جگہ بیٹھنے کی بغیر تمہارے مین دیکھکر

کیسے دیکھ رہین ابھونی
کیسے اپنے اختیار مین رہ سکتی ہون

کہت حبیب روح ریحانہ اور درشن ہر پائے
حبیب کہتا ہی (روح ریحانہ) اور آپ نے خدا کی دید پائی

حور قصور بھوگ سکھ داسی سامی رہے لبھائے
حور قصور اور کھانا پینا اور راحت ہر طرح کی پاکر ہمارے سیام ریجھ رہے

احمد میان مور شہزادہ
احمد میان میرے شہزادے

احمد اکیل رنگ کا راتا
کہ احمد کے رنگ مین سمائے ہین

پریمی ہتو پر رہ نیاسا
عاشق تو تھے لیکن غم فراق انکے پاس نہ تھا

مد دھکر ہتو پر پھول کے باسا
بھونرا تو تھے کہ ہر وقت اپنے پھول کے پاس رہتے

دن اور رین چیت ہرناما
دن رات احمد کی یاد مین تھے

بھوگ بلاس کرت بسراما
کہ کھانا پینا عیش آرام سب بھول گئے

سکھ سمپت کا پالا پیارا
میرا شہزادہ چین اور آرام کا پالا ہوا

اب تھکا ن آس برہا سے چھارا
اسپر ایسا غم واقعہ آیا کہ پژمردہ پریشان ہوگیا

وَہ رُووَت مُورا جیا بورانا
اِس غم مین جو وہ شہزادہ رویا تو اُسے رُتا دیکھکر مین بھی دیوانہ ہوگیا

وَرَک ہیا جس گو ہونکا دانا
اور میرا کلیجہ پھٹ گیا کہ جیسے گیہون کا دانہ پھٹا ہوتا ہے

بار دُولار مُور سرتاجا
میرا شہزادہ بے گناہ اور دُلارا سرتاج

تِہ پہ رُوسے اس دُکھ اُپرا جا
اُسپر ایسا غم یکا یک کیسا پھٹ پڑا

دیوا سیسن حبیبت دِوانہ
دعا دیوا سپنے حبیب دیوانے کو

رَہے کاج شہزادہ شہانہ
اللہ کرے ای شہزادے تمہارا راج شہانہ رہے

ہی کرتا جگت کے سائین انت او آؤ
ای شہزادے کچھ غم نہ کرو کہ ذات باری دنیا کے کام مین ہے اول سے آخر تک یعنی ہمیشہ

مُورے شہزادہ سانت کر کرہی قطب ارشاد
پس ای شہزادے صبر کرو اللہ پاک تمکو قطب ارشاد کریگا

حمد جناب منشی محمد محمود صاحب بلگرامی

بماہ وفات بئی شام سشنبہ
چو تاریخ بست و دوم شد نمایان

زدست اجل چاک شد وادریغا
کہن جامہ ہستی فضل رحمن

دو مصراع تاریخ ای حمد گفتم
بود ہجری اول دوم عیسوی دان

تعلق رہا کردہ از دار دنیا
شدہ در جنان اہل دل فضل رحمن

ولہ

لٹ گیا ہیہات گنج معرفت
فضل رحمن شاہ عرفان چل بسے

کیون نہ آنکھون مین جہان اندھیر ہو
شمع بزم دین و ایمان چل بسے

جو مراد آباد تھا گنج مراد
ہاے اُسکو کر کے ویران چل بسے

جو جو اُنکے عشق کے بیمار تھے
سب کے درد دل کے درمان چل بسے

دیکے اندوہ و ملال و اضطراب
لیکے تسکین دل و جان چل بسے

رہگئے احباب چھاتی پیٹتے ۔ چھوڑکر سب کو خردشان چل بسے
اقربا کو کہکے کیا سمجھائیے ۔ یار و غمخوار و عزیزان چل بسے
دیکھکر ساماں پھٹتا ہی جگر ۔ سب پڑا ہی میر ساماں چل بسے
حمد نے چاہی جو تاریخ وفات ۔ بولا ہاتف فضل رحمن چل بسے

حارث جناب مولوی تصدق حسین صاحب نوی

ملاذ و ملجاے ماغریبان شہ زمان شاہ فضل رحمن ۔ رموز دان نکات عرفان معارف آگہ ولی کامل
نواحی کشور عبادت بقبضۂ قدرتش سپردہ ۔ کہ فضل رحمن نمودہ بودش بملک تقوی امیر اول
براہ اسلام از کل و جزء چرا نبودی مطیع حکمش ۔ کہ بود از جان ز دل صدق پیرو شرع نبی منزل
مہتدی آنچنانکہ ہر کس ز علم او یافتہ نصیبی ۔ بزمرۂ عالمان عالم بعلم تحقیق گشتہ فاضل
نگشتہ محروم از در او کسی ز خاص و عوام ہستی ۔ ہنوز از مادر زمانہ نزاد مثلش سخی و باذل
ز رقناعت چنان بخشید باز باکس نماند حاجت ۔ ز دولت صبر شد توانگر بر آستانش چو رفت سائل
رواج بخشش رسوم ایمان و محو ساز مراسم کفر ۔ بنا حق را چہ ساخت محکم ز بیخ برکند اساس باطل
خوشا نصیب آن کسی کہ از دل بدست او تازہ کرد خرقہ ۔ شد ایمن از رنج و غم بجانش مدام فضل خدا است شامل
ز سیر ہستی دلش چو برخاست عازم ملک جاودان شد ۔ تعلق خلق ترک کردہ بذات خلاق گشت واصل
چو جانب خلد روح پاکش نمود پرواز جان عالم ۔ طپید از صدمۂ فراقش بصد تحیر چو مرغ بسمل
برای سال وصال پاکش دمی چو حارث بخویش رفتم ۔ ندای ہاتف بگوشم آمد شد بدار السلام داخل

ذبیح جناب منشی محمد اسمعیل صاحب ویسی

فضل رحمن شیخ با علم و عمل فخر زمان ۔ آہ ازین دار فنا رفتہ سوی خلد برین
زد رقم کلک اویسی از پئے سال وفات ۔ آفتاب کاملان ہند شد زیر زمین

ولہ

جنید وقت شاہ فضل رحمن ۔ خدا آگاہ رضی اللہ عنہ

شدہ واصل بحق گفتم اویسی | ولی اللہ رضی اللہ عنہ

رضوی جناب مولوی سید یوسف علی صاحب بلگرامی

فضل رحمن نے حیف صد حیف | جنت میں کیا ہی جاکے آرام
یوسف نے لکھا سر بکا سے | افسوس ہوا ضعیف اسلام

ولہ

فضل رحمن کے ہی چھٹنے کا ملال | دار فانی سے بحکم رب گئے
غیب کی تائید سے یوسف نے سال | یون لکھا - باغ ارم کو اب گئے

ولہ

واقف راز کبریا ہادی دین مصطفی | دیکھے ملال ناگہان ہا جہان سے اٹھ گئے
سال وصال پر ملال یوسف دل حزین یہ لکھ | راہبر رہ جنان ہادی جہان سے اٹھ گئے

رضوان جناب منشی ابوالمظفر مولی بخش صاحب آروی

فضل رحمن ولی شیخ الوقت | نکتہ دان رموز صدق و صفا
عامل و عالم حدیث شریف | رمزدان کلام پاک خدا
عارف و سالک مسالک فقر | ہادی راہ ملت بیضا
کر گئے کوچ دہر فانی سے | ہی رہین غم و الم دنیا
آپ اچھے گئے خدا سے ملے | ہی مریدون کا اُنکے حال بُرا
فضل رحمن ہی نام تا ریخی | کہ ولادت کا دے رہا ہی پتا
عمر ظاہر - ولی ہند سے ہے | اب کہان ہند مین کوئی ایسا
سال ترحیل مین نے اے رضوان | فضل رحمن ولی ہند - لکھا

سرور - جناب مولوی حکیم سید سرور علی صاحب مہتمم نومی مختار سیتاپور

مرشد کامل حقیقت کیش | منبع علم و فضل و کشف و یقین

عالم باعمل سراپا فیض — کاشف نکتہاے شرع مبین
عارف باکمال و شیخ اجل — رہنماے صراط دین متین
در طریقت نشان عرفان جُست — عَلَم فضل زد بعرش برین
در کمال حدیث و ہم تفسیر — ثانی خود نداشتہ بیقین
گر جلال حقیقتش پرسے — بود یک آفتاب روی زمین
روش آئینۂ حقائق بود — داشت انوار معرفت بجبین
آبرو یافتہ تصوف ازو — بود در بحر فقر دُر ثمین
خضر روشن ضمیر صبح نفس — رہبر گمرہان کج آئین
فخر سجادۂ جناب غوث — زبدۂ عارفان حجرہ نشین
حیف صد حیف زینجہان بگذشت — گشت جنت مکان و عرش مکین
زان قدم یافتہ بہار قدم — گلزمین ریاض خلد برین
گفت سال وصال او سرور — فضل رحمن چہ بود ہادی دین ۱۳۱۳

ولہ

چگویم از کمال فضل رحمن — سراپا سروحدت بود مرشد
دل عالم گرفتہ فیض معنے — عجب نور ہدایت بود مرشد
حقیقت را مجازِ او عیان کرد — زہے مہر شریعت بود مرشد
بشرع ظاہری از کشف باطن — ضیا بخش طریقت بود مرشد
جمال او کمال معنوی داشت — بدل آئینہ صورت بود مرشد
چہ روشن سال رحلت گفت سرور — چہا عین حقیقت بود مرشد ۱۳۱۳ھ

ولہ

فضل رحمن قدوۂ ارباب فضل — چون درآمد بر در خلد برین

بعد رفع قلب و یای نطق گفت ——— حور جنت ، فادخلوها خالدین
۹ ——— ۱۰۰۱ ——— ۱۴۲۲ — ۹ ۱۰ — ۱۳۱۳ھ

ولہ

فضل رحمن کہ بود عارف وقت ——— داشت آئینۂ کمال ضمیر
فقر از کشف او بفخر رسید ——— معرفت یافتہ از و توقیر
شد قلوب ارادت اندیشان ——— از فیوضش چو شمع پر تنویر
در کمالات خود مثال نداشت ——— از پئے خویش بود خاص نظیر
بود قطب زمانہ آن مرشد ——— چہ کند خامہ وصف او تحریر
فضل غوثیت از ازل بنوشت ——— بہر او کلک کاتب تقدیر
در بیان صفات عرفانش ——— عاجز آمد زبانم از تقریر
بود اندر جہان در فیضش ——— ق ——— مرجع حاجت امیر و فقیر
وطن پاک او مراد آباد ——— زین سبب کرد مالک تقدیر
تا بر آید مراد خلق آنجا ——— جمع آیند طالبان کثیر
گفت سال وفات او سرور ——— از جہان رفت آہ شیخ کبیر

ولہ

غزلیات در شان پیر جامع الکمالات مرشدنا مولانا سید فضل رحمن صاحب رحمہ اللہ الوہاب

بحمد اللہ کہ خادم ہون جناب فضل رحمن کا ——— مین اک ذرہ ہون سرور آفتاب فضل رحمن کا
نہین محروم کوئی اس شہ عرفان کی رحمت سے ——— برابر فیض جاری ہی سحاب فضل رحمن کا
یہ ملجا بینوا کا ہی یہی تکیہ گدا کا ہی ——— مگر رحمت کدہ ہی نام باب فضل رحمن کا
مری کج مج زبان اوصاف مرشد مین ہو گیا گویا ——— یہ کیا قدرت لکھون رتبہ جناب فضل رحمن کا
مجھے شاہی ہی اے سرور فقیری کوے مرشد کی ——— گدا ہون مین در جنت مآب فضل رحمن کا

بنام ایزد عجب اعلی مقام فضل رحمن ہی ——— ولہ ——— وہ مقبول خدا ہی جو غلام فضل رحمن ہی

دکھاونگا یہ سکہ داور محشر کو محشر مین — مرے دل کے نگین پہ نقش نام فضل رحمن ہی

بنام ایزد وہ جای پاک ہی ہمرتبہ جنت — مرادآباد مین جیسے قیام فضل رحمن ہی

کوئی پیاسا نہ جائے یہ سبیل اہل عرفان ہی — روان عالم مین بحر فیض عام فضل رحمن ہی

دعا جو آپ کی ہی وہ ہی مقبول خداوندی — بھرا تاثیر سے ہر اک کلام فضل رحمن ہی

مے توحید سے سرشار مین ہر وقت رہتا ہون — حقیقت مین حقیقت بین جام فضل رحمن ہی

کرے جو یاد جس جا سے وہین ہوجائے حل مشکل — مین قربان فیض مین کیا انتظام فضل رحمن ہی

نہین کم اسم اعظم سے اثر اسم مقدس مین — جسے اکسیر کہتے ہین وہ نام فضل رحمن ہی

جسے اوج حقیقت اہل عرفان کہتے ہین سرور — تصدق ایسے مرشد کے وہ بام فضل رحمن ہی

ولہ

کوئی کیا جانے شان فضل رحمن — ملک ہین رتبہ دان فضل رحمن

لکھون کیا داستان فضل رحمن — حقیقت ہی نشان فضل رحمن

جسے کہتے ہین لاہوت اہل وحدت — وہی تو ہی مکان فضل رحمن

گیا جو کوئی ناجی ہوگیا وہ — ہی جنت آستان فضل رحمن

لسان الغیب ہی شاہد ہی اللہ — زبان حق بیان فضل رحمن

نکیون تاثیر پیدا ہو زبان مین — کہ ہون مین مدح خوان فضل رحمن

زہے طالع کہ سرور ہی ازل سے — گدائے آستان فضل رحمن

ولہ

مرے فضل رحمن کا کیا مرتبہ ہی — فرشتے ہین سکتے مین شان خدا ہی

وہ سینہ ہی یا جلوہ گاہ خدا ہی — دل روشن آئینۂ حق نما ہی

مین رٹتا ہون ہر وقت نام مبارک — مرے درد دل کی یہی اک دوا ہی

سوا آپکے حل کرے کون مشکل — مین ہون بینوا حشر کا سامنا ہی

کرم مجھپہ ہوجائے ای میرے مرشد — سہارا تو کونین مین آپ کا ہی

سوال اپنے سائل کا سنیئے خدارا — یہ خادم در پاک کا اک گدا ہی

مدد کیجیے قبر مین میرے مولی　　بصد عجز سرور کی یہ التجا ہی

ولہ

مصیبت مین ہو گئین پھنسا فضل رحمن　　مدد میرے مشکل کشا فضل رحمن
پڑی ہی مری ناؤ سیل بلا مین　　خبر لیجیے جلد یا فضل رحمن
اب امداد کا وقت ہی میرے مولی　　کرم از پئے مصطفا فضل رحمن
یہ بیڑا مرا پار کر دو خدارا　　دم دستگیری ہی یا فضل رحمن
مرے کام بنجائین بگڑے ہوے سب　　مدد میرے حاجت روا فضل رحمن
مجھے دین و دنیا مین ذلت نہو کچھ　　مرے مرشد رہنما فضل رحمن
بجز رحم حضرت کے دونون جہانمین　　نہین ہی ٹھکانا مرا فضل رحمن
مری مشکل نزع ہو جائے آسان　　یہی ہی مری التجا فضل رحمن
مین ہون مست کیفیت عشق حضرت　　پلایا مجھے جام کیا فضل رحمن
حزین گردش آسمان سے ہی سرور　　بس اب دستگیری ذرا فضل رحمن

ولہ

فضل رحمن کا شرف خالق اکبر جانے　　سچ ہی اسرار حقیقت کوئی کیونکر جانے
قادری ہین مرے مرشد خلف غوث کبیر　　اُنکے اوصاف جو ہو خضر سراسر جانے
غوث الاعظم کے مریدونکو نہین کچھ غم حشر　　اور باقی کی جزا داور محشر جانے
جام عرفان مرے مرشد کو عطا فرمایا　　سر مخفی کا شرف ساقی کوثر جانے
فضل رحمن کی زیارت جسے ہو جائے نصیب　　بالیقین وہ شرف دین پیمبر جانے
بارک اللہ وہ دل پاک ہی آئینہ غیب　　یہ فیوض ازلی خالق اکبر جانے
حضرت غوث کے خدام مین ہی یہ سرور　　شاہ جیلان کا شرف مرشد رہبر جانے

شوق جناب مولوی محمد ظہیر احسن صاحب نیموی عظیم آبادی

فضل رحمن آیۂ فضل اکرم　　زبدۂ ارباب عرفان و یقین
قدوۂ اہل صفا و معرفت　　افتخار اولین و آخرین

جان نثار شاہد بزم ازل ... دلربائے رحمۃ للعالمین
مرشد ما ہادی روشن ضمیر ... شمع ایمان و سراج السالکین
عالم فقہ و حدیث مصطفی ... ماہر اسرار قرآن مبین
آفتاب آسمان اتقا ... ماہ تابان سپہر علم و دین
نقشبند معنی فقر و فنا ... یادگار خلق ختم المرسلین
رہنمائے سالکان راہ حق ... پیشوائے اولیائے عارفین
ذات پاکش مایۂ فخر جہان ... خاک پایش کحل چشم حور عین
در شب شنبہ میان مغربین ... بست و سوم از ربیع اولین
ترک دنیا گفت و شد سوئے جنان ... کرد استقبال او روح الامین
بر در فردوس رضوانش بگفت ... مرحبا یا امام المتقین
در فراقش گریہ کرد آسمان ... در غم او تیرہ شد روئے زمین
باد نازل بر مزار پاک او ... رحمت یزدان ز چرخ چنبرین
شوق تاریخ وصالش زد رقم ... پاک دل شد جانب خلد برین ۱۳۱۳ھ

شیفتہ جناب مولوی ابو الجمیل محمد عبد الجلیل صاحب پھلواروی

مرشد ما فضل رحمن آہ آہ ... چون ز دنیا شد بفردوس برین
شیفتہ سالش بگفت از روی یاس ... مرشد ما شد بفردوس برین ۱۳۱۳ھ

ولہ

حضرت پیر مرشد برحق ... چل بسے اس جہان سے ہیہات
چونکہ تھے بے نظیر عالم بین ... سال بھی ہے بے نظیر عالم ہے ۱۳۱۳ھ

جناب مولوی ابو محمد صادق علی صاحب ساکن گڑھ کھیتری

عارف حق فضل رحمن خضر دین ... جانب عقبی ز دنیا کرد نقل

سب سرو پاشد پئے سال وصال — لطف وعدل ورشد وفقر وفضل وعقل

غنی جناب مولوی عبد الغنی صاحب قائم گنجی

سپہر خانہ خراب وستم شعار وحسود — بساکنان زمین رشک بردو اویلا

ہرانچہ خاک ز افلاک برتری می جست — ز دست برو بیک دست بردو اویلا

شکست شیشۂ دلہا چنان بسنگدلی — کہ گشت خردۂ دل خورد و مُردواویلا

بجام جان بدل بادۂ صفاے سرور — بریخت از الم و دردو دُرد واویلا

چراغ ملت ودینے کہ بود از و روشن — زمانہ مطلع خورشید مُرد واویلا

پناہ دین متین و دلیل راہ یقین — زخاکدان جہان رخت بُرد واویلا

مغیث عالم و شیخ زمان و قطب زمن — طریق رحلت دنیا سپرد واویلا

غنی سوختہ دل سوختہ جگر تاریخ — نوشت۔ شیخ زمانہ بمُرد واویلا

عزیز جناب منشی ولایت علیخانصاحب صفی پوری

مَاتَ بِالْخَیْرِ اُسْوَةُ الْکُمَلا — قَدْ نَالَ رَحْمَنَ قَالَ یَامَنْ هُوَ

وَلَهُ قُلْ عَزِیْزُ اُرَخْتَهُ — رَضِیَ اللّٰهُ کَافِیًا عَنْهُ

جناب مولوی محمد عبد الرزاق صاحب بن حکیم محمد یعقوب علی صاحب بلگرامی

مرحبا ای واقف سر خفی داوری — کاشف اسرار دین سر مدیہ پیغمبری

گوہر سلک ولایت ہادے راہ خدا — اختر برج کرامت ماہ چرخ برتری

مشعل بزم شہود و شمع ایوان وجود — مسند آرائے سریر سلطنت پیغمبری

مبدأ انوار یزدان نور بخش چار رکن — پادشاہ ربع مسکون تاجدار سروری

بلبل بستان حدث زینت بزم رسول — قمرے شیدای سرو بوستان حیدری

مامن سر الٰہی عالم راز نہان — ذات پاکت شد فروغ ملت پیغمبری

دستگیر عاصیان و عاجزان و گمرہان — حامی حال مریدان در زمان ابتری

له اس نام کو حروف تہجی کی رو سے ردیف را میں درج کرنا چاہیے تھا تخلص انکا رزاق ہے مگر کاتب سے سہواً یہاں لکھا گیا ۱۲

موجب تجدید دین شد ذات پاکت در جهان ‏ بالیقین هستی مجدد دور دوم پیغمبری
خلقتت شد در جهان نور سراج سهروردی ‏ ذات پاکت آفتاب آسمان قادری
زینت و زیب و بهار بوستان نقشبند ‏ بهر تو زیبا بملک چشت باشد سروری
نسبتت با احمد مرسل چنان شد استوار ‏ چون نگین پر ضیا منسوب با انگشتری
در صفاتت نیست ما را بیش از این جا سخن ‏ آنکه من پیدا شتم حقا از آن هم بهتری
قلزم مواج عرفان درة التاج کرم ‏ گوهر دریاے بی پایان فضل و برتری
مانع کفر و نواهی آمر حکم رسول ‏ ناشر فرمان و هم احکام امر قادری
هادی راه هدا و خادم شرع نبی ‏ پرتو نور سراج ملت پیغمبری
مسند آرای شریعت تاجدار اتقا ‏ حکمران چار حد سنت پیغمبری
مصدر لطف الٰهی مرکز الهام غیب ‏ مهبط لطف و سخا و فیض رب قادری
سرور خیل مشایخ سرفراز اولیا ‏ حامی حال گنهگاران بروز داوری
نام نامی فضل رحمن مبدأ فیض و کرم ‏ ذات والا مورد افضال و جود قادری
السلام ای مرشد من السلام ای پیر من ‏ السلام ای مسند آرای سریر سروری
السلام ای مخزن فیض و عنایات و کرم ‏ السلام ای شعل افروز صراط داوری
متکی تخت فقر و مالک ملک فنا ‏ بیگمان مثلت ندیدم زیر چرخ چنبری
واقف سر الٰهی کاشف دین متین ‏ ناصر دین خدا و ملت پیغمبری
جیغهٔ الفقر و فخری بر سر والای تو ‏ بر زبان پاک تو شد ختم احسان گستری
جلوهٔ نور الٰهی چهرهٔ زیبای تو ‏ قامت بالا است سرو بوستان داوری
کعبهٔ اهل صفا و قبلهٔ اهل یقین ‏ عاصیان و عاجزان بیکسان را یاوری
ای طبیب دردمندان درد ها دارم بسی ‏ بسکه از چشم عطا سوی علیلان ننگری
در هجوم فکرت و اندوه گردیدیم تنگ ‏ بخت برگشته بسی واده است یا را اتری

اختر تابان قسمت آن قدر گشته سیاه ‌‌ ‌ با سویدای دل عشاق کرده همسری

مونسم جز درد پنهان دل بیمار نیست ‌ ‌ میکند سوز درون هر لحظه با من دلبری

الحفیظ و الحفیظ از طالع ناسازگار ‌ ‌ الامان و الامان از جور چرخ چنبری

بوستان قسمتم تاراج کرده آسمان ‌ ‌ بزم عیش و عشرتم را داده قطعا ابتری

مرشد من از تو میدارم همین چشم کرم ‌ ‌ در چنین هنگام ناکامی بفریاد آوری

بهر انجاح مرامم از خدا سازی دعا ‌ ‌ دستگیر از انکه مقبول خدای قادری

شاهد مقصود آید در کنار آرزو ‌ ‌ طالع برگشته با من باز سازد یاوری

بوستان آرزویم باز گردد بارور ‌ ‌ اخترم گردد منور همچو ماه و مشتری

ساغر بزم نشاطم همچنان تابان شود ‌ ‌ بر فروغش رشک آرد آفتاب خاوری

بنده بیدست و پا رزاق دارد التجا ‌ ‌ بسکه بر حالش نگاهی از عنایت بنگری

فوق ـ جناب مولوی قمر الدین احمد صاحب سندیلوی

مولوی فضل رحمن رکن دین ‌ ‌ رخت رحلت بست چون سوی عدم

سال نقلش فوق از هاتف شنید ‌ ‌ رفت زین دنیا بگلزار ارم

۱۳ ۱۳ ه

ولہ

فضل رحمن عابد شب زنده دار ‌ ‌ جو فیضش در جهان چون مهر و ماه

اشک حسرت ریخته هر خاص و عام ‌ ‌ از وفات آن جناب دین پناه

فوق تاریخ وفاتش زد رقم ‌ ‌ مولوی فضل رحمن آه آه

۱۳ ه ۱۳

ولہ

جو تھے فضل رحمن عالی مقام ‌ ‌ وه دنیا سے اب چل بسے آه آه

نہ رکھتے تھے باہر قدم شرع سے ‌ ‌ کبھی وه سر مو خدا ہے گواه

ہمیشہ عبادت سے رہتا تھا کام ‌ ‌ یہی شغل ہر دم تھا شام و پگاه

نہین اسمین کچھ شبہہ وشک ذرا — وہ ملک طریقت کے تھے بادشا
لکھا ای فوق اسطرح سے سال فوت — ہوا زہد کا گل چراغ آج آہ

ولہ

قبلۂ وکعبہ فضل رحمن شاہ — چل بسے آہ دار فانی سے
ایسا مرد بزرگ و اکمل دین — دیکھا ہوگا نہ چشم عالم نے
بیشک وشبہہ وہ زمانے مین — رکن محکم تھے دین و ایمان کے
مرکز دین پہ تھا قدم انکا — تابع شرع پاک حضرت کے
فوق بولا سروش یون پئے سال — لکھ یہ باغ بہشت مین پونہچے

ولہ

صد افسوس آن سالک راہ حق — روانہ شدہ سوے دار البقا
پئے سال فضلی ندا زد سروش — ز روے غم و شور و آہ و بکا

ولہ

وحید زمن فضل رحمن شاہ — در بحر عرفان چو آن پاک کیش
پئے سال غواص فکرم بگفت — بپیوستہ قطرہ ز دریای خویش

ولہ

سرور اہل ہدی حاکم دین اسلام — سرمد اہل عطا عالم امرا الہام
سالک راہ احد مورد سر آدم — کرد للہ سدا راہم در عالم
عطا او کرد معطر دل اہل عالم — روح او داد سرور اہل ارم ہمدم
او و حا کرد مدد داور داد او رہ — روح در عالم ارواح مع الروح رسید
ملک سدرہ صدا داد کہ سرمد آمد — در گروہ علما عالم اسعد آمد
مصدر علم و عمل ماہر اسرار رسول — مرگ مرحوم دلم کرد ملول و معلول

مصرع سال مغادر ولم آمد احمد — سرور اہل ورع در ارم آمد آمد

ولہ

جناب فضل رحمن عارف حق — گئے ملک عدم کو ہائے ناگاہ
لکھی یون فوق نے تاریخ رحلت — کہ اب پنہان ہوا خورشید دین آہ

ولہ

فضل رحمن شاہ عالی مرتبت — سوی ملک آخرت چون پا نہاد
فوق از روے الم تاریخ گفت — فضل رحمن واے جان پاک او

ولہ

حیف صد حیف فضل رحمن شاہ — شد روانش بسوی خلد روان
تیرہ و تار شد ہمہ عالم — گشت این سخت سانحہ چو عیان
بے کم و کاست راست میگویم — کہ نظیرش نبود در دوران
شد چو خاموش شمع زیست جناب — ظلمت آمد بخانۂ عرفان
گفت ہاتف ز فوق تاریخش — آن معانی شناس رفت بدان

ولہ

فضل رحمن شاہ مقبول خدا — وا دریغا کرد رحلت زین جہان
آہ در ماہ ربیع اولین — آمدہ ایام فوتش ناگہان
زین غم جانکاہ پر سوز جگر — گشت در جنبش زمین و آسمان
سینۂ او بود پر از نور پاک — یاد حق بد در دلش جلوہ کنان
عالمی از ماتم آن رکن دین — حشر برپا کرد زیر آسمان
راست گویم مادر گیتی نہ زاد — در جہان مرد حقیقت بین چنان
گفت رضوان سال تاریخش ز فوق — او بباغ خلد در آمد بخوان

ولہ

صاحب زہد فضل رحمن شاہ　　　سوے ملک عدم چو رفت شتاب
گفت دل سال از سر اخلاص　　　باغ فردوس شد مقام جناب

ولہ

جناب فضل رحمن مرد صد حیف　　　کہ بُد مداح ذات پاک ہر کس
رقم زد فوق تاریخ وفاتش　　　شدہ خاموش شمع دین اقدس

ولہ

حیف صد حیف فضل رحمن شاہ　　　کرد آرام چون تہ مرقد
سال فوتش نوشت فوق حزین　　　شبلی دہر خفتہ زیر لحد

ولہ

چو شد فضل رحمن زدار فنا　　　دل درد مندم بگردید چاک
نوشتیم بے روی اندیشہ سال　　　بخلد برین رفت آن مرد پاک

ولہ

جو تھے فضل رحمن دُر بحر فیض　　　گئے سوے ملک عدم آہ آہ
نظیر اُنکا کمیاب تھا دہر مین　　　فرید زمان تھے وہ بے اشتباہ
ہر اک لمحہ حضرت دم جانکنی　　　پڑھا کرتے تھے کلمۂ لا الٰہ
شفیع مطاع نبی کریم　　　زبان مقدس سے کہتے تھے گاہ
سُنی مین نے جب غم کی یہ داستان　　　تو چھایا اندھیرا سا زیر نگاہ
ہر اک سمت ماتم کی صف بچھ گئی　　　ہر اک نے کیا غم بحال تباہ
سمجھی مین ای فوق لکھ سال فوت　　　ہے یہ سخت تر واقعہ واے آہ

فضل رحمن یگانۂ آفاق　　　ولہ　　　سوے دار البقا چو راہ گرفت

سال سمت بگوش فوق سروش — گفت مردے سمت خدا شناس رفت ۱۲۲۲ ۱۹

ولہ

جناب قبلۂ حاجات فضل رحمن شاہ — کہ جنکے فضل کا شہرہ ہر ایک جانب تھا
ہزار حیف کہ اس بے ثبات دنیا سے — سدھارے چشم زدن مین وہ سوئے ملک بقا
جو اس زمانہ مین اُٹھ جائے ایسا ہادئ دین — بجز نحوست بخت اور پھر کہون مین کیا
زمین و چرخ نہ کسطرح آئین جنبش مین — جہان سے چل بسے جب ایسا دین کا راہنما
کمال ذات مبارک کے کیا کرون مین بیان — وہ اس زمانہ مین بیشک سے تھے زاہد یکتا
سوائے ذکر خدا و رسول کے تا زیست — کچھ اور مشغلہ پیش نظر نہ اونکو تھا
جو فکر مجھکو ہوئی فوق سال فضلی کی — ندا سروش سنے دی ۱۰ اب چراغ دین کا بجھا

قیس جناب منشی محمد شفیع صاحب صفی پوری خلیفۂ حضرت شاہ خادم قدس سرہٗ

ناگہان حضرت فضل رحمن — رفت و در باغ جنان آرامید
مثل او مادر گیتی ہرگز — نہ درین دار کسے را زائید
رہبر قافلۂ دین نبی صلعم — چون صحابہ بروش نیک و سعید
بر لبش ذکر احادیث نبی صلعم — دل او مخزن قرآن مجید
مرگ او ہست حیات ابدی — در غم عشق نبی گشت شہید
ہر نفس رحمت حق بر حالش — از خداوند جہان باد مزید
قیس تاریخ وصالش گفتم — با صحابہ بر کوثر برسید ۱۳

ولہ

آہ صد آہ سوے جنت رفت — فضل رحمن کہ بود زاہد پاک
ثانی بوحنیفہ و مالک — پیرو سنت شہ لولاک
ہمچنین شیخ و پارسا و فقیہ — دیدہ ہرگز نہ دیدۂ افلاک

آه زین حادثہ کہ عالم را
خون برآمد ز دیدۂ نمناک

پیروانش دریده پیراہن
اقربایش ہمہ گریبان چاک

قیس بنوشت سال رحلت او
وای برروی ماه پردۂ خاک
۱۳ھ

محفوظ۔ جناب مولوی حاجی محفوظ علی صاحب کھپانوی

فضل رحمن بہ تمناے وصال داور
رفت از دار فنا گشت بفردوس مقیم

مرشد راہنما یاورے دین اسلام
قائم اللیل بطاعات خداوند کریم

یوسف راه طریقت مہ کنعان کمال
باذل و واصل حق صاحب اخلاق عظیم

حیف صد حیف چنین فیض رسان عالم
کرد آرام تہ خاک چو اصحاب رقیم

فی البدیہ از پے تاریخ وفات حضرت
گفت محفوظ کہ ۔ او رفت بجنات نعیم
۱۳ھ ۱۳

ولہ

مولوی فضل رحمن عابد شب زنده دار
بود نور فیض او پرتو فگن در شش جہات

عالم اکمل امین و متقی پرہیزگار
حاکم شرع متین پابند صوم وہم صلات

بست و دوم از ربیع اولین وقت عصر
یوم جمعہ آه رفت او ازجہان بے ثبات

بود محفوظ علی در فکر تاریخ وصال
تا بماند یادگار رحلتش در کائنات

ناگہان آمد مرید معتقد فرخنده فال
شد بجنت مرشدی گفتہ پے سال وفات
۱۳ھ ۱۳

ولہ

فضل رحمن مع الایمان چو زدار فانی
رفت از فضل خدا جانب گلزار بہشت

گفت رضوان تو لب آرز واد خل و تعال
کہ جنان بہر تو آراستم ای پاک سرشت

کلک محفوظ علی بے سر اندیشہ معًا
خلد اسد بفردوس برین سال نوشت
۱۳ بیا ۱۳ھ

ولہ

محرم اسرار داور رہبر و راه ہدا
اوددوا ماکار ہا للہ در اسلام کرد

گفت از روی الم محفوظ سال وصل او — آہ وردا مُرد عالم در لحد آرام کرد

ولہ

فضل رحمن چو شُد دار بقا کرد سفر — یافت از فضل خدا دولت میراث بہشت
سال تاریخ دعائیہ اش از روی جمل — غفر اللہ تعالی لہ محفوظ نوشت

ولہ

فضل رحمن مہر چرخ اہتدا — حاکم شرع متین و دین پناہ
نیر برج شرف مصباح دین — کنز مخفی سر حق بے اشتباہ
بود ذاتش مصدر انوار حق — در جہان سبے بقا چون مہر و ماہ
و بدل او بود استغنا کمال — نے خیال مال و زر نے حب جاہ
حیف از دنیا بصد شوق بقا — شد روان بُد بر زبانش لا الہ
کرد حاصل از وفات آنجناب — دیدۂ اہل بصیرت انتباہ
گفت محفوظ علی عبد ذلیل — سال رحلت فضل رحمان رفت آہ

ولہ

وحید دوران سپہر عرفان چو فضل رحمن ز فضل یزدان — بصد تمنای وصل سبحان برفت سوی جوار رحمت
صفوف غلمان و حور جنت شدند حاضر بخدمت او — شدہ مخاطب ز قلب صادق بمہر خالق بصد ارادت
ندید چشم زمانہ مثلش بعلم و حلم و بزہد و تقوے — ہزار افسوس ہمچو ہادی برفت بنگر بچشم عبرت
غلط نباشد اگر بگویم کہ نخل ہادی دین محکم — فرو فتادہ ز باد تند قضای مبرم نیافت مہلت
چو طبع محفوظ غور کردہ بسال تاریخ فوت حضرت — بگفت ہاتف بباغ جنت مقیم شد گو برای سمت

ولہ

جناب مولوی شہ فضل رحمن صاحب عظمت — ز دنیا رفت با دار رحمت داور بحال او
دوا گاہ بود مستغرق بیاد حضرت بارے — عیان کالشمس بود در جہان کشف و کمال او

منور بود از انوار فیضش کاخ عرفانی — زسیمای مبارک بُد عیان عز و جلال او
نه از دنیای دون کاری نه از عالم سروکاری — بجز یاد خدا بنگر چه شد نیکو مآل او
به محفوظ علی عبد نحیف و بندهٔ عاصی — بگفتا ہاتف غیبی - دو پیغا رفت سال او

نواب جناب منشی نواب علی صاحب نیوتنوی

بست و دوم ربیع الاول — بود که آن مصباح الایمان
شد خاموش و بتاریکی ست — بنگر محفل اهل جهان
او چه شد از دنیا آه — فضل رحمن از سر دوران
سال وصال آن هادی — گفت چو نواب حیران
کاست دل جان در غم آن — فضل الرحمن نور عرفان

ولہ

فضل رحمن چو شد بحق واصل — سال وصلش بجوشش کردم یاد
گفت نواب با دل محزون — خاتم عالمان فهیم زهاد

ہاشمی جناب قاضی نورالحسن صاحب صفی پوری
مثنوی فغان دل موسوم باسم تاریخی فغان آفاق ۱۳۱۵

دل تپد در سینه یا رب چون کنم — خون کنم وز دیده ها بیرون کنم
ناله از دل جوشد و آه از نفس — کاروان اشک و فغان بانگ جرس
شعلهٔ دل شمع در شبهای من — بر فلک شد شورش یا ربهای من
آسمان در گردش از فریاد ما — لرزه افتادست از افتاد ما
آتش هجران سراپا سوخته — شعله در کانون جان افروخته
راز عشقم بر ملا افتاده است — خاطر رسوا ز صبر آزاده است
تن زنم تا چند خاموشی کنم — به که نالم خود فراموشی کنم

سر زنم بر سنگ و بر دیوارہا — سر کنم شورے بھر بازارہا

خونچکان دل را بکاوم از درون — چند بر دیوانہ خوانم فسون

صبر و تمکین را بگویم الوداع — کل سر جاوز الاثنین شاع

گریم و در گریہ آرم آسمان — مثنوی مولوی خوانم چنان

عاشقی پیداست از زاری دل — نیست بیماری چو بیماری دل

مبتلایم خانمان آوارہ — بینوایم بیدلے بیچارہ

مستمندی چشم تر خونین جگر — دردمندی خستہ تر آشفتہ سر

بیدلی خانہ خرابے مبتلا — با جدائی در عذابے مبتلا

رو سیاہے پر گناہے عذرخواہ — اشک و آہی بہر پوزش دو گواہ

شورہا افگندہ در ہر انجمن — نامور با ہاشمی نور الحسن

خاطر بیتاب فریادے کند — فضل رحمٰن را اگر یادی کند

فضل رحمٰن آنکہ در ہر دو جہان — بود روشن تر ز خورشید زمان

فضل رحمٰن شاہد یزدان ما — فضل رحمٰن قطب ہندستان ما

فضل رحمٰن رہبر گمراہ دل — دستگیر بیکسان پا بہ گل

فضل رحمٰن پیشوائے عارفین — رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

ای برون از وہم قال و قیل ما — خاک بر فرق من و تمثیل ما

ای جہانی خاک راہ کوے تو — قبلۂ ما کعبۂ ابروے تو

ایکہ دلہاے جہانی سوی تو — آفرین بر دست و بر بازوی تو

ای ز ذاتت فضل رحمٰن آشکار — بہر فضلت ہاشمی امیدوار

اے مزار تو مطاف عالمی — مونسم اشکست و آہم ہمدمی

مہربانیہاے تو یاد آورم — گریم و عالم بفریاد آورم

ای چراغ دودمان نقشبند　　نور مصباح نبی ارجمند

ای سراپا نور وای روشن‌ضمیر　　بی تو تیره دل بود برنا و پیر

صورت تو کشف اسرار خدا　　سیرت تو اتباع مصطفیؐ

شهرت تو شهرت دین رسول　　از دعایت مدعا گشتی قبول

هاے مولانا که ناگهان رفت آه　　عالمی گردید در چشمم سیاه

پیشواے عارفان شد از جهان　　چون شفق گشته بچشم آسمان

در دمش بد صحبت هر طفل و پیر　　هر دمش مقبول درگاه قدیر

شان رحمت از سراپایش عیان　　فضل یزدان از سخایش بر جهان

سیم و زر بر بینوا ایثار کرد　　حاتم اندک کرد او بسیار کرد

خلق را دلکش به خلق احمدی　　منتهی با همت او مبتدی

ظاهرا در اتقا و اهتدا　　باطن او سر بسر نور خدا

اهل ظاهر با فیوضش فیضیاب　　ذره باطن بنورش آفتاب

همچو خورشید یکه می بینم عیان　　نور سر وحدتش بینم نهان

جامع علم و عمل شیخ گزین　　آفرین کردے بر و جان آفرین

عالمی سر بر جنابش می نهاد　　او همه شب پیش خلاق العباد

گفتگوے او حدیث پاک بود　　امر و نهی از حکم قرآن می نمود

ظاهرا و عالمے فرزانهٔ　　باطن او از جهان بیگانهٔ

خوی او عادات اصحاب رسول　　روے او مرآت انوار قبول

هر که دیدی ناگهان ترسان شدی　　از جلال ایزدی لرزان بدی

عاشق قرآن به تصحیح و بیان　　تا عیان کردے معانی نهان

اکل و شربش چون گدای بینوا　　زره همی بارید از ارض و سما

بے تکلف سب بے تصنع بود او | در فقیری بود شہ محمود او
پارۂ خوردے گر از نان جوین | حق تعالی را نمودے آفرین
کاسۂ چوبین پئے اطعام بود | خشک کھچڑی شکرین با وام بود
میکشیدی در عبادت ہا تعب | بر عزیمت کار کردے روز و شب
رسمہاے صوفیہ بگذاشتہ | فرق بر ہفتم فلک افراشتہ
با ہجوم کار دین فارغ دلے | شیخ نورانی فقیرے مقبلے
گرد او بنشستہ ہر برنا و پیر | او بہ پیش خالق رب قدیر
درس قرآن یا احادیث شریف | بود شغل او باین شغل لطیف
از نزاع و فتنۂ ایام دور | روز و شب گویا ہمی بارید نور
فیض بنیاد این مراد آباد بود | ہر اسیر از بند غم آزاد بود
آسمان جاہان بپیشش بر زمین | او بحق پیوستہ و فارغ ازین
ہر کسے با مطلبی پا بوس او | میزدی دست ادب بر کوس او
شان رحمت بود از بہر جہان | شد پذیرا ہر دعایش در زبان
فضل رحمن بود فضل رحمتے | دادہ بودش حق تعالی قدرتی
بود با قرب نوافل محو ذات | تا صفات ایزدی شد در صفات
انچہ گفتی بود فرمان خدا | انچہ میدیدی ہمہ شان خدا
مرجع عالم مراد آباد بود | گاہ این ویرانہ ہم آباد بود
میرسیدندی مریدان پیش و پس | یا حبیبی مرشدی فریاد رس
ای لقاے تو جواب ہر سوال | مشکل از تو حل شود بے قیل و قال
یک نظر سوے ہمہ غمخوارگان | چارۂ کار ہمہ بیچارگان
دور کن این پردۂ ناسوت را | باز کن آن چہرۂ لاہوت را

بینوایان را بده دلخواه شان | لطف فرما هم بر اشک و آه شان
عالمی جمع ست از بهر کرم | شد خزف در دست تو لعل و درم
ایکه مشتاق لقایت خاص و عام | باز از حجره بسوی مسجد خرام
روی بنما ای جهان آرای من | دست بکشا جانب این انجمن
باز پای راست در مسجد بنه | باز نعمتهای گوناگون بده
مخلصان را باز تسکینی بده | دوستان را شرع آئینی بنه
غلطی کاتب ز مصحف دور کن | درس ویران گشته را معمور کن
باز بنشین پیش مسجد بر حصیر | در شب تاریک چون بدر منیر
باز قرآن را بیان تازه کن | شرح معنیهای علم من لدن
چند پنهان رونمائی با کفن | سر برآور راز معطر پیرهن
های مولانا بگور آرام کرد | جام کوثر در بهشت آشام کرد
حوریان در پیش و از پس صف زده | می بدست اندر بهشتی میکده
طرقوا گویان ملائک سو بسو | بهر استقبال پاکان روبرو
روح پاک فضل رحمن در رسید | فضل رحمن پیش یزدان آرمید
پنج و یکصد سال عالم رهبری | کرد و شد اندر جنان با قهری
ختم کرده اتقا و اتباع | بعد مغرب کرد عالم را وداع
بست و سه بود از ربیع اولین | شد شب شنبه چو در خلد برین
روز آدینه سیه شد از غمش | روز شنبه شد قیامت ماتمش
آه شنبه روز یک پاسے گذشت | در مراد آباد مسجد دفن گشت
آشکارا ز لرزش زلزلها | قطع گشته رشته آمالها
مومن و کافر بصد آه و بکا | نعره زن در وا دریغا حسرتا

بود از اولاد مخدوم زمان | شیخ مشہور سراج عاشقان

بود او مصباح ہر عاشق مزاج | بود این مشکوٰۃ انور کالزجاج

رفت مخدوم چراغ عاشقان | گشت ملا نوان بدفن در جہان

نہ صد و نہ بود و سی سال وصال | رفت با قرب خدای ذوالجلال

بعد مخدوم زمان مصباح دین | نور شمس فضل رحمن را ببین

پنج ویک صد سال عالم رہنما | بود با نور خدا چہرہ کشا

بعد سہ صد سال و ہفتاد و چہار | رفت این مخدوم عالم آشکار

عالمی از نور پر انوار کرد | رو بقرب سید ابرار کرد

بود شیخ رہنما روشن روان | آفتابی گشت در مغرب نہان

آسمان صد سال اگر چرخی زند | قطب دین کی اینچنین پیدا کند

با شریعت ظاہر آرائے ہمہ | با طریقت لطف فرمائے ہمہ

ہیبت حق آشکارائے نمود | ہم تلطف ہم مدارائے نمود

از تکلف وز تقشف پاک بود | عاشق نام شہ لولاک بود

کرد تصحیح مصاحف بے شمار | بخشش کردہ ہر کسے را صد ہزار

درس قرآن وحدیثش کار بود | دل بیار و دست ہم با یار بود

ترک امر مستحب گاہے نکرد | جز بیاد ایزدی آہے نکرد

وارث دین خدائے عزوجل | شد بقرب کردگار لم یزل

برق زن در خرمن انکار بود | سلسبیل جنت اقرار بود

نقشبندیہ گرامی سلسلہ | کرد روشن تر بذوق و ولولہ

گفتگویش دلنشین عالمے | جستجویش دار ماند از غمی

با مریدان خشم او مہر پدر | با کرم از مہر مادر بیشتر

عتبۂ او سنگ مقناطیس بود
عالمی آمد بدرگاهش فرود

هر کسے از هند و سند و روم و شام
آمدی گردش نمودی ازدحام

گرم گشتی روز و شب بازارہا
هر کسے با گونہ گونہ کارہا

هر کسی جستی دوای درد خویش
مرہم خاطر فگار و سینہ ریش

آن طبیب مہربان نباض دل
میکشیدی دستہای پایہ گل

آن دل آگاہ شہ گیتی پناہ
رہنماے عالمی سوے الٰہ

آن شہنشاہ جہان مسکین نواز
رفت پیش کارساز بے نیاز

رفت آن شیرازہ بند کائنات
شاخ آہو مدعا را شد برات

رفت آن دانائے اسرار نہان
بود روشن تر ز خورشید جہان

رفت آن چارہ گر درد دلم
رفت آن عقدہ کشائے مشکلم

رفت آن حلال دشواری دل
آن طبیب درد و بیماری دل

رفت کو دلہاے عالم میربود
رفت کو ہر قوم او را می ستود

فضل رحمن شد شہ خلد برین
آسمانہاے قیامت شد زمین

رشتۂ امید بگسست آہ
مردمک را شد ازین غم روسیاہ

چند گریم چند گویم بار بار
فضل رحمن شد شہ دار القرار

بعد مغرب شد غروب آن مہر دین
روز آدینہ بشب گشتہ قرین

پیر تعلیمش چو شاہ آفاق بود
با ہمہ فن را اہل ہر فن طاق بود

بعد مغرب بود ہم او را وصال
فضل رحمن کرد با پیر اتصال

اے خدا بہر رسول ہاشمی
ہاشمی را کن سراپا مردمی

ای خدا بہر رسول پاک تو
نور اول شاہد لولاک تو

نور یزدان سید ابرار ما
مشعل طور احمد مختار ما

یادگار اولین اقرار ما   برق زن در خرمن انکار ما
دو بده بود از ربیع اولین   یا دوم زین ماه شد صحت قرین
یازده از سال ہجرت شد رسول   در مدینه کرد نور حق نزول   سنہ ۱۱ھ
بهر صدیق آن خلیفه اولین   یادگار رحمة للعالمین
آنکه یار احمد مختار بود   ثانی اثنین اذهما فی الغار بود
بست و دو بود از جمادی الآخره   شد به جنت با لباس فاخره
سیزده سالی چو از ہجرت رسید   روز دوشنبه برضوان آرمید   سنہ ۱۳ھ
بهر اہل بیت حضرت مصطفیؐ   نور سلمان اولیا را مقتدا
گفت آنحضرت که سلمان ز اہل بیت   ہست توام چون دو مصراعی ز بیت
تا دہم روز آمد از ماه رجب   در مدائن دفن شد با قرب رب
سی و سه سالی ز ہجری شد رواں   آه سلمان شد بخلاق جہان   سنہ ۳۳ھ
بهر قاسم بن محمدؐ بن عتیق   آن عتیق النار صدیق رفیق
بست و چارم از جما داولین   در صد و یک سال با خلد برین   سنہ ۱۰۱ھ
در مدینه ہست قاسم را مزار   رحمت یزدان ز نامش آشکار
بهر جعفر وارث دین رسولؐ   آن امام صادق اولاد بتول
سال ہجری یکصد و با ہشت و چل   پانزده روز از رجب شد متصل   سنہ ۱۴۸ھ
رفت جعفر صادق از دار فنا   در بقیع آمد مزار رہنما
ای خدا بهر طفیل بایزید   غوث بسطام آن حق آگاه وحید
شصت و یک با دو صد از ہجری بسال   چار ده روز ست از شعبان وصال   سنہ ۲۶۱ھ
شد مزار پاک او بسطام بوم   در گروه اولیا سر با نجوم
اے خدا بهر طفیل بوالحسن   شیخ خرقان پیر اقطاب زمن

سنه ۴۲۵ھ	چارصد هجری و بست و پنج سال	پانزده از ماه روزه شد وصال
	شهر خرقان شد مزار پاک او	سرمهٔ چشم و دل ما خاک او
	بهر حضرت بوعلیؒ پیر طریق	سالکان راه یزدان را رفیق
سنه ۴۷۷ھ	چارصد با هفت و تا هفتاد بود	سار مولا تا الی دار الخلود
	چارم از ماه ربیع اولین	فارمد گشته مزار شیخ دین
	بهر یعقوب یوسف شیخ دهر	شهرت او در همه همدان شهر
سنه ۵۳۵ھ	بست و هفتم از رجب تاریخ بود	پنج صد با پنج و سی رحلت نمود
	شهر مرو آمد مزار انورش	یوسف همدانی آمد سرورش
	بهر خواجه عبد خالق رهنما	غجدوانی پیر راه آشنا
	ده بدو روز از ربیع اولین	رفت تا شد خواجه در خلد برین
سنه ۵۷۵ھ	سال هجری پانصد و هفتاد و پنج	بود تا شد از جهان تحقیق سنج
	غجدوانست از بخارا شش کروه	شد مزار پاک خواجه باشکوه
	بهر خواجه عارف ریوگرمکان	غرهٔ شوال شد سوی جنان
	شهر ریوگر شد مزار پاک او	سال وصلش را شدم در جستجو
	بهر حضرت خواجهٔ محمود نام	فغنوی آن پیر صاحب احتشام
	از بخارا سه کروه آمد مزار	سال وصل او نیامد در شمار
	ای خدا بهر علیؓ رامیتنی	آن عزیزان خواجه و شاه غنی
سنه ۷۱۵ھ	بست و هفتم روز ماه صوم بود	هفت صد با پانزده رحلت نمود
سنه ۷۲۱ھ	هفت صد با بست و یک سال وصال	هم بگفتا راوی صاحب کمال
	شد مزار پاک او خوارزم شهر	شهرت خواجه عزیزان شد بدهر
	بهر سماسی مزار رهنما	خواجه بابا محمدؒ پیشوا

مصرع اول	مصرع دوم	سنه
از جمادی الآخره روز نهم	رفت با حق قُدِّسَت اسرارهم	
هفت صد پانج و پنجه سال بود	خواجهٔ بابا بگور خو وغنود	سنه ۷۵۵ھ
اے خدا بهر طفیل آن امیر	کو کلال پیر شد عالم شهیر	
از جهان شد قطب دین پیر کلال	هفت صد هشتاد و شش سال وصال	سنه ۷۸۶ھ
نیمهٔ بود از جمادے الآخره	دِیه بهو خارے مزار با بهره	
بهر آن خواجه بهاء الدین ما	نقشبند نقشهاے دین ما	
از ربیع اولین روز سوم	روح خواجه شد بنور خاص گم	
هفت صد با یک نود سال وصال	شد فنا در ذات حضرت ذو الجلال	سنه ۷۹۱ھ
مرقد پاک ست قصر عارفان	مهبطِ انوار عرفان هر زمان	
بهر قطب حق علاء الدین ما	تازه ساز رسم هر آئین ما	
هشت صد و بستم از ماه رجب	خواجهٔ عطار شد با قرب رب	سنه ۸۰۲ھ
بهر آن یعقوب چرخی مهر دین	لمغون شد مرقد شاه یقین	
از جهان شد پنجم از ماه صفر	خود ندیدم در کتب سال سفر	
بهر حضرت خواجهٔ احرار ما	آن عبید اسد پیر مقتدا	
از ربیع اولین بست و نهم	مهرتابانی زگیهان گشت گم	
هشت صد پنج و نود سال وصال	شد سمرقند از مزارش با جلال	سنه ۸۹۵ھ
بهر مولانا محمد زاهدے	عارف دین شیخ یزدان شاهدی	
غرّه ماه ربیع اولین	وخش گردیده مزار شیخ دین	
نه صد و سی و شش آمد در شمار	شد وصال مرد راه کردگار	سنه ۹۳۶ھ
بهر درویش محمد شاه دین	مرقد او انور از ماه مبین	
نه صد و هفتاد سال وصل شاه	یک کم از بستم محرم رفت آه	سنه ۹۷۰ھ

اے خدا از بہر حضرت خواجگی — ہست انگشتش مزار آگہی

سنہ ۱۰۰۸ھ یکہزار و ہشت از ہجرت بسال — بیست و دو از روز شعبان شد وصال

بہر خواجہ باقی باللہ ما — قطب دین غوث ضمیر آگاہ ما

بست و پنجم از جمادی الآخرہ — رخت بستہ با متاع فاخرہ

سنہ ۱۰۱۲ھ در ہزار و دو بدہ کرد انتقال — رفت از دہلی بدار الاتصال

بہر شیخ احمد روشن ضمیر — آن مجدد الف ثانی دستگیر

سنہ ۱۰۳۴ھ سال ہجرت یکہزار و سی و چار — شہر سہرند آن مجدد را مزار

ہشتم از ماہ صفر کردہ سفر — زین جہان در ملک جاویدان مقر

بہر حضرت خواجہ معصوم ما — قبلہ مجد الدین شہ قیوم ما

از ربیع اولین روز نہم — شد برضوان قدست اسرارہم

سنہ ۱۰۷۹ھ یکہزار و نہ ہفتاد وست سال — از وصال باجلال و باجمال

مرقد پاکش چو در سہرند شد — شہرتش در روم و شام و ہند شد

بہر حضرت حجۃ اللہ نقشبند — شاہ ابو القاسم بنام ارجمند

از محرم ماہ شد بیست و نہم — نور حق از دیدہا گردید گم

سنہ ۱۱۱۴ھ یازدہ صد چاردہ از سال بود — آمد اندر حضرت یزدان فرود

متصل از باغ فتح آمد مزار — بلدۂ سہرند شد دار القرار

بہر حضرت قبلۂ عالم زبیر — چارم از ذی القعدہ بالا کرد طیر

سنہ ۱۱۵۱ھ یازدہ صد با یک و پنجاہ بود — قبلۂ عالم بہ مینو رفت زود

بہر خواجہ ما ضیاء اللہ ما — بر سپہر نور مہر و ماہ ما

از ربیع اولین چاردہم — نور خواجہ شد بہ نور خاص گم

بہر خواجہ شاہ آفاق ولے — فضل رحمن را نمودہ منجلے

یکہزار و دو صد و پنجاہ و یک — بود تا شد روح پاکش بر فلک (سنہ ۱۲۵۱ھ)
بہر حضرت فضل رحمن شاہ دین — قبلۂ پاکان امام المتقین
سیزدہ صد سیزدہ سال وصال — قطب عالم کرد زینجا انتقال (سنہ ۱۳۱۳ھ)
اے خدا از بہر پیران جہان — وا رہان زین نفس کافر وا رہان
یا رب از بند خودم آزاد کن — خاطر مسکین غمگین شاد کن
از بلاے دام دہ ما را خلاص — باز دہ توفیق این شکرانہ خاص
درد دل بخشیدہ را افزون بکن — دہ پذیراے خاصم در سخن
یا ربا زکردار زشتم دار دور — از بلا محفوظ از نعمت شکور
حاسدان صد گونہ آزارم دہند — غیبت و تہمت چہا بہرم نہند
از وطن دورم زخویشانم نفور — سخت آسیمہ سرم بس ناصبور
ناتوان جسمم کشد آزارہا — صد گرہ افتادہ اندر کارہا
کردۂ محسود اگر حاسد مکن — گلبن ما را مکن چون خاربن
کن دعایم را اجابت مدعا — مدعایم را پذیرا کن خدا
والدینم پیر رب ارحمہما — کن غنی از حاجت ما و شما
کارساز ا کارساز ما توئے — دلنواز ا دلنواز ما توئے
گر ز ما تہ پر سر جنگ آمدہ — ہاشمی زین جنگ و لتنگ آمدہ
دشمنانم ادوست کن در یک نفس — من ندارم در دو عالم جز تو کس
دل ز دستم میرود بے اختیار — آمدم پیشت بچشم اشکبار
خواری و بے اعتباری ہمچنین — ہان سیہ کارم بسی اندوہگین
جسم زارم را توانائی تو — این زبانم راست گویائی تو
نیک دانی زشتیِ اعمال ما — نیک گردان بہر پاکان حال ما

گرچه اندر گوشهٔ افتاده ام
با اسیریها کجا آزاده ام

این عزیزان بسکه رنجورم کنند
با شکایت سخت مجبورم کنند

عزتم ده عزت دنیا و دین
بهر نام پاک ختم المرسلین

نام پاک تست ورد جان من
با شمیم هاشمی ایمان من

همتم دادی بلند و بخت پست
پستها را هم بلندی از تو هست

قطره ام لیکن هم از دریای تو
ذره ام لیکن هم از صحرای تو

ای بزه آمرز و ای پوزش پذیر
رب اغفرلی توئی نعم النصیر

فی هوا النفس عمری آه ضاع
کل سر جاوز الاثنین شاع

روسیه سینه فگارم ای خدا
رحم کن بر حال زارم ای خدا

گر بدم خود را به نیکان بسته ام
رشتهٔ شیرازهٔ گلدسته ام

بست[۲۱] و یک تاریخها را گفته ام
گوهر هر سه زبان را سفته ام

هجری و فصلی و سنبت عیسوی
بنگله و تعطیل و صوری معنوی

در زبان پارسی و ریخته
تازه تازی نثر و نظم آمیخته

مصرعی بی تخرجه بی تعمیه
گوهر هر سال کردم تعبیه

فکر الماسی و تاریخم گهر
قدردان گوهرشناس مشتهر

داور و ڈپٹی کلکٹر با هنر
آن حسام الدین احمد دیدور

آن مرید فضل رحمن مقتدا
مخلص و خاص شه هر دو سرا

در جهان مشهورتر از مهر و ماه
حاکم دنیا و لیکن دین پناه

خلق عامش باغ هر دوستان
نام دلکش چون بهار بوستان

از جلال فضل رحمن بهره ور
تیغ دین احمدی شد با ظفر

بر سر اعدا است تیغ دین او
حق پرستیها گزین آئین او

از خدا ترسد نه ترسد از کسی / در ثنایش میتوان گفتن بسی

غائبانه هاشمی دارد نیاز / هاشمی بر قدردانیها بناز

جامع تاریخهای هاشمی / شد حسام الدین بعین مردمی

مخلصانه سعی او مشکور باد / هاشمی تاریخها مشهور باد

ولہ

تاریخهای بدیع

ولہ

شیخ مقبول بارگاه خدا / عارف پاک ذات پیر گزین

عالم باعمل ستوده صفات / عتبه اش وقف نقشهای جبین

فضل رحمن ازین سرای فنا / گشت زینت فزای خلد برین

بست و سلخ ربیع الاول بود / شد زمین آسمان سپهر زمین

بعد مغرب چو شد بخلوت خاص / نم کنومة العروس گشت ببین

شمس رحمت نهان شد از گیهان / روز شنبه بدفن حشر قرین

فیض بنیاد و شد مرادآباد / گنج رحمت بکنج لحد دفین

غنچه دلخون و گل گریبان چاک / ناله بلبل ست آه حزین

قطب هندوستان شد از گیهان / عالمی می طپد بخاک ببین

آسمان چون بهای های گریست / لرزه افتاد بر زمان و زمین

تیره و تار گشت روز چو شب / شد بمغرب چو مهر چرخ یقین

پشت مسجد دوتاست چون محراب / قبله گردید گرد کعبهٔ دین

حضرت احمد میان سرشک فشانست / روح پاکش همیشه بی تسکین

چرخ اگر صد هزار چرخ زند / نتوان دید قطب هند چنین

ہاشمی خاک راہ درگاہ ست ‌ ‌ سخت اندوہگین ست این مسکین
در صفے پور باتن رنجور ‌ ‌ اوفتادست با دل غمگین
وارہان از بلاے نفس و جہان ‌ ‌ دوستانم چو دشمنان بکمین
نشتر شوق در رگ جانست ‌ ‌ کہ تواریخ خاص شد رنگین
میکشد جذب روح پاک تو دل ‌ ‌ یاد تو میکنم بدین آئین
ہاشمی سال وصل عرض نمود ‌ ‌ قدوۃ العارفین بخلد مکین ۱۳۱۳ھ

ولہ

مات زبدۃ الفقراء صاحب الجود والکرم ۱۳۱۳ھ

ولہ

قطب المحققین جنت نشین ۱۳۱۲ھ

ولہ

موصوف زمانہ مشہور یگانہ ‌ ‌ ممدوح خلائق سنت پہ فدا تھے
محمود خصائل معروف فضائل ‌ ‌ اصحاب شمائل با فضل و ہدا تھے
وہ شاہ ولایت دنیا سے سدھارے ‌ ‌ کیا پیر طریقت کیا راہنما تھے
تاریخ یہی بنگلہ کی صریحی ‌ ‌ محبوب الٰہی مقبول خدا تھے

ولہ

فضل رحمن بقرب یزدان رفت ‌ ‌ رحمت و فضل تار و پود کفن
مہر آدینہ شد چو زیر زمین ‌ ‌ خلد شد روح پاک را مسکن
روز شنبہ بگور آرامید ‌ ‌ پیش مسجد شریف شد مدفن
عکس مہر ست رونق مہتاب ‌ ‌ نام احمد میان بود روشن
ذرہ پرتو نماید از خورشید ‌ ‌ زابر نیسان ست قطرہ دُر عدن
ہاشمی فضلیست سال وصال ‌ ‌ شد باعلیٰ بہشت امام زمن ۱۳۰۳ ف

آه ویران شد این مراد آباد
قطب هندوستان امام زمان
رحمت ایزدی براهبری
نکهت گل نهان بگلشن شد
خووند اسے زارجعی بشنید
شاگهه شد غروب مهر یقین
واقف رمز آن تموتوا باش
هاشمی گفت سال در سنبت

وله

فضل رحمن چو شد بهشت آرا
بخدا گشت وصل مرد خدا
یکصد و پنج سال چهره کشا
قطره باز او فتاد در دریا
شد بسبحان ربی الاعلی
هست گردید روح نیست نما
چه فنا ئیکه هست عین بقا
فضل رحمن بخلد زیب فزا
۱۹ سنت ۵۲

فضل رحمن شاه عرفان شیخ مشهور زمان
هاشمی سال مسیحی صوری و هم معنویست

وله

کعبهٔ دلهاے عالم رفت قبله و بخلد
با هزار و هشت صد پنج و نود حق جو بخلد
۱۸۹۵ع

سلطان دین قطب جهان مقبول مشهور زمان
درویش خوش شاهنشهے از راز عالم آگهے
شد مهر از گیتی نهان کو شد بعلیین روان
هر کس بفریاد و بکا نعره زنان واحسرتا
دلهای عالم خون شده هر کس ز خود بیرون شده
عشرت بعسرت بی عمل رحمت بزحمت شد بدل
صد شور در بازارها - صد رخنه اندر کارها
ماتمکده شد عالمی - هر دل به گوناگون غمی
ویران مراد آباد شد - کاری جهان برباد شد
صد میان با چشم تر دل سوخته خسته جگر
مع مریدان پیش و پس گریه کنان خونین نفس

وله

علامهٔ هندوستان شد فضل رحمن از جهان
نے پا سپر کرده رہے جز راه سنت جاودان
شد عالمی گریه کنان بارید خونها ز آسمان
در لرزه شد ارض و سما روز قیامت شد عیان
دیگر ندانم چون شده - دل رفت از سینه طپان
افتاد صد رنج و خلل - در کار گیتی الامان
دل میکشد آزارها - شد نقشبند خاندان
شد زخم دل بی مرهمی - از دیده جو خون روان
صد آه و صد فریاد شد - بر آسمان زین خاکدان
با ضبط و بی تابی نگر در باخته تاب و توان
در کاروان بانگ جرس این ناله و آه و فغان

سال وصال ای ہاشمی ہجری بصوری معنوی — در سیزده صد سیزده شد با صفا اندر جنان

ولہ

آسمان شور کنان زلزلہ آمد بجہان — فضل رحمن شہ آفاق روان شد بخدا

مرد میدان فنا شیر نیستان بقا — زینت خلد فزا پیشتر از وقت عشا

بعد مغرب بشب بست و سوم کرد وداع — مسجد و خرقہ و سجادہ و تسبیح و عصا

آہ ازین سانحۂ ماہ ربیع الاول — لرزہ در گیتی و ہنگامۂ محشر برپا

ہاشمی مصرع بی نقطہ بسال وصل ست — کرد آرام ارم مرد کمال و وسرا

ولہ

فضلُ رحمن فتی بذات اللہ — وَهُوَ لِلْوَصْلِ وَالْبَقَا مشتاق

ہاشمی قال عامَ رحلتِہ — فات کان الشہیرُ بالآفاق

ولہ

فضل رحمن شاہ دین قطب زمین و آسمان — در مرادآباد عالم بر جنابش فرق سود

عاشق قرآن سراپا سیرت ختم الرسل — بود شبہا در قیام و در رکوع و در سجود

قبلۂ دل کعبۂ جان مرشد ہر دو جہان — آینہ وحدت وجود و صورت وحدت شہود

عارف ہندوستان مقبول و مشہور زمان — عاش محمودا حمیدا راح فی دار الخلود

مرشد او شاہ آفاق آن شہیر دہلوے — کو بمغرب در مغل پورہ پس مسجد غنود

والد او شاہ اہل اللہ عرفان دستگاہ — عبد رحمن شاہ پیرش باب عرفانی کشود

قطب اہل کشف آمد پور اہل اللہ شاہ — مصرع سال ولادت ز آسمان آمد فرود

فضل رحمن نام تاریخی ہمہ دان سال عمر — تا ندائے ارجعی از رحمت یزدان شنود

بعد مغرب از ربیع اولین بست و سوم — شمس رحمت شد نہان با مہر این چرخ کبود

در مرادآباد گردید این قیامت آشکار — آسمان شد اشک افشان روی گیتی تر نمود

عالمی اندر فراقش میطپید در خاک و خون — طرفہ ولہائے جہانی باکف رحمت ربود

ہاشمی سال وصال فضل رحمن عرض کرد

عارف قطب زمانہ مرشد آفاق بود

تتمۂ ضروریؔ الملاحظہ

چونکہ گذشتہ سال حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان کے پہلے عرس شریف مین اس آسی مدراسی تجاوز عنہ ربّہ الآناسی نے حسب ارشاد نُورِ حدقۂ فضل رحمانی نورِ حدیقۂ فیضِ سبحانی جناب افاضت مآب مولانا شاہ احمد میان صاحب سجادہ نشین عم فیضہ الی یوم الدین قریب مزار مقدس دس بجے دن کو کھڑے ہوکر اس کتاب کے مقدمے کی نثر عبارت کو جسمین مختصر حال حضرت مولانا صاحب قدس سرہ کے مرض اور وصال کا ہی تین چار ہزار آدمیونکے سامنے پڑھا تھا اور تِلکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ یعنی اپنی عربی فارسی اردو کی دس تاریخین بھی اس کتاب کے چودھوین صفحے تک پڑھکر سنائی تھین اور اکثر مقامات مین اجمال نظم کی تفصیل بھی بیان کی تھی جس سے سامعین کو دلگذاری اور رقّت کی عجیب کیفیت جدائی پیدا ہوئی کہ بیان مین نہین آسکتی ؎

بطبعم معنئے باشد کہ در گفتن نمے آید		خموشی گوہرے دارد کہ در سُفتن نمی آید

اور بعد اسکے حضرت مولانا صاحب قدس سرہ کے شبِ وصال کا ایک لطیف نکتہ بیان کیا تھا کہ لوگ اس عرس شریف کو روزِ وصال نہ کہین بلکہ واقعی حال کے موافق شبِ وصال کہا کرین اور شبِ وصال بھی کیسی کہ سرِ شام ہی حضرت ذوالجلال والاکرام سے وصال کا پیغام آگیا اور پھر وہ وصال بھی کیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھی اسی ماہ مبارک مین ہوا تھا سبحان اللہ یہ سب حضرت نبوی رُوحی فِداہُ کی محبت اور اتباع سنت کا حسنِ نتیجہ تھا اور ظاہر ہی کہ اس وقت وصال مین عارفِ کامل اور درویش واصل کی روحِ مقدس کو ایک خاص تعلق اور توجہ کے ساتھ مسرت قربتِ حق کی خصوصیت ہوا کرتی ہی اسی واسطے ارباب لطائف نے اسوقت وصالِ مشایخ کرام کا نام عُرسِ شریف رکھا ہی درحقیقت اس عالمِ مجاز مین حقیقی اور تحقیقی شادیِ وصالِ اہلِ حال کی یہی تقریب ہی اسی وجہ سے ہزارون مریدین اور معتقدین بڑی بڑی دور سے شدِّ رحال کرکے قربت الٰہی کے تقریب سے خیر و برکت اور فیض و نعمت حاصل کرنے کو حاضر ہوتے ہین غرض کہ یہ شبِ شبِ وصالِ عاشقِ زار ہی اور

یہ وقتِ انتقالِ عابد شب زندہ دار ہے۔ پس طالبانِ وصالِ رحمانی اور شناقِ مذاقِ وجدانی اس نکتے کو خوب جانتے ہین کہ وصال اربابِ حال کی نسبت جو مناسبت شبِ وصال کو ہے وہ روزِ وصال کو ہرگز نہین چنانچہ اسی مضمونِ شبِ وصال کی مناسبت مین یہ پہلی تاریخ خاکسار نے پڑھی تھی مگر اُسوقت تک اس کتاب مین چھپی نہ تھی اب یہ تاریخ بھی اس ضمیمۂ جدیدہ مین مع تاریخ دیگر سالِ حال کے چھپوا دی

فضلِ رحمن رُو نماید سیّلے[له] — بلکہ رویش دل رُباید سیّلے
لطفِ وصل اندر شب آید سیّلے — این لطیفہ جان فزاید سیّلے
وصلِ لیلی را مناسب لیل ہست — وصل اندر لیل باید سیّلے
این شبِ وصل ست نی روزِ وصال — وصل را شب پردہ شاید سیّلے
پس وصال فضلِ رحمن در شب ست — پس وصالش حق نماید سیّلے
این وصال عاشق صادق بود — عاشقی را صدق باید سیّلے
فضلِ رحمن آنکہ او در قبر ہم — بر درِ رب جبہہ ساید سیّلے
چون نسیمِ فضلِ رحمن در وزد — غنچۂ دلہا کشاید سیّلے
مدحت آن بلبلِ گلزارِ قدس — از لبِ گل برگ شاید سیّلے
طالب ارشاد در راہِ عشق را — اینچنین مرشد بباید سیّلے
بعدِ مُردن ہم بروے زائران — بابِ رحمت را کشاید سیّلے
وہ چہ صائب رائی روشن روی او — جان نوازد دل فزاید سیّلے
رویتِ انوارِ رویش را اگر — رویت مرآت باید سیّلے
فضلِ رحمن تا قیامت مثلِ او — مادرِ گیتی نزاید سیّلے
فضلِ رحمن فضلِ رحمن دمبدم — ہر رگِ جانم سراید سیّلے
فضلِ رحمن فضلِ یزدان فضلِ حق — فضل اندر فضل آید سیّلے

[له] [illegible]

اسمای گل ذکرش چو روشن آینه	زنگ از دلها زداید ﷲ
سالش آسی فضلِ رحمن علیہ	زین دعا ابجد بر آید ﷲ

وله ایضا

فضلِ رحمن آنکه باشد فضلِ ربِ ذوالمنن — فضلِ رحمن آنکه باشد پیرِ پیران زمن

فضلِ رحمن آنکه باشد کفر را بنیاد کن — فضلِ رحمن آنکه باشد شرک را گردن شکن

فضلِ رحمن آنکه باشد وارث هر بے پدر — فضلِ رحمن آنکه باشد والی هر بے وطن

فضلِ رحمن آنکه باشد در دلِ من در سرم — فضلِ رحمن آنکه باشد در روانم در بدن

فضلِ رحمن آنکه باشد ذکرِ روح و وردِ دل — فضلِ رحمن آنکه باشد حرزِ جان و حفظِ تن

فضلِ رحمن آنکه باشد جبرِ کسرِ عظمِ جان — فضلِ رحمن آنکه باشد مرہمِ زخمِ کہن

فضلِ رحمن آنکه باشد دوستِ هر کسر و عجز — فضلِ رحمن آنکه باشد دشمنِ هر ما و من

فضلِ رحمن آنکه باشد جلوتش در خلوتے — فضلِ رحمن آنکه باشد خلوتش در انجمن

فضلِ رحمن آنکه باشد در جهان باغ و بهار — فضلِ رحمن آنکه باشد چون نسیم اندر چمن

فضلِ رحمن آنکه باشد پیرِ هر برنا و پیر — فضلِ رحمن آنکه باشد مرشدِ هر مرد و زن

فضلِ رحمن آنکه از ابدال و اوتادِ زمان — فضلِ رحمن آنکه از اعیان و اقطابِ زمن

فضلِ رحمن آنکه در عالم علمِ توحید او — فضلِ رحمن آنکه جز وحدت نگفتا یک سخن

فضلِ رحمن آنکه زد آوازِ تسبیح از درون — فضلِ رحمن آنکه گفت احد احد از دهن

فضلِ رحمن آنکه از نعشش بر آمد بوی خوش — فضلِ رحمن آنکه سر زد نفحِ طیبش از کفن

خاصه وقتِ وصلِ روحش روح و ریحان دمید — گوئیا وا کرده شد صد طبلهٔ مشکِ ختن

فضلِ رحمن آنکه باشد کز نسیم فضلِ او — غیرتِ گلزار گردد خار و خس اندر دمن

فضلِ رحمن آنکه در موسوم و اسمش نکته ایست — کان چو روح اندر تن و این همچو شمع اندر لگن

قَلْبُهٗ قَلْبٌ سَلِیْمٌ وَجْهُهٗ وَجْهٌ وَجِیْه — رُوْحُهٗ رُوْحٌ لَطِیْفٌ خُلْقُهٗ خُلْقٌ حَسَن

نافِ جسمش نافه خیز و خاکِ قبرش نفحه بیز — آن نسیم از یاسمین واین [illegible] اوز شانها

فضل رحمن مهرِ اشراق ست هم مهرِ قلوب — فضل رحمن شاهِ آفاق ست و هم [illegible]

فضل رحمن شاه هست احمد میان شهزاده هست — آن قمر اندر جهان واین سهیل اندر یمن

آن چو مهرِ نیم روز واین چو ماهِ نیم ماه — آن چو بحری پرخروش واین چو نهری جوش زن

فضل اندر احمد و احمد میانِ فضل هست — چون احد در احمد و احمد میان [illegible]

فضل رحمن در شهود و فضل رحمن در وجود — فضل رحمن در خفا و فضل رحمن در علانیه بودی

فضل رحمن آنکه جز قرآن و تفسیر و حدیث — حرفے از بدعت نگفتا تا زبان [illegible]

فضل رحمن جان نثارِ مصحفِ خیر الصحف — فضل رحمن دل فدای سنتِ خیر ال[illegible]

پس چرا نبود بدل شیدای قرآن و حدیث — کان دو ابرو شوخ دار دو دین و کاکل [illegible]

فضل رب در احمد و احمد میانِ فضلِ رب — همچو جان اندر تن و تن در میان [illegible]

با وجود جذب بود او سالک راه نبی — عاشق جانباز محبوبِ خدای [illegible]

همچو صلصل در خلای راغ کوکو بر زبان — همچو بلبل در ملاے باغ بر گل نغمه زن

وجدش اندر جذب و جذبش اندر احوال سلوک — مهر او بر قهر او شد غالب اندر هر سخن

جد و جهدش بود جانش را بوصل جان جان — در خیالِ وصلِ شیرین همچو سعیِ کوهکن

فضل رحمن را بجلوت خلوت آمد جلوه گر — فضل رحمن را بخلوت جلوهٔ جلوت فگن

فضل رحمن گاه اندر جذبه گاه اندر سلوک — فضل رحمن گاه اندر سیر و گه اندر وطن

فضل رحمن گر شود شامل بحالِ هر مرید — وقتِ موتش خاتمه بالخیر گردد بے سخن

فضل رحمن کافی و بس بهر هر فتح و کشود — زانکه نبود مخلصی بے فضل رحمن از فتن

فضلِ رحمن فضلِ رحمن ذکرِ جان در هر زمان — فضلِ رحمن فضلِ رحمن وردِ دل در هر زمن

هاتف آسی بهر سالِ وصلِ آن واصل بحق

گفت حق جو شد بحق واصل چو شهد اندر لبن

۱۳۱۳ ھ

صفحہ	اسمائے گرامی مؤرخین	تعداد تاریخ
۷	مسیحا جناب ملک محمد بہار خان صاحب فرخ آبادی	۴
	مخلص جناب عبد الواسع صاحب سعدی پوری	۱۰
	...جناب حافظ محمد جان صاحب بحری آبادی	ایک
	...وح جناب مولوی محمد عبد الغفار صاحب اسیونی	ایک
	...جناب مولوی نور الدین صاحب [illegible]	ایک
	...جناب حافظ سلامت اللہ صاحب رئیس اناؤ	ایک
	فضا منشی محمد نعیم الحق صاحب پٹنوی	ایک
	فضا جناب محمد مرتضی خان صاحب مرزا گنجی	۲
	فضا مولوی سید احمد علی صاحب بلگرامی	۱۳
	فضل جناب منشی عبد الوارث صاحب حمید آبادی	۳
	...ی جناب محمد ہادی صاحب موہانی	۳
	منشی قاضی محمد نور الحسن صاحب صفی پوری	۱۱
	یوسف حکیم محمد یوسف صاحب بلاس پوری	ایک
	بشری مولوی حسین علی صاحب سندیلوی	۲
	فہرست ضمیمہ	
	اویس جناب منشی محمود الحسن صاحب صفی پوری	ایک
	ارشد جناب مولوی غلام حمید صاحب بلگرامی	ایک
	اثر جناب منشی شمس الضحی صاحب سندیلوی	۳
	جناب مولوی سید انوار احمد صاحب	ایک
	جناب مولوی محمد ادریس صاحب بلگرامی	ایک

صفحہ	اسمائے گرامی مؤرخین	تعداد تاریخ
۷۴	اختر جناب مولوی سید محمد محمود حمید صاحب فرخ آبادی	ایک
۷۷	جناب مولانا شاہ حبیب اللہ صاحب [illegible]	۲
۸۳	حمد جناب منشی محمد محمود صاحب بلگرامی	۲
۸۴	حارث جناب مولوی تصدق حسین صاحب موہانی	ایک
۸۴	ذبیح جناب منشی محمد اسمعیل صاحب [illegible]	۲
۸۵	رضوی جناب مولوی سید یوسف علی صاحب بلگرامی	۳
۸۵	رضوان جناب منشی ابو المظفر مولا بخش صاحب [illegible]	ایک
۸۵	سرور جناب مولوی سید سرور علی صاحب موہانی	۱۰
۸۹	شوق جناب مولوی محمد ظہیر احسن صاحب نیموی عظیم آبادی	ایک
۹۰	شیفتہ جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب [illegible]	۲
۹۰	جناب مولوی [illegible] محمد صادق علی صاحب [illegible]	ایک
۹۱	جناب مولوی عبد الغنی صاحب قائم گنجی	ایک
۹۱	عزیز جناب منشی ولایت علی خان صاحب صفی پوری	ایک
۹۱	جناب مولوی محمد عبد الرزاق صاحب بلگرامی	ایک
۹۳	فوق جناب مولوی قمر الدین صاحب سندیلوی	۱۸
۹۷	قیس جناب منشی محمد شفیع صاحب صفی پوری	۲
۹۸	محفوظ جناب حاجی محفوظ علی صاحب بدایونی	۸
۱۰۰	جناب منشی [illegible] صاحب [illegible]	۲
۱۰۰	ہاشمی جناب قاضی نور الحسن صاحب صفی پوری	۱۴
۱۱۷	آسی محمد عبد العلی مدراسی عفی عنہ	۲